سوانح شیر بیشۂ سنت

حشمت علی

۱۳۸۰ھ

مؤلف

محمد محبوب علی خان قادری

النوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی

+92-42-37247702

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	سوانح شیر بیشۂ سنت
تاریخی نام	مشاہدہ مولانا حشمت علی
	۱۳۸۰ ہجری
مولفہ	حضرت مولانا محمد محبوب علی خان قادری علیہ الرحمہ
تذکرہ اہل وفا	مشتاق احمد نظامی الٰہ آباد انڈیا
طباعت	بار اول: محرم ۱۳۸۱ھ، تعداد: تین ہزار (بمبئی)
	بار دوم: محرم ۱۳۸۱ھ، تعداد: 3000 (بمبئی)
	بار سوئم: ربیع الاول ۱۴۰۵ھ، تعداد: 1000 (کراچی)
	بار چہارم: ۲۵ صفر ۱۴۳۲ھ، تعداد: 1000 (لاہور)
زیر اہتمام	محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی
ناشر	محمد مصطفیٰ اشرف، محمد مختار اشرف

ملنے کا پتہ

دار النور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور پاکستان

فون: +92-42-37247702, +92-300-8839372 - 314-4979792

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ قادریہ: دربار مارکیٹ لاہور

اسلامک بک کارپوریشن: راولپنڈی — مکتبہ غوثیہ: کراچی

مکتبہ رضویہ: آرام باغ کراچی — عوامی کتب خانہ: جونا مارکیٹ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

نمبر	عنوانات	صفحہ	نمبر	عنوانات	صفحہ
۱	تذکرہ اہل وفا	۵	۲۶	ملتان شہر میں مناظرہ	۱۳۶
۲	سوانح شیر بیشۂ سنت	۳۰	۲۷	گیا میں مناظرہ	۱۳۹
۳	پہلا مناظرہ	۳۱			
۴	آپ ہوا فسخ پلیں	۳۳	۲۸	نان پارہ میں مناظرہ	۱۴۷
۵	دستار بندی	۳۵			
۶	حضرت کے اساتذہ کرام	۳۷	۲۹	بھدرسہ کا مقدمہ	۱۵۴
۷	خلافت و اجازت	۴۷	۳۰	مہوہ پاکھر میں مناظرہ	۱۵۸
۸	چیلنج مباہلہ	۵۱			
۹	سورت اور راندیر میں مناظرہ	۵۷	۳۱	حاضری حرمین شریفین	۱۶۱
۱۰	حضرت کے تلامذہ	۶۵	۳۲	جہاز میں وہابیہ سے مکالمہ	۱۹۳
۱۱	نوساری میں مقدمہ اور کامیابی	۶۷	۳۳	نصائح ضروریہ	۱۹۵
۱۲	تھانوی کا مرض ناگفتہ بہ	۶۹			
۱۳	ناظم تعلیمات دیوبندی کا کان کتر	۷۰	۳۴	حضرت کے خلفاء	۱۹۹
۱۴	وہابیہ کی سازش زہر خورانی	۷۳	۳۵	دہانے پور میں مناظرہ	۲۰۴
۱۵	آریوں سے مناظرہ	۷۵	۳۶	دیوبندیوں کا آخری مقدمہ	۲۱۲
۱۶	غیر مقلدین سے مناظرہ	۷۷	۳۷	تصنیفات	۲۲۸
۱۷	دوسری شادی	۷۸			
۱۸	اذان خطبۂ جمعہ	۸۳	۳۸	دوسری مرتبہ حاضری حرمین شریفین	۲۳۰
۱۹	دیوبندیوں کا چیلنج مناظرہ فرار	۸۷	۳۹	زہر خورانی	۲۳۹
۲۰	میرا پیشہ ردّ وہابیت ہے	۹۴	۴۰	حضرت کے جسم کے اعضاء الگ الگ ہونا	۲۵۳
۲۱	دو سوٹ کیس کی چوری	۱۰۷	۴۱	قبور مسلمین کا احترام	۲۵۶
۲۲	چندوسی کا فیصلہ کن مناظرہ	۱۱۰	۴۲	آخری خوش نصیب مرید	۲۵۷
۲۳	رنگون میں مناظرہ	۱۱۵	۴۳	واقعات بعد انتقال	۲۶۰
۲۴	والد ماجد کا وصال	۱۲۱	۴۴	حضرت کے چند خطوط	۲۶۴
۲۵	منظور دھام سرائی سے مناظرہ	۱۲۵	۴۵	پرانی یادیں	۲۷۷

تذکرہ اہلِ وفا کا

آؤ! آج ایک ایسے مردِ مجاہد کی بات کریں جو اپنی حیاتِ ظاہری میں تو ہم میں نہ رہ گیا لیکن اپنی زندگی کے بے پناہ نقوش ہماری زندگی پر چھوڑ گیا اگر اس چھاپ کے بغیر ہماری زندگی کو دیکھا جائے تو زندگی زندگی نہیں ایک لفظ بے معنی ہو۔

آؤ! ہم اسے دور کا جوں میں ڈھونڈھیں تو اپنے وقت میں امام غزالی کا نائب نظر آئے۔ خانقاہوں میں تلاش کریں تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا حق ادا کرتا نظر آئے۔ اور کانفرنسوں اور جلسوں میں تلاش کریں تو اس کے بغیر یہ گونگی نظر آئے اور مناظرہ کے میدان میں تلاش کریں تو یہ محسوس ہو کہ

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسی چارہ جو کا وار ہے کہ یہ وار آر سے پار ہے

غرض جس نے زبان کو قوت گویائی دی ہے۔ مناظر کو بادلوں کی گھن گرج دی — کانفرنسوں کو اپنی روح کی توانائی اور ہما ہمی دی۔ مقررین کو زبان کے نئے نئے اسلوب اور انداز فکر و ادب دیا۔

وہ بیک وقت ایک معیاری درس گاہ کا منظم مدرس ہے وہ مفسر بھی ہے اور مایۂ ناز محدث بھی وہ اپنے وقت کا فقیہ بھی ہے اور مفتی دین بھی۔ مگر ایک میدان ایسا بھی ہے جہاں وہ منفرد ہے۔ ممتاز ہے اور وہ ہے میدان مناظرہ۔ مناظرہ ان کی سرشت و فطرت ہے۔ ضمیر و خمیر ہے اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ ان کی ہر ادا مناظرہ ہے۔ پہنچ تو یہ ہے کہ مناظرہ انھوں نے سیکھا نہیں۔ ان کے رب نے مناظرے کی فطرت پر انھیں پیدا کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ مناظرہ ہوتا رہے حق کی اشاعت ہوتی رہے۔ باطل سرنگوں ہوتا ہے۔

وہ ایسے حاضر جواب تھے کہ بڑوں بڑوں کے دانت کھٹے ہو جاتے۔ مجبوراً وہ

ہو جاتے۔ آپ اسی سے اندازہ کیجیے کہ مدرسہ ضلع فیض آباد کا مقدمہ ہے۔ ابوالوفا شاہجہاں پوری سے اسی کورٹ میں بحث ہو رہی ہے۔ ہمارے شیر سے جج نے کہا مولانا آپ شاہد و گواہ کہاں سے لائیں گے۔ فرمایا۔ پاشا نالہ سے عبدالشکور کاکوروی کو لاؤں گا اتنا سننا تھا کہ کورٹ پر ایک سناٹا اور ہو کا عالم طاری ہو گیا۔ جج کو معلوم تھا کہ عبدالشکور کاکوروی مولانا کا حریف ہے۔ دشمن نے عالم حیرانی میں پوچھا کہ مولانا آپ کا دشمن آپ کے حق میں کیسے گواہی دے گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جج صاحب! ابھی آپ فن مناظرہ سے واقف نہیں۔ آپ بلایئے تو سہی۔ پھر دیکھیے گا اگر گواہی نہیں دیتا تو ہمارا اس کا مناظرہ اسی کورٹ میں ہو گا۔ اتنا سننا تھا کہ مجمع کا سکوت ٹوٹ گیا۔ نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت ہمارا شیر زندہ باد، مناظر اعظم زندہ باد کے نعروں سے کورٹ کی فضا گونج اٹھی اور جج نے بھی کہا کہ ایسے شیر سے پنجہ کون ملا سکتا ہے۔

میں نے یہ لکھا ہے کہ وہ معیاری درس گاہ کے عظیم مدرس بھی تھے۔ اس کی بھی شہادت لیتے جایئے۔ ایک بار دفتر جمعیۃ العلماء قدیم بھنڈی بازار میں مجالس محرم کے سلسلے میں مولوی وجیہ الدین رامپوری آئے۔ مولانا حکیم سید فضل رحیم رحمۃ اللہ علیہ کا دور تھا مولوی صاحب نے حکیم صاحب سے ملاقات کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب تکفیر دیابنہ سے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو رامپوری مولوی صاحب بولے کہ میں ابھی سوچ رہا ہوں۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا۔ تشریف لے جایئے جب سوچ لیجیے گا تو آیئے گا۔ مولوی رامپوری حکیم صاحب کے کمرے سے نکل کر اس سے متصل کمرے میں چلے گئے جہاں سنی علمائے کرام کا قیام تھا وہاں اس مسئلے پر گفتگو شروع کر دی کہ آپ لوگ بے وجہ لوگوں کی تکفیر کیوں کرتے ہیں صرف اس لئے کہ اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے شدید کی اور بات ذرا تیز ہو گئی۔ اندیشہ تھا کہ بات ہاتھ سے نکل جائے چنانچہ جب حکیم صاحب کو معلوم ہوا تو فوراً حضرت شیر بیشۂ سنت کی قیام گاہ پر آدمی بھیجا کہ جلد تشریف لائیں۔

حضرت تشریف لائے اور بات شروع ہو گئی۔ اب ہمارا شیر گرجتی ہوئی آواز میں بولا۔ مولانا اس کا مدار لغت پر نہیں اس کا مدار عرف عام پر ہے۔ ہمارے مقدمہ

تھا کہ علمائے کرام اٹھ گئے۔ کوئی ہاتھ چوم رہا ہے کوئی قدم بوسی کر رہا ہے کوئی پیشانی چوم رہا ہے۔ فرط مسرت سے لگ رہے ہیں۔ مولوی رامپوری کا چہرہ اتر گیا اور چلتا بن کر یہ جا وہ جا۔

قریب سے دیکھو تو معلوم ہو کہ پوری دنیائے سنیت نے جس کو مناظر اعظم کہا بہت سوچ سمجھ کر کہا۔ سیدنا امام احمد رضا کتابوں کے مصنف ہیں۔ شیر بیشۂ سنت ان کی کتابوں کے ناشر و مبلغ اور قلب و جگر میں اتارنے والے ہیں۔ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کو پڑھاتے نہیں بلکہ پلاتے تھے۔

ایک بار میں گجرات کے دورہ پر تھا۔ پاڑہ کپول شنکاریہ وغیرہ بھی جانا ہوا کپول میں جلسہ کے بعد لوگوں نے ایک مسئلہ پوچھا۔ میں نے جواباً کہا اعلیٰ حضرت کی فلاں کتاب ملی تو میں جواب حاضر کروں گا۔ بس تھوڑی دیر میں احباب نے کتابوں کا انبار لگا دیا میں حیران تھا کہ بریلی کہاں، گجرات کا کپول۔ یہ فیضان علمی تھا شیر بیشۂ سنت کا وہ جہاں گئے پیلی بھیت و لکھنؤ لے کر نہیں گئے۔ بریلی لے کر گئے اپنے باپ دادا کا نام لے کر نہ گئے امام اہلسنت مجدد اعظم کا نام لے کر گئے۔

ایک بات اور یاد آگئی۔ ایک دفعہ کاٹھیا واڑ کے شہر گونڈل میں میرا تقریری پروگرام تھا اور حاجی محمد اسمٰعیل صاحب کے یہاں جانے کی دعوت تھی۔ درمیان گفتگو میں میں نے کہا کہ میری کتاب شجانب اہل السنۃ کہیں گم ہو گئی ہے مجھے بہت صدمہ ہے۔ مکرمی اسمٰعیل صاحب اٹھے اور اپنے کتب خانے سے لا کر یہ کتاب مجھے نذر پیش کی۔ میں حیران تھا کہ یا اللہ! کہاں گونڈل اور کہاں پیلی بھیت۔ مگر یہ سب کا سب صدقہ ہے شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔

دو روز بعد مجھے عزیزم حافظ فضل محمد قادری کو سفر حج و زیارت کے لئے رخصت کرنے کرناٹک جانا ہے ایسے میں خطیب اہلسنت وقار ملت مولانا الحاج محمد منصور علی خان صاحب قادری خطیب سنی بڑی مسجد۔ مدنپورہ بمبئی کا پیغام آیا کہ کچھ لکھ کر پھر کرناٹک جایئے۔ چاروناچار قلم اٹھانا پڑا اور ذہن میں جو کچھ منتشر تھا اسے سمیٹ کر

حاضر کر رہا ہوں۔ میں نے کچھ احسان نہیں کیا مولانا کا احسان ہے کہ انھوں نے اس سعادت میں مجھے شریک کر لیا۔

مولانا منصور علی خان ایک علمی خانوادے کے شہزادے ہیں۔ انھوں نے علم کی گود میں پرورش پائی۔ مسلک اعلیٰ حضرت ان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ انھوں نے اپنے والد کے علم سینہ بھی پایا اور علم سفینہ بھی پایا۔ ان کے والد ماجد حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ شیر بیشۂ سنت کے بھائی خود بھی بہت بڑے عالم، مفتی، حافظ، قاری، مدرس، مقرر، خطیب، مصنف و شاعر و ادیب اور وقت کے شیخ طریقت بھی۔ انھوں نے پڑھا بھی تھا اور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے پایا بھی تھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بڑے صاحبزادے مولانا محمد منصور علی خان کو پڑھایا بھی اور پلایا بھی۔ اب اسے کون جانے کہ کتنا پلایا ہے۔ یہ تو پینے والا ہی جانتا ہے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ آج ملک کے شرق و غرب میں مولانا منصور کی خطابت کی دھوم ہے۔ جہاں جاتے ہیں اعلیٰ حضرت کا مسلک لیکر جاتے ہیں۔ مخالفین اہلسنت نے مقدور بھر پریشان کیا۔ لیکن کمال کی بات یہ ہے کہ بزرگوں کے کرم سے مولانا منصور ہر مقام پر فتحمند و مظفر و منصور ہی رہے۔ شہر بمبئی کی اتنی بڑی مسجد کی خطابت و امامت آسان نہ تھی۔ سنی بڑی مسجد عام مساجد کے لیے ایک مثالی مسجد ہے۔ یہاں سنی معمولات و مراسم کو زندہ رکھا جاتا ہے جس سے قوم کو زندگی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی سے مولانا منصور کو زندہ رکھے اور مراسم و معمولات اہلسنت زندگی و تابندگی پاتے رہیں۔ آمین

محبوب ملت شیخ طریقت، مفتی بمبئی، عالم باعمل حضرت مولانا الحاج محمد محبوب علی خان قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتنے قلمی شاہکار چھوڑے ہیں کہ آج کے طلبہ اگر اسے یاد کرلیں تو میدان مناظرہ کے شہسوار بن جائیں۔ ایسی نادر و نایاب کتابیں تصنیف فرمائیں کہ اگر ان کتابوں سے کتب خانہ خالی ہے تو وہ مکمل کتب خانہ نہ سمجھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس علمی خانوادے کو بہت دنوں تک دینی خدمات کے لیے سلامت رکھے۔ آمین

بات دور تک گئی۔ ہماری زندگی شیر بیشۂ سنت کے احسانات سے بوجھل ہوئی ہے۔

میں دیہات سے الہ آباد آیا تھا اور مدرسہ سبحانیہ میں پڑھ رہا تھا۔ ایک وہابی مدرس

کے پاس میری فارسی کی کتابیں تھیں وہ بہت کٹر وہابی دیوبندی تھا۔ شیر بیشۂ سنت اور مجاہد ملت کو گالیاں دیتا تھا۔ اسی درمیان میں مجاہد ملت نے الہ آباد میں شیر بیشۂ سنت کا بارہ روزہ تقریری پروگرام مرتب فرمایا۔ بارہ دن مسلسل میں حضرت کی تقریریں سنتا رہا اب وہابیت دیوبندیت سے کچھ آشنائی ہوئی۔ مجاہد ملت تو پہلے ہی دل میں اتر گئے تھے اب شیر بیشۂ سنت بھی اسی دل میں آکر بیٹھ گئے۔

اب میں نے کمیٹی سے فارسی مدرس کی شکایت کی چنانچہ کمیٹی نے میرے اسباق کو بحر العلوم مولانا نظام الدین صاحب اور مولانا عبد الرب صاحب مرادآبادی کے پاس منتقل کردیا۔ گویا میرے علم و ادب کا خوشگوار دور آیا۔ یہ سب صدقہ حضرت شیر بیشۂ سنت کی معیت اور بابرکت صحبت کا ہے۔

اس کی زندہ مثال الحاج حافظ لعل محمد قادری ہیں۔ بھیونڈی میں مناظرے کے زمانے میں ان سے میں نے کہا کہ مناظرہ میں کام کرو۔ دار العلوم کی رسید مت کاٹو۔ مناظر کو ایک گلاس پانی دینا بھی ثواب کا کام ہے۔ چنانچہ حافظ لعل محمد نے ایسا ہی کیا۔ میں بہت خوش ہوا۔ ایک بار میرے دار العلوم کی روداد میں لکھا کہ ہمارا سفیر وہابی دیوبندی جماعت اسلامی سے چندہ نہیں لے گا۔ تو ظہیر یا ظہیر نام کا ایک شخص حافظ لعل محمد سے بولا کہ مولوی صاحب اگر اپنی روداد سے یہ جملہ نکال دیں تو میں پچیس ہزار کا چندہ دیتا ہوں۔ حافظ لعل محمد نے کہا، ہمارے یہاں دین و مسلک کا سودا نہیں ہوتا۔ ہم سنیوں سے چار، چار پیسے کا چندہ لیں گے۔ لیکن مسلک اعلیٰ حضرت سے انحراف نہیں ہو سکتا۔

بے نصیبی سے ہم نے بریلی میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن ہم پڑھتے تھے الہ آباد میں پہنچتے تھے بریلی میں۔ شیر بیشۂ سنت و حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں ہمارا یہ پینا ہمارا کام آگیا۔ میں آج بطور فخر کہہ سکتا ہوں کہ میں رضوی مارہروی ہوں۔ رضوی مارہروی رہوں گا۔ رضوی مارہروی ہو کر مروں گا۔ اللہ تعالیٰ بریلی کے آستانے کو سلامتی عطا فرمائے۔ (آمین)

بریلوی مسلک کے فروغ و ارتقا میں اگر سب سے پہلے کسی کا نام لیا جا سکتا ہے

تو شیر بیشۂ سنت اور محبوب ملت کا — دنیا ہزار ظلمت و تیار رہی لیکن علامہ جامی کی زبان
میں یہی کہتے رہے ؎ بصد سامان رسوائی سر بازار می رقصم

دنیا نے کچھ بھی کہا لیکن ان کے کانوں نے سنا نہیں وہی بولے جو بریلی میں دیکھتے اور سنتے تھے۔ شیر بیشۂ سنت مناظرے کی بہت سی باتیں سناتے رہتے تھے۔ جو سینے میں محفوظ ہیں۔ گیا کا مناظرہ تحذیر الناس کی عبارت پر تھا۔ اور ضلع اعظم گڑھ کا مناظرہ مسئلہ علم غیب پر تھا۔ بعدہ ضلع فیض آباد کا مناظرہ مسئلہ علم غیب پر تھا بہت سی رودادیں شائع شائع ہو چکی ہیں اور اب آپ کے ہاتھ میں ایک اہم ترین کتاب ہے۔ جو شیر بیشۂ سنت کی سوانح حیات ہے۔ پڑھئے اور شیر حق کی شیرانہ زندگی سے واقف ہو جائیے۔ ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو جانئے۔ محبوب ملت کا قلم، شیر سنت کی زندگی۔ سونے پر سہاگہ والی بات ہے — شیر بیشۂ سنت ایک بحر زخار تھے۔ علم کا موجیں لیتا ہوا سمندر تھے۔ علم کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ جہاں ان کا تکلم ہے وہاں بڑے بڑوں کا سر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت میں ان کی مثال ظاہر فرمائے اور رفیق محترم مولانا محمد منصور علی خان قادری خطیب سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی۔ عزیز گرامی مولانا محمد منصور علی خان نوری علیہ دار اہلسنت الحاج احمد عمر لو ساماب حشمتی شیدائے رضویت۔ الحاج عبد الخالق حشمتی اور ان کے رفقائے کار کو توفیق دے کہ وہ دونوں بزرگوں کی تصانیف کو زیادہ سے زیادہ شائع کریں۔

گزری پھرتی تھیں ہزاروں بلبلیں گلزار میں
جی میں کیا آیا کہ پابند نشیمن ہو گئیں

خلوص کار

(خطیب مشرق، پاسبان ملت، علامہ) مشتاق احمد نظامی

بانی و مہتمم دار العلوم غریب نواز الہ آباد
مقیم حال دفتر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء بمبئی
۲۴ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ ۲۱ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور بیاں بزرگوں کا۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما
نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما
وعلی ذریتہ وصحبہ ابد الدھور وکرما

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

اس دنیا میں راستے دو ہیں ایک جنت کی طرف جاتا ہے دوسرا دوزخ کی طرف جنت کا راستہ معلوم کرنے کے لئے اور دوزخ کے راستے سے بچنے کے لئے علم دین سیکھنا بہت ضروری ہے۔

حضور رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر (رضی اللہ عنہ) اگر تم صبح کو جاکر ایک آیت کلام اللہ کی سیکھ لو تو سو رکعت نوافل سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم شریعت کا سیکھ لو تو ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ دین کے طالب علم کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق دعا کرتی ہے۔ طالب علم کے دور میں موت آ جانے سے تو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ طالب علم اس عابد کی طرح ہے جو ہمیشہ کا روزہ دار ہمیشہ کا قاری اور عبادت گزار ہے ایک مسئلہ دین کا سیکھنا ابو قبیس پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے

غور فرمائیں جب طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہے تو عالم دین کا کیا بلند مقام ہوگا۔ ایسے ہی ایک عظیم عالم دین متین مجاہد دین حق تھے امام المناظرین رئیس الواعظین شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی

قادری، برکاتی، رضوی مجددی، افضلی، شیرِ بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان جن کی پوری زندگی سعی مسلسل و جہد پیہم کی مکمل تصویر رہی۔ وہ عالم بھی تھے حافظ و قاری بھی، مبلغ و ادیب بھی۔ بہترین خطیب بھی۔ مدرس و مفکر بھی اور عظیم مناظر بھی، مفتی بھی امام بھی۔ رب کریم نے اپنے محبوبین کے صدقے میں انکو بہترین صفات سے متصف فرمایا اور ان کی تمام زندگی کی کوشش کا مرکز و محور دین اسلام و مذہب سنیت و عظمت سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کا تحفظ رہا۔

تاریخ میں ان ہی کو ملا ہے کوئی مقام
جو اپنے ساتھ زمانے بدل گئے

وہ کبھی سرگرم سیاست میں شریک نہیں ہوئے لیکن سیاسی حالات و واقعات سے غافل نہ تھے اپنے دینی افکار و خیالات کے لحاظ سے وہ ان اصحاب علم میں شامل تھے جن کا موقف یہ تھا کہ ہم کرسی والے نہیں آیۃ الکرسی والے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ کبھی کسی سے ڈرے اور نہ دبے حق گوئی و حق پرستی ان کا امتیازی نشان رہا۔

ہوائے گرم کے جھونکوں سے بھی نہ مرجھائے
سدا بہار رہے ہیں صداقتوں کے گلاب

حضرت شیر بیشۂ سنت جنہوں نے اپنے برادر عزیز حضرت محبوب ملت غازی اہلسنت علامہ مفتی الحاج حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان مفتی بمبئی اور ان کے رفقائے کرام پر وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے قائم کردہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے کیس میں شاندار کامیابی کے بعد ملت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے "آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء" کی بنیاد ڈالی۔

دل کے چراغ ہم نے جلائے ہیں راہ میں
کم کم ہی کہیں دیکھیں روشنی تو ہے

یہ دل کے چراغ جلانا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ یہ چراغ جب ہی جلتے ہیں

اور روشنی جب ہی ہوتی ہے جب سر میں سودا ہوتا ہے، دل میں جذبۂ شوق ہوتا ہے راستہ میں ہزار ہا شہر خار زار سے الجھنے کی طاقت ہوتی ہے اور باطل کے صحرا سے گذر کر سرحد ایمان و یقین تک پہنچنے کی لگن ہوتی ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے جس جماعت کو اکابر کے مشورے سے قائم فرمایا اس نے ملت کے نہ جانے کتنے الجھے ہوئے مسائل حل کئے۔ اس جماعت کے سرپرست حضرت تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مرشدی مفتی اعظم ہند و شہنشاہ خطابت حضور محدث اعظم ہند اور صدر حضور سید العلماء حضرت علامہ مفتی الحاج سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی علیہم الرحمۃ والرضوان رہے جماعت اہلسنت کے وہ اکابر جن کی رائے ہر معاملہ میں حرف آخر سمجھی جاتی ہے اور جن کی جنبش ابرو سے نہ حل ہونے والے مسائل حل ہوتے نظر آئیں۔ ؎

خزاں کی چھاؤں کی دھڑکنوں سے بہار نکلے گی رقص فرما
اگر ہے جذب نظر مکمل تو حسن کی کچھ کمی نہیں!

وہی حضرت شیر بیشۂ سنت جنہوں نے اسلام و سنیت کی تبلیغ و اشاعت کا وہ موثر و دلنشیں انداز اختیار فرمایا کہ جس نے چمن زار اسلام کے باغبانوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی اور باطل والے دم بخود و حیران رہ گئے۔

شیر بیشۂ اہلسنت ہماری جماعت کے وہ عظیم مناظر و خطیب کہ جب منبر رسول پر تشریف لائیں تو عظمت رسالت و محبت و عشق رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے نغموں سے اپنی قوم کو نیا ولولہ، نئی حرارت عطا فرمائیں اور جب مناظرے کے میدان میں یہ شیر حق گرجے تو بادلوں کی گرج شرمندہ نظر آئے۔ دشمنان دین کے خیموں میں لرزہ پیدا ہو جائے اور ایسا معلوم ہو کہ ؎

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

شیر بیشۂ سنت، مخزن علم و حکمت، معدن علم و ادب، روشن و درخشاں منفرد و ممتاز

کردار و عمل والی شخصیت۔

شیر بیشۂ سنت مذہب حق، مسلک اہلسنت یعنی مسلک و مشرب سیدنا اعلیٰ حضرت کی بہترین اشاعت فرمانے والے۔

شیر بیشۂ سنت، ہند سے لیکر برما، رنگون اور عرب تک گلشن اسلام و باغ سنیت کو محبت رسول کی بہاروں سے تازگی دینے والے۔

شیر بیشۂ سنت، گلشن سنیت کو حب ایمان و عظمت رسالت کے خوشگوار مہکتے جھونکوں سے معطر کرنے والے۔

شیر بیشۂ سنت، حضور نے اپنے کردار و عمل کی ایسی قندیلیں روشن کی ہیں جس سے آنے والی نسلیں رشد و ہدایت کی روشنی پاتی رہیں گی۔

اُن کی سوانح حیات کو ان کے برادر عزیز مشرف المسلک، جانشین ملت، غازی اہلسنت محبوب ملت مولانا الحاج مفتی حافظ قاری محمد محبوب علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ الباری مفتی بمبئی و خطیب و امام سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی صدر سنی جمعیۃ العلماء مہاراشٹرا اسٹیٹ نے معتبر و مستند انداز میں مرتب فرمایا

وہ محبوب ملت جو محاسن اسلاف کی چلتی پھرتی تصویر

وہ محبوب ملت جو اکابر اہلسنت کی یادگار

وہ محبوب ملت جو مسلک اہلسنت کے پاسبان

وہ محبوب ملت جو حق و صداقت کے علمبردار

وہ محبوب ملت جنہوں نے ملت اسلامیہ کے بے شمار مسائل کو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حل فرمایا

وہ محبوب ملت جو عقائد باطلہ اور گمراہ کن نظریات سے حفاظت کے لئے کربلا والوں کی غلامی میں اپنی ۲۸ تصانیف کا تحفہ اہلسنت و جماعت کو دے گئے۔

محبوب ملت ۔ اہلسنت کے لئے سرمایۂ افتخار

محبوب ملت — مخالفین اسلام کے لئے شمشیر برہنہ

محبوب ملت — اہلسنت کا وقار اور آبرو

انہی محبوب ملت کے قلم کا شاہکار (ان کے بڑے بھائی) حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت کی سوانح حیات جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اظہار خیال، زبان و ادب کا ایک حسین امتزاج نظر آئے گا۔

جس کی ایک ایک سطر حق و صداقت کی آئینہ دار ہے

ہماری کیا مجال کہ اس کتاب کے بارے میں کچھ عرض کریں۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ آپ خود پڑھیں۔ ایک معتبر زندگی کی داستان ایک معتبر قلم سے۔

قابل مبارکباد ہیں میرے برادر گرامی، جانشین محبوب ملت، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الحاج محمد منصور علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی خطیب سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی ۸ جنہوں نے اس اہم کتاب کو بڑے موقع سے شائع فرمایا۔ یعنی مظہر اعلیٰ حضرت کی سوانح حیات، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مرشدی مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ کے صد سالہ جشن ولادت پر شائع ہو رہی ہے۔ میں اس وقت سفر حج و زیارت کے لئے پابہ رکاب ہوں۔ یہ چند جملے میری عقیدت و غلامی کا نذرانہ ہیں وہ قبول فرمالیں تو کرم ہی کرم ہے۔

خاک پائے رضا و محبوب

قمر الرضا محمد مقصود علی خان قادری، رضوی، نوری

خطیب و امام محمدی جامع مسجد، خیرانی روڈ ساکی ناکہ بمبئی ۷۲

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۳ جون ۱۹۹۰ء

بروز اتوار

چراغِ راہ بنے ہیں تمہارے نقشِ قدم

لک الحمد یا اللہ — کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے
دامنِ مصطفیٰ میں آ پائے رسول تھام لے

سنیئے — یہ کس کی آواز ہے۔ یہ کون ہے — جو عشقِ رسول کی سرشاری کے ساتھ جس کی آواز کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ جی ہاں — یہ شیرِ بیشۂ سنت کی آواز ہے۔ وہ آواز — جو قلوب کی دنیا کو زیر و زبر کر دے۔ یہ مظہرِ اعلیٰ حضرت کی دلوں پر اثر کرنے والی آواز ہے — وہ آواز — جو ان کے انتقال کے مکمل تیس برس کے بعد بھی کانوں میں گونج رہی ہے — یاد آ رہی ہے۔
شیرِ بیشۂ سنت — سر پہ فتح و کامرانی کا عمامہ، شرعی لباس سادگی میں بارشِ نور — بناوٹ اور تصنع سے دور — آنکھوں میں بسا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے جلوے — دل میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا جذبۂ صادق — زبان پر محبتِ رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے نغمے — ذہن و فکر میں اشاعتِ حق کی لگن — درمیانی قد لیکن محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سرفراز و سربلند — اپنوں میں ریشم سے زیادہ نرم — غیروں میں فولاد سے زیادہ سخت — نہ جھکے نہ ڈرے۔ نہ دبے نہ جھکے

کردار سے بنایئے معیارِ زندگی
ماحول سے حیات کا سودا نہ کیجئے

جان نثارِ مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام — شیرِ بیشۂ سنت
عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم — شیرِ بیشۂ سنت

غلامِ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ — شیرِ بیشۂ سنت
وفادارِ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ — شیرِ بیشۂ سنت
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے روحانی فرزند — شیرِ بیشۂ سنت
مجددِ اعظم امام احمد رضا کے وَلَدِ فَرَاقِی غیظِ منافق — شیرِ بیشۂ سنت
حضور صدر الشریعہ کی شان — شیرِ بیشۂ سنت
حضور صدر الافاضل کا وقار — شیرِ بیشۂ سنت
حضور مفتیٔ اعظم ہند کی عظمت — شیرِ بیشۂ سنت
حضور محدثِ اعظم ہند کا قوتِ بازو — شیرِ بیشۂ سنت
اکابر کے پیارے — شیرِ بیشۂ سنت
اصاغر کے سہارے — شیرِ بیشۂ سنت
اہلسنت کی آبرو — شیرِ بیشۂ سنت
مسلکِ اہلسنت کے ترجمان — شیرِ بیشۂ سنت
ملت کے محافظ و نگہبان — شیرِ بیشۂ سنت
اہلسنت کے مناظرِ اعظم — شیرِ بیشۂ سنت

عزم کامل ہو تو کشتی لبِ ساحل ہوگی
حوصلہ چاہیے طوفان سے ٹکرانے کا

فیضانِ مجددِ اعظم — شیرِ بیشۂ سنت
نصف صدی سے زائد عرصے تک خدمتِ دین کرنے والا مجاہد — شیرِ بیشۂ سنت
بڑے بڑوں کا پتہ پانی کرنے والا مناظر — شیرِ بیشۂ سنت
قاسمی نجد کے ایوان میں لرزہ پیدا کرنے والا مردِ حق — شیرِ بیشۂ سنت

حق پسندی مرا شیوہ ہے قیامت کیا ہے
سچ کو سچ کہنے میں قباحت کیا ہے

ہند سے برما رنگون و عرب تک کلمۂ حق بلند کرنے والا غازی — شیرِ بیشۂ سنت

ناسازگارِ وقت کے تیور کو دیکھ کر
ہم نے چراغِ عزم کی لَو کو بڑھا دیا

وہی مردِ حق آگاہ ــــ اسی عظیم مجاہد ــــ اسی مناظرِ اعظم ــ اسی شیرِ حق ــــ سیدنا امام احمد رضا کے اسی روحانی فرزند ــــ کی پاکیزہ سوانح حیات ہے ــ سنہری زندگی کی داستان دلپذیر ہے ــــ کامیاب و کامران زندگی کی کامیاب تصویر ہے ــ عزم و جرأت ــ حوصلہ و ہمت کی سچی داستان ہے ــ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

محبوبِ ملت غازیٔ اہلسنت اَشَدُّ الشِّدَّہ وَقَّافُ الحبیب علامہ مفتی الحاج حافظ قاری ابو المظفر محب الرضا **محمد محبوب علی خان** صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان مفتی اعظم اہلسنت بمبئی (جو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے برادرِ اصغر ہیں) نے حضرت شیر بیشۂ سنت کی یہ سوانح حیات آج سے بیس سال پہلے مرتب فرمائی۔

لکھنا پڑھنا ہی حضرت محبوب ملت کا مشغلہ رہا، صبح و شام، رات و دن لکھتے رہے اور ایسا محتاط قلم ــــ ایسا معتدل اندازِ تحریر ــــ کہ دشمن بھی قلم نہ پکڑ سکے۔ بمبئی تشریف لانے سے پیشتر جب حضرت محبوب ملت ریاست پٹیالہ میں وہاں کے مفتی کے عہدہ پر رہے ــ اور ریاست کے راجہ کی طرف سے حضرت کو یہ عہدۂ قضا دیا گیا۔ وہاں کے مسلمانوں کو تمام مذہبی و دینی امور میں حضرت محبوب ملت کے فتوے کے تحت ہی کورٹ سے حکم جاری ہوتا ــ اس زمانے میں بھی جامع مسجد کی خطابت اور ریاست پٹیالہ کے مفتی کے عہدے پر افتاء کی خدمات انجام دیتے ہوئے حضرت نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں

خصائص ابو حنیفہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ پاک

تلامیذ ابو حنیفہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کے حالاتِ زندگی

مطالع تہذیب دیوبندیہ ردِّ وہابیہ پر شاندار کتاب جو اس زمانہ میں مولوی اشرف علی تھانوی کو بھی رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کی گئی۔

بخشائشِ عزیزان میت کے ایصالِ ثواب کے لئے اناج و دیگر اشیاء کی تقسیم کے ثبوت میں مدلل کتاب ہے۔

تفسیر حدیث لولاک حدیث قدسی کی بہترین تفسیر و تشریح

نور کی تفسیر قد جاءکم من اللہ نور آیت مبارکہ پر جدید شاندار جامع و مانع نورانی تقریر ہے جس کی ایک ایک سطر نورانی اور عشق رسالت سے لبریز ہے۔

ان کے علاوہ ایک زبردست کاوش علمی ایک بہترین یادگار کتاب **اربعین شدقت** جو حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کی محنت و کوشش اور تحقیق و تلاش کا ثبوت ہے اس کتاب میں حضرت نے ان ایک سو ایک ۱۰۱ احادیث کریمہ کو جمع فرمایا ہے جس میں دشمنانِ دین سے دور رہنے کا، نفرت و بیزاری برتنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے بارے میں شارح بخاری حضرت علامہ الحاج مفتی شریف الحق صاحب قبلہ قادری امجدی دامت برکاتہم القدسیہ فقیہ اعظم ہند و صدر شعبۂ افتاء عربی یونیورسٹی مبارکپور نے ابھی دو سال پیشتر دار العلوم غریب نواز الہ آباد کے اجلاس میں مجھ سے ارشاد فرمایا۔

منصور میاں! اربعین شدقت کی بہت ضرورت ہے آپ شائع نہیں کرتے جلد شائع کیجئے اور پھر فرمایا۔ محبوب ملت نے جس قدر کوشش و محنت سے ان احادیث کو جمع کیا اب آج وہ کام کون کر سکتا ہے۔

سارے ماحول میں خوشبو ہے تیری یادوں کی
ہم نے غم خانے کو پھولوں سے سجا رکھا ہے!

مفتی ریاست پٹیالہ کے عظیم عہدے پر فائز رہ کر محبوب ملت نے جو سینکڑوں فتوے قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ صادر فرمائے ان کا مجموعہ تو تقسیم ہند کے ہنگاموں کی نذر ہو گیا۔ مگر اس دوران حضرت داخلی فتنوں سے بے خبر نہ تھے۔

رضیعہ حامے سر اٹھایا تو کتب متبرکہ میں [illegible] ذائل حکایت رستہ
کے نام سے مستقل مواد آئی۔ مزید براں قادیانیوں نے فتنہ اٹھایا تو حضرت محبوب ملت
علیہ الرحمہ نے اپنے دور اور قلم سے الصوارم المحمدیہ علی مکائد
المرزائیۃ الدیوبندیہ کے ذریعہ قادیانیوں کا سر قلم کر دیا

تقسیم ہند کا ہنگامہ ہوا اور چونکہ پنجاب اور سندھ سے قریب کا شہر بھی تھا اس سے ہنگاموں کا خوف و دہشت زیادہ تھا۔ حضرت نے پنجاب چھوڑ دیا اور چند ماہ کانپور میں قیام کے بعد پھر حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ بمبئی تشریف لائے اور یہیں تشریف لائے کہ آخری آرامگاہ کے لیے بھی بمبئی کی ہی سرزمین منتخب فرمائی قادری برکاتی رضوی سلسلے کے چمکتے ہوئے رنگ ہیں جن کا آستانہ سرزمین بمبئی پر فیض بخش خاص و عام ہے۔

بمبئی آنے کے بعد بھی حضرت محبوب ملت کے دو دوار معتقد و مستند قلم سے [illegible] وہابیوں کا مکمل تعاقب کیا۔ ہر گمراہ فرقہ اور مذہب اہلسنت کے خلاف ہر تحریک کا ایسا جواب دیا کہ پھر کسی باطل پرست کو جواب کی ہمت نہ ہوئی بلکہ جواب کے نام سے چپ سادھ گئے۔ اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا قلم حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کی ترجمانی کرتا نظر آیا۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مولوی یونس گھیروی نام کے ایک دیوبندی نے بمبئی میں ہنگامہ مچایا اور ایک چند اوراق کی کتاب لکھی۔ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں القسطاس اور برق خداوندی بر ذریّہ دینی وہابی دیوبندی جیسی عظیم اور لاجواب کتاب تحریر فرمائی جو آج چالیس سال کے بعد بھی لاجواب ہے۔

اسمٰعیل دہلوی اور ان کے پیر سید احمد رائے بریلوی کو شہید بنا کر پیش کیا گیا اور حضرت نے تاریخ عیوب وہابیہ پر تواریخ مجددین حرب [illegible]

جیسی تحقیقی کتابیں تصنیف فرمائیں جس میں تاریخی دلائل و واقعات سے یہ بات ثابت کی کہ یہ شہید نہیں تو قتل ہوئے [illegible] انگریزوں کے غلام ایجنٹ تھے۔

دور جدید میں دیوبندیوں نے قرآن پاک کے ترجموں میں جو بیہودگیاں کی ہیں ان کا پوسٹ مارٹم تھی۔ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا شعور بار قلم اٹھا اب اس قلم نے تیر و نشتر کا کام کیا۔ تمام اردو تراجم قرآن کا حضرت نے آپریشن کیا۔ اور وہ لاجواب تصنیف جو اپنے موضوع کے لحاظ سے جماعت اہلسنت میں پہلی تصنیف ہے مرتب فرمائی دیوبندی ترجموں کا آپریشن نامی کتاب قوم و ملت کو عطا فرمائی۔ بعد میں بہت سے علمائے کرام نے اس موضوع پر قلم اٹھایا کتابیں منظر عام پر آئیں مگر حضرت محبوب ملت کی یہ تصنیف، ولایت کا مقام رکھتی ہے جو بعد والوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔

ابوالاعلیٰ مودودی کا فتنہ اٹھا۔ اور حضرت نے مودودی صاحب کا نیا مذہب حصہ اول۔ مودودی صاحب کا ٹوٹا مذہب حصہ دوم تصنیف فرما کر مودودی کو اس کے گھر تک پہنچا دیا۔ مودودی تحریک کی چند خصوصیات اور قہر معبودی بر جسارت مودودی تصنیفات اس کے علاوہ ہیں۔

اصلاح اعمال کی طرف قلم کا رخ پھیرا تو حضرت محبوب ملت نے قرآن و احادیث و تفاسیر کے حوالہ جات سے مزین کتاب فضائل شب برات اور فضائل ماہ رمضان مع مسائل صیام اور فضائل مدینۃ الرسول جیسی تصانیف سے عوام کو فیضیاب فرمایا۔

فضائل مدینۃ الرسول حضرت کی وہ کتاب ہے جس میں حضرت محبوب ملت نے ایک سو احادیث کریمہ سے مدینہ منورہ کی فضیلت و عظمت کو ثابت کیا

مدارس میں غیر مقلدین نے سر اٹھایا اور حضرت شیخ طریقت پیر سید شاہ محمد [illegible] حسینی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے حضرت سے استفسار کیا تو غیر مقلدین کے رد میں اس طرح قلم مبارک چلا کر قدر و منزلت تقلید وہابیہ کے آئینہ خد و خال [illegible] عرف غیر مقلدیت بے نقاب ہو گئے ہیں کل وہابیہ جماعت سے ستر سوالات

میں تیر کی طرح پیوست ہو گئیں جس کا جواب آج تک غیر مقلدین نہ دے سکے۔

وہیں مدراس سے ایک وہابی مدرسے کتاب تنازع کی حضرت سید صاحب محترم علیہ رحمہ نے وہ کتاب حضرت کو روانہ کی اور جواب کے لئے فرمایا۔ حضرت محبوب ملت نے وہ تحقیقی رد فرمایا کہ پھر سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ دیکھئے تصنیف ہجوم شہابیہ بر شرذمہ اصحاب وہابیہ۔

نور محمد ٹانڈوی نے بڑی عیاری مکاری کا مظاہرہ "تکفیری فسانے" نامی کتاب میں ظاہر کیا اور حضرت سیدی محبوب ملت علیہ الرحمہ کے قلم نے ٹانڈوی جی کا تعاقب کیا تو تکفیری فسانے کے تحریر نے حصہ اول حصہ دوم تحریر فرمائے نور محمد ٹانڈوی اپنی جہالت سے آنجہانی ہو گئے۔ موت آگئی مگر جواب نہ دے سکے

ہاسن (کرناٹک) کے کالی پلاسٹر حضرات کی جانب سے سود کے بارے میں سوال کیا اور حضرت نے جو تحقیقی قلم اٹھایا تو اسلامی قانون تجارت نامی کتاب منظر عام پر آگئی۔

نذر و نیاز و فاتحہ و ایصال ثواب پر اعتراض ہوا تو ولی کرم کی نذر و نیاز ۔ الاقوال الامعہ بحکام تجویز الفاتحہ سبیل و طعام نذر و نیاز حسین نام کے تین قیمتی شہ پارے عوام اہلسنت کو عطا فرمائے۔

دعائے ثانی پر اعتراض ہوا اور سوال آیا حضرت محبوب ملت نے حسب تحقیق و دستور فرمائی تو آیات قرآنیہ کے علاوہ کئی ایک احادیث کریمہ سے دعائے ثانی کا ثبوت جمع فرمایا اور دعائے ثانی کا ثبوت نامی کتاب عوام اہلسنت کو عطا فرمائی۔

میلاد شریف کے موضوع پر قلم اٹھایا تو مرآت حسن بے مثال جیسی عظیم الشان کتاب تحریر فرمائی جس میں ایسی مرصع اور مقفی اردو زبان استعمال کی کہ پڑھنے والا ایک ایک جملہ پر بے ساختہ سبحان اللہ ماشاء اللہ کہہ اٹھے

اردو زبان و ادب کے لحاظ سے یہ کتاب اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضرت محبوب ملت علیہ رحمۃ علوم عقلیہ و نقلیہ پر کامل عبور کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے بھی ماہر تھے کہ کتاب کے مطالعہ کے بعد اہل زبان بھی جھوم جھوم گئے۔

تبلیغی جماعت جو حقیقت میں تکلیفی جماعت ہے کا فتنہ ابھرا تو پھر حضرت نے بے قلم سے ان کی مکمل نقاب کشائی فرمائی اور العذاب الناس علی رأس ابلیس جیسی مستند کتاب تحریر فرمائی اور پھر قلم چلا تو تبلیغی جماعت کیا ہے اور کیا چاہتی ہے؟ نام کی مختصر لیکن مدلل کتاب ملت مسلمہ کو عطا کی۔

یہ تحریر و تصنیف کا وہ سلسلہ ہے کہ جب حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ سن بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے قتل کیس میں آرتھر روڈ جیل بمبئی میں نظر بند ہوئے تو تقریباً ڈیڑھ سال سے [illegible] عرصہ تک یہ نظر بندی رہی۔ لوگ جیل میں جاتے ہیں تو روتے ہیں اور بد حواس ہو جاتے ہیں۔ خوف زدہ اور ہراساں رہتے ہیں مگر کیا خوب ؎

مشیت میں مجال دم زدن تو ہے مقام اس کا

جاتے ہیں جسے محبوب اسے کہتے ہیں [illegible]

حضرت محبوب ملت نے اپنے دینی رفقاء کے ساتھ جیل میں [illegible] تو جیل میں باقاعدہ پنج وقتہ اذان ہوتی ہے با جماعت نماز ہوتی ہے۔ وظائف و اوراد و تلاوت قرآن کا سلسلہ جاری جس کا یہ اثر ہوا کہ کچھ مسلمان جو قید میں تھے وہ مرید ہو گئے اور نمازی ہو گئے۔ اس کے علاوہ چار غیر مسلم کلمہ پڑھ کر جیل ہی میں مسلمان ہو گئے اس عبادت دینی کے علاوہ جیل میں بھی تحریر و تصنیف کا سلسلہ جاری رہا اور جب حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ اپنے دینی رفقاء کے ساتھ سیشن کورٹ ممبئی سے عزت و عظمت شان و شوکت کے ساتھ رہا ہوئے تو جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے رہ کر قوم و ملت کے لئے دو عظیم تحفے ساتھ لائے۔ دو نادر و نایاب کتابیں جیل میں [illegible] تصنیف فرمائی تھیں پہلی تصنیف کرامات صحابہ کرام اور دوسری کتاب کرامات سادات و آل اطہار دونوں کتابیں ہے

موضوع کے لحاظ سے منفرد اور لاجواب کتب میں ہیں وہ جب بدعقیدہ عناصر کی جسارت کے قلم پر کوئی پہرہ نہ بٹھا سکا۔ وہ مرد حق کہ جس نے سیدنا یوسف علی الصلوٰۃ والسلام، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، سیدنا امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی غلامی کا حق ادا کر دیا، وہ جیل کی آہنی سلاخیں بھی جس کی قلمی و علمی خدمات کو نہ روک سکیں۔ شاید نہیں بلکہ یقیناً حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کی تصانیف، صلاحیتوں کی تخلیق اور قوت سازی ہی پکار تھی۔ ؎

میری زندگی کا مقصد ترے دین کی سرفرازی

اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ پورے ملک میں دورہ فرما کر تقریر و مناظرہ کے ذریعہ خدمت دین و اشاعت حق کا فریضہ انجام دے رہے تھے تو ساتھ ہی ساتھ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ ممبئی کے اپنے حجرے سے بیٹھے بیٹھے نہایت خاموشی لیکن مدبرانہ و مستعدی باتوں کے ساتھ اپنے قلم کے ذریعہ دین متین و مسلک اہلسنت کی اشاعت کی خدمت انجام دے کر پوری جماعت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے تھے۔ وہ ہر باطل پرست کیلئے ان کا قلم تیر و نشتر بنا ہوا تھا جس کی کسک اور تڑپ آج بھی فرقہ ہائے باطلہ محسوس کر رہے ہیں

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کی علالت کے بعد جب صحت یابی ہوئی تو حضور سید العلماء و سند الکملاء، علامہ مفتی حافظ قاری الحاج ابو الحسین سید آل مصطفیٰ صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ملاقات کے لئے سنی بڑی مسجد مدنپورہ ممبئی کے حجرہ میں تشریف لائے تو ارشاد فرمایا

> مفتی صاحب! اللہ کا فضل ہے آپ کے مرشدان کرام کے صدقہ میں اس خالق مطلق نے آپ کو شفا و صحت عطا فرمائی — آپ بیٹھے بیٹھے بہت کچھ خدمت دین کر رہے تھے، اور اس علالت کے بعد بھی آپ اسی طرح بیٹھے بیٹھے خدمات دینیہ انجام دے رہے ہیں۔ یہ مولائے عز و جل کا بے حد فضل و کرم ہے آپ بیٹھے بیٹھے تصنیف و تالیف کرتے رہیں، ہمارے لئے یہی بہت ہے۔

> ہماری تقریریں تو ناپائیدار ہیں لیکن آپ کی تحریریں تو پائیدار ہیں برقرار رہنے والی ہیں۔ زندہ رہنے والی ہیں۔

میں زندہ ہوں یہ مشتہر کیجئے ؎ مرے قاتلوں کو خبر کیجئے

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تمام تصنیفات کی مجموعی تعداد بہتر (۷۲) ہے، اور یہ کہا جائے کہ یہ بہت تصانیف اہلسنت کے لئے بیش قیمت تحفہ ہوگا۔ گزشتہ اوراق میں جن تصنیفات کا ذکر ہو چکا ان کے علاوہ ابن عبد الوہاب کی کہانی، ثبوت ہلال کے چند طرق، سیوف پیر لنگوٹے ما حنین بابت یا دستگیر، سیف الحسام علی الظلام الرجیم برائے اقوال ایڈیٹر النجم، کفر آکفری کا مباحثہ، قبائح حفظ الایمان والمہند تھانوی کے حمایتی پر شرعی فتویٰ، تحقیق واقعیت المہند اور بہت سی تصانیف جو ایک بار اشاعت ہو کر بعض ایک دوبارہ شائع ہوئی ہیں اور کچھ وہ تصانیف ہیں جو کسی نہ کسی اسباب سے یا ہمارے تساہل و تغافل سے شائع نہ ہو سکی ہیں جیسے فضائل عمر ابن معاویہ، نور الٰہیہ، تنویر الالفاظ، الحجج الکلام فی منع قرأۃ خلف الامام۔ فضائل سیدنا فاروق اعظم، وغیرہ کئی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک عظیم قلمی سرمایہ ترجمہ جامع مسانید امام اعظم جو ابھی تک شائع نہ ہو سکا ہے۔ ابھی حسرت غیر مطبوعہ کتابوں میں سے ایک کتاب سوانح حضرت شیر بیشۂ سنت بنام تاریخی مشاہدۂ مولانا حشمت علی ہے اس وقت آپ کے تصرف میں ہے جو تقریباً ۳۰ برس کے بعد سن ۱۹۹۰ء میں شائع ہو رہی ہے

کتاب جہان شریعت سنت مناظر اعظم مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان
کی سوانح حیات ہے عزم و حوصلہ حرارت، استقامت علی الحق کے جذبہ صادق
سے معمور ایک ریاست کی مجاہدانہ تاریخ ہے۔ یہی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا
ایک یادگار کارنامہ ہے حضرت محبوب ملت کے قوت حافظہ ذہانت و دیانت کا عمل
مرتبہ ہے کہ حضرت نے اس کتاب میں تیس چالیس سال پہلے کے واقعات کو سن و تاریخ
سن و وقت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اس کے علاوہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ کا
یہ خاص وصف و کمال بھی تھا کہ فن تاریخ گوئی پر کامل عبور اور مہارت حاصل
تھی بیٹھے بیٹھے اعداد کو جمع فرما کر تاریخی مادہ مرتب فرماتا اور اس طرح مرتب فرماتا کہ
مقصد ظاہر ہو۔ حضرت کا خاص فن تھا۔ یوں اس کتاب میں آپ کو بے شمار تاریخ
پر نظر آئے گا۔ جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی بارگاہ میں نذر عقیدت پیش کی تو تاریخی مادہ مرتب فرمایا۔ مجدد اعظم
شبلۂ غوث لم یلد کے حساب سے اس کے عدد جوڑیئے تو سیدنا اعلیٰ حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وصال ١٣٤٠ھ برآمد ہوتا ہے شیخ الاسلام
والمسلمین اس کے بھی اعداد ١٣٤٠ھ ہیں۔

حضور امام المتکلمین محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے چہلم شریف
کا اجلاس بمبئی میں آل انڈیا سنی جمعیۃ علماء کی جانب سے منعقد ہوا جس کی صدارت
حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ نے فرمائی اس میں حضرت کا خطبۂ صدارت شائع ہوا
تھا جس میں ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں تاریخی اعداد حضرت نے جمع فرمائے تھے۔
اس خطبۂ صدارت کے دو تاریخی نام حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ نے حضور محدث
اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہجری سن وصال ١٣٨١ھ اور عیسوی سن ١٩٦١ء
دونوں کے حساب سے استخراج فرمائے تھے۔ دونوں ہی ناموں سے
حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظیم شخصیت کے دو رخ اجاگر ہوتے ہیں
اس خطبۂ صدارت کا پہلا تاریخی نام ہے مشعل محدث اعظم حکیم

اور دوسرا تاریخی نام ہے مسند شاہ خطابت

علم درس و خطابت دونوں حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان
کی وراثت میں ہیں کہ مثال نہیں ملتی۔ افسوس کہ اس خطبۂ صدارت کی ایک بھی کاپی
میرے پاس فائل میں نہیں ہے۔ ورنہ حقیقت و محبت کے جذبات سے معمور یہ خطبۂ صدارت
قابل مطالعہ ہے۔ اور اس کا ثبوت ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان کس قدر خلوص و محبت کا
جذبہ تھا۔

جانشین حضور مفتی اعظم ہند مخدوم گرامی مرتبت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر
رضا خان صاحب قبلہ ازہری مد ظلہم الاقدس صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے والد
محترم مفسر اعظم ہند حضور الحاج مفتی محمد ابراہیم رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی
رضوی قادری عرف جیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال قدس بریلی شریف میں ہوا
اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ نے دو تاریخی مادہ مرتب فرمائے۔ دیکھئے کہ حضرت
نے کس طرح مختصر جملوں میں سن وصال ظاہر کیا ہے۔

(١) سیدنا ابراہیم رضا (٢) رفت جنت نبیرۂ مرشدی

١٣٨٥ھ — ١٩٦٥ء

حضرت جیلانی میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں اور حضرت محبوب ملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں لہٰذا اس نسبت سے کتنا پیارا تاریخی
مادہ ہے۔ رفت جنت پیر شہ کی

اسی طرح اس کتاب میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ کے سن وصال
١٣٩٠ھ کے تاریخی مادے ستاروں کی طرح درخشاں ہیں۔ ان تاریخی مادوں کو
حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ نے جس طرح منظوم میں ترتیب دیا ہے کہ لطف
دو بالا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب نبی کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم
کا بے حد بے حساب فضل و کرم ہے کہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کا یہ تاریخی علمی کارنامہ
زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ چونکہ تیس برس بعد
اس کی یہ پہلی اشاعت ہے اس طویل عرصہ میں نہ جانے ہمارے کتنے اکابر علماء
کرام رخصت ہو گئے۔ اس کتاب میں جہاں جہاں حضرت محبوب ملت نے ان علماء
اہلسنت کا ذکر کیا ہے میں نے حاشیہ پر ان حضرات کرام کا بھی مختصر ذکر کر دیا ہے
اور جہاں کچھ باتیں تشریح طلب تھیں ان کی وضاحت بھی حاشیہ پر کی ہے
تصحیح کی بھی حتی الامکان کوشش کی ہے پھر بھی بشر ہی ہوں غلطی اور
خطا ممکن ہے۔ لہذا اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم اطلاع دیں تاکہ
آئندہ اس کی تصحیح ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

محب سنیت پیکر قوم وملت، حبیب شیر بیشۂ سنت، فدائے سرکار غوث
جاں نثار رضویت خادم سید بہاء الدین ارحمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین محترم
و مکرم جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب قادری رضوی، حشمتی
کے ہم شکرگزار ہیں کہ ان کے قیمتی تعاون سے یہ سوانح شیر سنت طبع ہو کر
منظر عام پر آ رہی ہے۔ مولا تعالیٰ کرم ... کے صدقہ میں حاجی صاحب محترم کو
دارین میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ ان کے کاروبار کو ترقی دے۔ ... یہ ہمیشہ
رہیں پھلتے پھولتے رہیں اور اسی طرح خدمت دین متین کرتے رہیں۔ آمین ثم آمین
ان کے علاوہ محب سنیت، ناشر دین حق محترم جناب الحاج عبد الخالق حشمتی
صاحب جنرل سکریٹری سنی جمعیۃ العلماء مہاراشٹر کا مشکور ہوں کہ موصوف نے اپنے
قیمتی مشوروں سے ہر ہر قدم پر نوازا۔ خوش نویس محترم جناب شمس صاحب سیوانی
کا جنہوں نے صبح و شام کتابت کر کے وقت پر کتاب شائع کرنے میں مدد کی۔
محب گرامی جناب عبد الوحید صاحب قادری رضوی اعظمی جن کی صبح و شام کی
دوڑ دھوپ کے بعد ہم اس کتاب کو شائع کرنے کے لائق ہوئے اور اپنے حق میں

احباب و رفقائے اہلسنت کا بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے اس دعائیہ شعر کے
ساتھ ہم رخصت ہو رہے ہیں۔

دل شاد و بامراد رہیں ہم پیالہ مرے
آباد حشر تک ہیں سب قدردان مرے
آسیب روزگار سے مولیٰ انھیں بچائے
ایمان و سنیت کا صحیح راستہ چلا سکے

آمین ثم آمین بجاہ سید طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلی آلہ و صحبہ اجمعین
آئیے اب اصل کتاب کی طرف بڑھیں

دعاؤں کا طالب خادم سنیت

محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

خطیب سنی بڑی مسجد ۱۲۶ ایم آزاد روڈ مدنپورہ بمبئی ۸
۱۹ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ مطابق
۳ جولائی ۱۹۹۰ء
بروز جمعہ مبارک

آغاز

سوانح بشیرِ سُنّت

بنام تاریخی

مُشاہدۂ لسانِ علی موحشمت

۱۰ ــــ ھ ــــ ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق لامۃ دینہ من اصطفاہ من العلماء الاعلام واقدرھم علی رفع شأن الحجج ونصب البراھین علی من خالفھم من الانام والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولانا وحبیب وشفیعنا محمد الذی نعمۃ اللہ ناھیک ودین الحق وتمم بذلک حسن قیام وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام الذین اقتدوا بہ فی کل حال و مقام۔

اللھم صل علی محمد وسلم اللھم صل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ الذین بھم کرما۔

"موت العالم موت العالم الجمیع"

۸ ــــ ھ ــــ ۳

قرآن علیم میں اللہ تعالیٰ نے علم کی تعریف فرمائی ہے۔ ارشاد فرمایا ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون کیا علم والے اور بے علم والے برابر ہو سکتے ہیں۔ اور دوسری جگہ درجات علم بیان کیا۔ حدیث شریف میں ہے ــــ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اگر تم نہیں جانتے تو علماء سے پوچھ لو۔ اہل علم کو صدقہ اور ان کے ورثہ کی حیثیت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت و عظمت حاصل ہے اس فانی دنیا میں جہاں کی ہر چیز فانی اور زوال پذیر ہے، حضرات علمائے کرام کو آتے ہیں۔ جب عب م دے کر اللہ تعالیٰ کو تشریف لے جاتے ہیں۔

علامات قرب قیامت میں بتایا گیا ہے کہ علماء اٹھا لئے جائیں گے یہ حضرات علمائے کرام اس دنیا سے چلے جاتے ہیں وہ اپنے دین کا رنگ چھوڑ جاتے ہیں جس سے امت کو ان کی یاد باقی رہتی ہے۔ ان علماء دین کے متعلق

فرمانے کو عالَم کی موت کہا گیا ہے یہ حضرت کرم وعدہ حبیب کی موت کے بعد حیات
تازہ در عقب رکھتی ہے [illegible] ہیں۔ ان کی موت کی شان یہ بتائی گئی ہے کہ

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ان کی موت ایک
پل ہے جس سے گزر کر پیارا پیارے سے ملتا ہے۔

آج ہم ایک عاشق رسول سراج العقول کے غم ہجر و فراق میں مغموم و محزون ہو رہے
ہیں جس سے حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت تاج الفحول اکابر رئیس العلماء الراسخین شیخ الاسلام والمسلمین
مولانا مولوی حافظ قاری مفتی الحاج الشاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان قادری
برکاتی [illegible] بریلوی **رضی المولیٰ الرحمٰن ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**
کے وصال شریف کے بعد سب کی امیدیں وابستہ تھیں [illegible] "رگ کشتی"۔ [illegible] کی
[illegible] دیوبندیوں [illegible] ندویوں۔
[illegible] وہابیوں، دیوبندیوں کے قلعوں میں جس نے زلزلے ڈال دیئے۔ جنہوں نے
[illegible] وہابیوں سے ناک چنے چبوا دیئے۔ آریوں عیسائیوں کو جس نے دم بخود کیا
دیوبندیوں کے "چھوٹی والے" [illegible] کو لاجواب و ساکت و صامت کر دیا
قادیانیوں، مرزائیوں، رافضیوں کو مبہوت بنا دیا [illegible] متصوفہ ملاحدہ کا
پردہ چاک کیا [illegible] پالیسی پارٹی کا ناطقہ بند کیا۔ [illegible]
[illegible] جس نے دین کو [illegible] اور لاکھوں
روپیوں کی دولت پر ٹھوکر مار کر کلمۂ حق بلند کیا۔ جو کسی دنیوی [illegible] اقتدار
و وجاہت سے کبھی مرعوب نہ ہوا جس نے ہندوستان [illegible] کاٹھیاواڑ
گجرات [illegible] بہار، بنگال، برما، رنگون کے کونے کونے میں علم سنیت
بلند کیا جس نے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ [illegible] وصال شریف
کے بعد تقریباً چالیس برس تک مذہب مہذب اہلسنت کی خدمت اور مسلمانان اہلسنت
کی نصرت و حمایت [illegible] وہ حضرت [illegible]

یعنی شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت، عالم شریعت، واقف اسرار طریقت
امام المناظرین [illegible] علامہ مولانا حشمت علی
خان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلیہ
رحمۃ رب العالمین عز وجل [illegible] کے
[illegible] شیر بیشۂ سنت [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] اعلیٰ حضرت [illegible]
[illegible] وہ لعاب شیر بیشۂ سنت [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہوں۔

حشمت العجم مولانا محمد حشمت علی خان صاحب

کی سوانح حیات [illegible]
مرتب کرنے کی خواہش تھی کیونکہ ان کی نگاہ عقیدت [illegible]
قریب قریب [illegible] ہوتی ہے۔ پھر بھی [illegible] کا شدید
[illegible] ہے کہ **حالات مولوی حشمت علی** [illegible] مرتب کروں [illegible]
حیات طیبہ مولانا حشمت علی [illegible]
[illegible] اللہ عز وجل اور اس کے محبوب مولانا محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فضل و کرم سے صاحب [illegible] شیر بیشۂ سنت [illegible]
کے حالات قلم بند کر رہا ہوں

"جذبۂ محبت صادقہ"

جذبۂ حب رسول و فدائیت کا ایک واقعہ [illegible]
[illegible] امام المتکلمین حضرت مولانا [illegible]
[illegible] سید محمد صاحب [illegible] کچھوچھوی محدث اعظم [illegible]
[illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ایک [illegible]

[illegible]

بیان فرمایا کہ حضرت میرے ساتھ ایک مدرسہ میں مدرس تھے۔ مولوی کی خدمت میں [illegible] ایک
مجلس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت فلاں فلاں [illegible] مولوی آپ کی حق گوئی اور
علمیت کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان
رونے لگے اور بہت گریہ فرماتے تھے تو میں نے کہا مولانا آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کے
مخالف آپ کا لوہا مانے ہیں آپ کا علم ان کو بھی تسلیم ہے اور یہ خبر لانے والے لوگ نہیں
بلکہ آپ کے مخلص ہیں یہ تو خوشی کا موقع ہے رونا کیسا؟ حضرت شیر بیشۂ سنت
رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔ حضور [illegible] میری تمنا اور کوشش تو یہ ہے کہ جس دن میں
عداوت رسول ہو اس دن میری پکڑ ہو اور میری [illegible] عمل [illegible] یہ ہے اس مظہر
اعلیٰ حضرت [illegible] کا جذبۂ عقیدت [illegible] جو [illegible] کی شان کسی صاحب دل
اہل دل سے [illegible] کا مرتبہ معلوم کیجیے وہ آپ کو بتائے گا کہ یہ کیسی عظیم شخصیت
تھی۔ [illegible] آج وہ ہم سے روپوش ہیں۔

حالات مولوی حشمت علی

آپ لکھنؤ میں حضرت مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کے آستانۂ مقدسہ کے قریب [illegible] الفضل گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ
نسب یہ ہے۔ محمد حشمت علی خان

بن [illegible] محمد [illegible] علی خان [illegible] برکاتی [illegible] رسول
ابن محمد حیات خان
ابن محمد سعادت خان
ابن محمد [illegible] خان علیہم الرحمۃ

والد ماجد علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے ۱۸۵۷ء کے غدر کے ہنگاموں میں [illegible]
صاحب مرحوم کے پاس [illegible] کا عدت شجرۂ نسب [illegible] معاملات [illegible]
جات [illegible] ہوگئے۔ [illegible] صاحب آفریدی [illegible] قوم [illegible] افسر [illegible]

چند کا [illegible] صاحب [illegible] کے عہد میں [illegible] کے حفظ [illegible] آپ کو حضرت
مولوی [illegible] صاحب کی [illegible] شریف [illegible] لکھنؤ میں [illegible]۔ [illegible] قریب [illegible] حضرت
مولانا محمد [illegible] رحمۃ [illegible] کا جو [illegible] سلطان عالمگیر اورنگ زیب [illegible]
کے [illegible] کی تصانیف میں نور الانوار اور تفسیر احمدی مشہور ہیں [illegible] حضرت ملا صاحب
کے [illegible] کچھ [illegible] محمد [illegible] صاحب محمد سعادت خان صاحب [illegible]

محمد حیات خان صاحب [illegible] ایک [illegible] میں [illegible]
[illegible] محمد [illegible] علی خان صاحب [illegible] قادری [illegible] فرماتے تھے [illegible]
[illegible] بہت ہی کم عمر تھے [illegible] محمد [illegible] خان صاحب
کا [illegible] قادری [illegible] لکھنؤ [illegible] تھے [illegible]
[illegible] کے لکھنؤ [illegible] کو [illegible]
[illegible] کچھ [illegible] گئیں [illegible]
[illegible] تقریباً [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] صاحب محمد حیات [illegible] صاحب [illegible] اولاد میں [illegible]
[illegible] اولاد [illegible] حقیقی [illegible]
آپ ہی [illegible] صاحب [illegible] محمد [illegible] علی خان صاحب [illegible]
[illegible] سب [illegible] تھے [illegible] کا [illegible] تھے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
کی صاحبزادی سے ہوئی [illegible] محمد [illegible] علی خان صاحب کی [illegible] صاحب [illegible]
صاحب [illegible] ضلع [illegible] کی [illegible] سے [illegible] شیر بیشۂ سنت
[illegible] کا شرف [illegible]
[illegible] محمد [illegible] صاحب مرحوم کے [illegible] پانچ [illegible]
[illegible] ہوگئیں اور [illegible] بیٹے محمد حشمت علی خان صاحب
[illegible] لکھنؤ میں [illegible]

میاں نے فرمایا کہ حضرت میرے ساتھ ایک جلسہ میں مدعو تھے۔ جلسہ کی صدارت میں [illegible] ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت فلاں فلاں دیوبندی مولوی آپ کی حق گوئی اور علمیت کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان رونے لگے اور بہت گریہ فرمانے لگے تو میں نے کہا مولانا آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ آپ کے مخالف آپ کا لوہا مان گئے آپ کا علم ان کو بھی تسلیم ہے اور یہ خبر لانے والے تو ہمیں بلکہ آپ کے محب و مخلص ہیں یہ تو خوشی کا موقع ہے رونا کیسا؟ حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔ حضور والا میری تمنا اور کوشش تو یہ ہے کہ جس دل میں عداوت رسول ہو اس [illegible] میں میری یاد اور میری جلوہ [illegible] نہ ہو۔ یہ ہے اس مظہر اعلیٰ حضرت [illegible] کا جذبۂ عقیدت اور عشق رسول کی شان۔ کسی صاحب اہل دل سے اس درجہ کا مرتبہ معلوم کیجئے وہ آپ کو بتائے گا کہ وہ کیسی عظیم شخصیت تھی جو آج وہ ہم سے روپوش ہیں۔

حالات مولوی حشمت علی

آپ لکھنؤ میں حضرت مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانۂ مقدسہ کے قریب فرید النسل گھرانے میں تولد ہوئے آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ محمد حشمت علی خان

ابن ابو الحفاظ محمد نواب علی خان صاحب [illegible] قادری برکاتی [illegible] رضوی

بن محمد حیات خان

بن محمد سعادت خان

ابن محمد خان علیہم الرحمۃ

[illegible] والد ماجد علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے ہنگاموں میں [illegible] صاحب مرحوم کے پاس سے سب کاغذات شجرۂ نسب [illegible] ضائع [illegible] ہو گئے۔ [illegible] صاحب [illegible] روزہ [illegible]

آپ کا روزانہ معمول [illegible] کے حضور میں [illegible] والد ماجد [illegible] آپ کو حضرت مولوی میاں صاحب کی انگیٹھی شریف [illegible] میں [illegible] تھیں۔ [illegible] حضرت مولانا محمد حبیب [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ کا [illegible] سلطان عالمگیر [illegible] علیہ الرحمہ کے [illegible] تفسیر احمدی مشہور ہیں [illegible] حضرت ملا صاحب [illegible] محمد سعادت خان صاحب [illegible]

محمد حیات خان صاحب [illegible]

والد ماجد ابو الحفاظ محمد نواب علی خان صاحب قادری [illegible] فرماتے تھے ہم [illegible] بہت [illegible] سب [illegible] محمد [illegible] ہم سب [illegible] بہت [illegible] کچھ زمین [illegible] اور کچھ [illegible] بطور [illegible] جس میں [illegible] حضرت [illegible] والد صاحب محمد حیات خان صاحب کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے جناب [illegible] علی خان صاحب تھے [illegible] تمام [illegible]

آپ ہی کا نام تھا [illegible] والد صاحب ابو الحفاظ محمد نواب علی خان صاحب [illegible] بہت [illegible] تھے [illegible] صاحب [illegible] لگ گئے تو [illegible] خان صاحب کی [illegible] کے [illegible] صاحب [illegible] کی صاحبزادی سے ہوئی [illegible] محمد نواب علی خان صاحب کی [illegible] صاحب [illegible] صاحبزادوں سے [illegible] شیر بیشۂ سنت

دائم [illegible] کا شرف [illegible]

بڑے [illegible] جناب محمد [illegible] علی خان صاحب مرحوم [illegible] پانچ اولادیں چھوڑیں [illegible] بڑے بیٹے محمد [illegible] علی خان صاحب

[illegible] لکھنؤ میں [illegible]

صاحب اولاد اور حیات ہیں۔ سنجھلی بیٹی دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑ کر فوت ہوئیں۔
چھوٹے بیٹے مولانا محمد اشتیاق علی خاں صاحب قادری برکاتی قاسمی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] سے چھوٹی بیٹی کا عقد [illegible] سے ہوا تھا جو ایک بیٹی اور ایک بیٹا
محمد [illegible] عرف [illegible] مرحوم کو چھوڑ کر شب چہار شنبہ سوا تین بجے ٢٧
جمادی الآخر [illegible] کو لکھنؤ میں فوت ہوئیں۔ فقیر نے [illegible] مادہ تاریخ وصال
معمور لہا بنایا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کا نام [illegible] محترم علیہ الرحمہ محمد حشمت علی
رکھا اور حضرت [illegible] مولوی [illegible] وقت [illegible] سلام [illegible] رسول صاحب
قادری برکاتی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد صدیق نام رکھا۔ بریلی شریف میں حضور
سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد تفصیل واقعہ
آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت اپنا اسم ولادت [illegible]
سے بیان فرماتے تھے "سگ بارگاہ بغداد" رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

رسم بسم اللہ خوانی

حضرت شیر بیشۂ سنت کی تقریب بسم اللہ خوانی بڑی شان سے منائی گئی
اور [illegible] مولوی [illegible] صاحب علیہ الرحمہ نے بسم اللہ پڑھائی [illegible] اس کے بعد
[illegible] قرآن عظیم جناب حافظ [illegible] علامہ [illegible] صاحب
ٹونکی سے پڑھا۔ پھر مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں داخل ہوئے [illegible] قرآن عظیم
حافظ [illegible] سے پڑھا۔ حضرت فرمایا کرتے تھے [illegible]
[illegible]

[illegible] سال کی عمر [illegible] حضرت نے قرآن کریم حفظ کیا [illegible] حفظ قرآن [illegible]
تقریباً [illegible] سال [illegible] مدرسہ [illegible] فرقانیہ کے تمام چھوٹے بڑے طلبہ [illegible]

٭ [illegible] محترم کا [illegible] سال [illegible] لکھنؤ میں [illegible] سال ہو [illegible] منصور [illegible]

مدرسین کو شیرینی تقسیم کرائی۔ غریبوں اور محلہ بھر میں مٹھائی تقسیم ہوئی پھر ایک دن محفل
میلاد شریف منعقد ہوئی اور ضیافت کا اہتمام ہوا۔ مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں آپ کی
دستار بندی ہوئی حضرت سے [illegible] اور حضرت سیدی مخدوم شاہ [illegible] رضی اللہ عنہ
[illegible] کے [illegible] مسجد میں قرآن عظیم سنایا۔

مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے تمام طلبہ میں حضرت عقل فہیم ذکی ذہین مشہور تھے
قرآن عظیم حفظ کے بعد آپ فارسی اور تجوید کے حصول میں مشغول ہوئے فارسی میں
آپ کے استاذ مولوی محمد حسین لکھنوی تھے اور قرأت میں آپ کے استاذ قاری
محمد صدیق صاحب [illegible] تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے تجوید میں روایت حفص
کا امتحان [illegible] اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے۔ سالانہ امتحان میں دستار بندی ہوئی اور سند
ملی [illegible] سے قرأت سبعہ کا امتحان دیا اور [illegible] تمام [illegible] الفاظ کے
[illegible] قاری عبد الرحمن الہ آبادی نے اعلیٰ نمبر دیئے [illegible] سالانہ امتحان میں بھی آپ کی بہت تعریف بیان
کر کے دستار بندی کی اور سبعہ کی سند دی۔ [illegible] آپ کو فرصت [illegible]
[illegible] حضرت کی بابرکت [illegible]
حضرت [illegible] مولانا [illegible] فیض سے [illegible] ابو الفضل [illegible] دو سال
[illegible] کیا [illegible] مشہور خطاط جناب منشی شمس الدین صاحب [illegible]
آپ کے استاد تھے۔ مدرسہ فرقانیہ کے تمام مدرسین و مہتمم صاحب آپ پر بہت
مہربان تھے۔ مولانا عین القضاۃ صاحب آپ کو اپنے مدرسہ کا آفتاب کہا کرتے تھے
اور مولانا صاحب نے آپ کا [illegible] ماہانہ وظیفہ بھی مقرر کر دیا تھا اور جب
میزان الصرف شروع کی تو [illegible] روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔ میزان الصرف وغیرہ تک
آپ کا [illegible] مولوی قادری [illegible] کا مرید تھا جس نے وہابیت سے
متعلق مسائل سکھائے اور شرک و بدعت کہنے تک مائل کر دیا۔

اس دوران میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ نے ایک روز والدہ ماجدہ
مرحومہ مغفورہ کے [illegible] کتاب تمہید ایمان تصنیف مصنف حضور پرنور [illegible]

سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی جو تیرہ سلام حضرت شاہ وصی احمد محدث سورتی
صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے والد صاحب کو کی تھی کہ یہ بیعت مبارک کتاب سے
لکھو حضرت مولانا جب بھی لکھنو تشریف لاتے تو والد محترم علیہ الرحمہ کے پاس ضرور
ملاقات کے لئے آتے اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے لئے خصوصاً اور سب بچوں کے لئے دعائیں
فرماتے۔ حضرت علامہ محدث سورتی صاحب قبلہ نے ہی میرا نام محمد فاروق اور چھوٹے
بھائی مرحوم کا نام محمد عمر[2] رکھا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے تقویۃ الایمان شریف پوری پڑھی اور وہابیہ
دیوبندیہ کی حمایت سے گھر پہنچ کر توبہ کی۔ والد صاحب اور عم محترم کو اس سے بڑی خوشی ہوئی
جب حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ عنہ پیچکر مدرسے پہنچے تو آپ
سنیوں کے ایک مناظر کی حیثیت میں تھے۔ مولوی محمد جان صدر مدرس مدرسہ
مرید و خلیفہ گنگوہی جی کے پاس گئے اور بعض مسائل پر گفتگو شروع ہوئی اور آپ نے
محمد جان کو لاجواب کیا۔ معلوم ہوا کہ سبق کا سارا وقت اسی بحث میں ختم ہوگیا۔ اب روزانہ ہی
بات چیت ہونے لگی۔ محمد جان اسے بری حقیقت سمجھتے گئے۔ ایک روز مولانا عین القضاۃ صاحب
سے موقع پاکر شکوہ کیا۔ مولانا نے حضرت کو بلایا اور گفتگو سن کر محمد جان کو کہا کہ
جو ہمارے یہاں ہیں اور ذکی طالب علم ہے آپ ان باتوں کو کس سے کیوں چھیڑتے ہیں۔ یہ بچہ ہے
مگر یہ طریقہ اختیار کیا کہ ساتھیوں سے چھیڑ کرتے اور خود محمد جان چودھری بن جاتے۔

سلسلۂ عالیہ رضویہ میں داخل ہونا

عالم شباب ۱۳۳۲ھ میں حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا مولوی الحاج مولوی حامد رضا خاں

۱۔ برادر حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ ہیں جن کا نام ان کے والد ماجد ابو المحامد محمد محبوب علی خان
صاحب علیہ الرحمہ نے محمد محبوب علی خان رکھا تھا۔

۲۔ حضرت شیر بیشۂ سنت اور حضرت محبوب ملت کے مرشد بھائی حضرت علامہ مولانا ابو النصر
عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب مدرسہ عبد الرحمن کا ۱۹۵۹ء میں وصال ہوا۔

صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور صدر الشریعہ حضرت مولانا مولوی الحاج حکیم ابو العلیٰ
محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کام سے لکھنؤ تشریف لائے اور قیام
فرمایا۔ جب حضرت نور اللہ مرقدہ کے ساتھ حضرت شیر بیشۂ سنت بھی قیام گاہ پر حاضر ہوئے
اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی تمنا ظاہر کی۔ حضرت
حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ اور صدر الشریعہ نے فرمایا کہ فی الحال آپ وکالتاً حضرت مولانا امجد علی صاحب
کے ہاتھ پر بیعت ہو جائیں اور پھر جب آپ حضور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں
تو تجدید بیعت دست مبارک پر کرلیں۔ تو والد محترم نے دونوں حضرات کو دعوت دی۔
غریب خانہ پر یہ دونوں حضرات تشریف لائے۔ ماحضر تناول فرمانے کے بعد حضرت
شیر بیشۂ سنت حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر وکالتاً بیعت ہوئے
اور اس کے بعد جلد ہی بریلی شریف حاضر ہوکر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی۔ اب شیخ کامل کی نگاہ کرم کا فیضان کہ آپ کا
رنگ اور تیز ہوگیا۔ اور مدرسہ کے دیوبندی طلبہ و مدرسین کو مزید لاجواب و شکست
خوردہ بنتے گئے۔ جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت حضور اعلیٰ حضرت سے
بیعت ہوگئے تو پھر ایک دیوبندی مدرس بگل کر ایسے آتش بازی ہو گئے اور سب مدرسہ میں
اعتراضات کی بوچھار ہونے لگی۔ مگر آپ ہی خداداد ذہانت و فطانت
مجدد اعظم سے ان تمام اعتراضات کا رد بلیغ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ تعلیم کا سارا وقت
صدر مدرس صاحب اس کوشش میں گزرنے لگے کہ کسی طرح آپ کو وہابی دیوبندی بنا لیں (معاذ اللہ)
حضرت نے جب تعلیم کا حرج ہوتے دیکھا تو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ واقعہ لکھا۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے تحریر فرمایا فوراً آجاؤ یہاں سب انتظام ہو جائے گا۔ آپ کے بریلی شریف
جانے کی خبر مولانا عین القضاۃ صاحب کو ہوئی تو آپ نے والد صاحب قبلہ اور حضرت
دونوں کو بلایا۔ اور حضرت سمجھایا کر رہیں اور محمد جان بے علم ہے یہاں درس نظامی کا نام
ہے میں درس کے بجائے پچیس روپے ماہوار وظیفہ دیا کروں گا۔ مگر والد محترم اور

حضرت نے اس کو منظور فرمایا۔

بریلی شریف میں برائے طلبِ علم

۱۳۳۲ھ میں آپ بریلی شریف حاضر ہوئے اور حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ اہلسنت منظر اسلام میں آپ کی تعلیم شروع ہوئی اور شیخ کامل کی نگاہ کرم و فیض صحبت سے آپ دن بدن ترقی کرتے رہے اصل میں یہی آپ کی ترقیات کا دور تھا۔ مدرسہ میں پڑھتے اور مسجد بی بی جی صاحبہ میں امامت فرماتے۔ اسباق و مطالعہ و امامت کے علاوہ اکثر آپ کا وقت حضور پُرنور سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرکت میں گزرتا [illegible] حضرت [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اسی دور میں آپ نے لکھنؤ [illegible] حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] اعلیٰ حضرت قبلہ کی دعوت پر جبل پور تشریف لے جا رہے ہیں [illegible] والد محترم [illegible] لکھنؤ اسٹیشن پر ٹرین کے وقت جا کر حضور اعلیٰ حضرت سے بیعت کر لیں۔ اطلاع ملنے پر [illegible] حاضر ہوئے۔ [illegible] محمد [illegible] دوسرے دو بھائی محمد [illegible] اور محمد [illegible] ایک جم غفیر [illegible] حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ دستخط فرما کر تحریر [illegible] والد صاحب قبلہ کے [illegible] ہیں۔ للہ الحمد

ہ مصنف کی [illegible] حضرت محبوب ملت [illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ [illegible] حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت فرمانے کے بعد [illegible] ان میں حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ [illegible] حضور اعلیٰ حضرت [illegible] کے دستخط کے ساتھ [illegible] تاریخ [illegible] ۱۹ [illegible]

امام مناظرین کا پہلا مناظرہ

۱۳۳۷ھ میں [illegible] مولوی [illegible] عالم سرائی [illegible] مناظرہ [illegible] حضور سیدی اعلیٰ حضرت قبلہ کو لکھا کہ کوئی عالم مناظر بھیجئے۔ فلاں تاریخ کو جامع مسجد میں مناظرہ ہے [illegible] عالم سرائی [illegible] حاضر ہوگا۔

[illegible] شیر بیشۂ سنت حضور اعلیٰ حضرت کے حلقہ درس [illegible] عرض کیا کہ سرکار اگر ارشاد ہو تو یہ فقیر اس مناظرہ کے لئے چلا جائے اور حضور والا کی مبارک دعاؤں سے [illegible] عالم سرائی پر فتح پائے۔ ارشاد فرمایا جب مناسب ہے آپ جائیے۔ پھر [illegible] حفظ الایمان والی عبارت کفریہ کے متعلق کچھ [illegible] دعائیں دیں اور [illegible] عطا فرما کر رخصت کیا۔ رات کی گاڑی سے حضرت روانہ ہوئے۔ صبح [illegible] اسٹیشن [illegible] کرتے ہوئے سیدھے جامع مسجد پہنچ گئے فجر کی جماعت میں شریک ہوئے۔ بعد نماز آپ بیٹھے ہوئے تھے [illegible] حضرت [illegible] عالم مناظر اہلسنت کے استقبال کو گئے تھے [illegible] جامع مسجد کے امام صاحب نے [illegible] حضرت سے کہا کہ حضرت! آج ۹ بجے مناظرہ ہے [illegible] گاڑی سے بھی کوئی مناظر صاحب نہیں آئے۔ میدان مناظرہ میں کیا ہوگا دوسری گاڑی دوپہر کو [illegible] شیر بیشۂ سنت جو تمام گفتگو سن رہے تھے ارشاد فرمایا۔ آپ لوگ کیوں پریشان ہیں میں حاضر ہوں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے مجھے بھیجا ہے۔ امام صاحب اور دوسرے [illegible] دیکھا کہ ایک نو عمر طالب علم ہیں۔ بولے جناب آپ [illegible] تجربہ کار [illegible] مولوی سے کیا مناظرہ کریں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ لوگ گھبرائیے نہیں فقیر تو کچھ نہیں مگر [illegible] کا ہاتھ سر پر ہے اور جس کے دامن میں ہوں ان کی مبارک دعائیں شامل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات دیکھ لیں گے [illegible] اور میدان مناظرہ میں حق کا پرچم لہرائے گا۔ [illegible] کے بعد [illegible] لوگوں کو کچھ سکون و اطمینان ہوا۔ ناشتہ [illegible]

پھر حضرت جامع مسجد تشریف لائے۔ ... کی حفاظت ... میاں وہاں کھڑی جماعت
پر مناظرہ شروع ہوا۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس طرح ان کو دلائل میں جکڑا کہ وہ
تحریر کا ... مانگنے لگے دیوبندی مولوی آپ کی تیسری ہی تقریر کے جواب میں کچھ نہ کہہ سکے
بھی ... تک ... ہو ... بیٹھا رہا۔ اور حضرت بار بار جواب کا مطالبہ
فرماتے رہے مگر جواب دینے کے بجائے خاموش رہے اپنے جلسہ سے کہا کہ میں ... اٹھ کر
اور چلو ... گریزاں کرتے ہوئے بھاگ گئے۔ سنیوں نے نعرہ تکبیر و نعرۂ
رسالت لگائے حضرت نے ... تمام صاحب ... اور سب کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام
پڑھیں۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد دعا ہوئی۔ سنیوں نے فتح مبین کی مبارکباد دی۔ اور فتح
وکامرانی کے ساتھ ... مناظرہ ختم ہوا۔ مسلمانان اہل سنت ... کی جانب سے
تہنیت و مبارکباد کے تین جلسے مقرر کئے گئے جس میں حضرت کے بیانات ہوئے
اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں نے توبہ کی۔ والحمد للہ رب العالمین

بعض نے اس مناظرے کی تاریخ نکالی مناظرۂ چاند پور ... اہل سنت کی ... دوسری تاریخ نکالی مناظر نو بہار ... اس مناظرہ کی ... ہو گئی

اہل سنت و جماعت کے حضرت ... فتح و کامرانی کی خوشی میں تھے ... سرائے ... کی کہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ ... اہل علم ... ہو ... [illegible] ... بہت ... ہوئے ... صلیت کا جنازہ نکل گیا وغیرہ ... اس خط پر مختلف ... کے مشہور سنیوں کے نام سے دستخط کر کے ... حضور اعلیٰ حضرت کو روانہ کیا۔

تین مہینوں کے بعد ... کے سنیوں نے ... کامیابی کا ... کو رخصت کیا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت جب بریلی شریف پہنچے ... حضور سیدی اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت ... میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا ... سے مشرف ...

سرور ہوئے اور کہا ... مناظرہ عرض کرنا چاہتے تھے حضور اعلیٰ حضرت نے مسکراتے
ہوئے ... فرمایا کہ جب اس کو ... پڑھ سکتے ... تھے ہی حضرت
شیر بیشۂ سنت ... سے دوبارہ ... پہنچے۔ ... کے
... مناظر قوم کو دیکھ کر جمع ہوئے ... مسرت
ہوگئی ... مستی جمع ہو گئے آپ نے ... اور ... کا
... تمام حاضرین ... ملامت کی ... جو قوم
اپنے ... کو ... مارے ... جھوٹ ... اہل سنت نے
... مناظرہ عجائز نہاد لکھی اور ... کی ... مناظرہ
... کی ... اور دستخط کئے ... اور ... سنیوں
کو یہ خط ... حضرت کے ساتھ بریلی شریف بھیجا۔ اب حضرت شیر بیشۂ
سنت حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام و قدم بوسی کے بعد
ایک کنارے بیٹھ گئے ... یہ عریضہ پیش کیا۔ جیسے ہی ... واقعات
عرض کئے تمام ... کو حضور اعلیٰ حضرت نے ... فرمایا ... تبسم کیا
حضرت شیر بیشۂ سنت کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ماشاء اللہ

آپ ابوالفتح ہیں

قریب بلایا اور خود کھڑے ہو کر حضرت کو سینۂ اقدس سے لگایا اپنا عمامہ مبارک
حضرت شیر بیشۂ سنت کے سر پر رکھ دیا ... جبہ شریف عطا فرمایا ... روپے
نقد عطا فرمائے

روحانی بیٹا

اس کے بعد حضور اعلیٰ حضرت ... کا ... طلب فرما کر اپنے قلم سے تحریر
فرمایا کہ "حشمت علی میرا روحانی بیٹا ہے ... میں
اس کا ... وظیفہ مقرر کرتا ہوں"

اس فرمان کا صحیح منشا و مطلب تو وہ امام اہلسنت مجدد اعظم ہی بیان فرما سکتے ہیں۔
ہاں لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے ولی را ولی می شناسد ولی کو ولی ہی پہچان سکتا ہے کہ
علوم اسرار سینہ ملائے ہیں۔ اس مرشد کامل و محقق و مدقق نے اپنے اس ہونہار روحانی فرزند کے
سینہ میں کیا ودیعت فرمایا اور اس کو کس مرتبہ پر فائز فرمایا

حضور اعلیٰ حضرت کی رفاقت بھوالی میں

۱۳۳۸ھ کا رمضان شریف آنے والا تھا اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو ضعف و نقاہت کی زیادتی تھی مئی جون کی گرمیوں میں رمضان شریف کا مہینہ پڑتا تھا۔ احباب و مخلصین نے عرض کی کہ اس سال سرکار کو ضعف زیادہ ہے، روزوں کا فدیہ ادا کردیں۔ جب احباب کا اصرار شدید ہوا تو ارشاد فرمایا۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ رمضان کا مہینہ پہاڑ پر گذار دوں۔ صداقت کا فضل و کرم ہے کہ میں رمضان شریف کے روزے رکھنے پہاڑ پر جاکر قیام کرسکتا ہوں اور روزہ کے … مشقت کر سکتی ہوں تو کیوں نہ رمضان کا مبارک مہینہ پہاڑ پر گذاروں اور روزہ رکھنے کا شرف حاصل کروں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ صوفی عنایت حسین صاحب سوداگر صدر بازار نینی تال کو لکھ دیا جائے کہ ایک مکان بھوالی نینی تال میں کرایہ پر لے لیا جائے۔ وہاں کا روپیہ بھی بھیج دیئے جائیں۔ پھر حضرت شیر بیشۂ سنت کو بلاکر ارشاد فرمایا کہ آپ کو میرے ساتھ ماہ رمضان میں بھوالی چلنا ہے۔ حضرت نے مسجد بی بی جی صاحبہ کے متولیوں اور منتظم حاجی عبدالرحمٰن خان صاحب سے کہا کہ رمضان شریف کی مجھے رخصت دیجئے کہ حضور اعلیٰ حضرت کی ہمرکابی میں مجھے بھوالی جانا ہے۔ مسجد کے متولیان و منتظم راضی نہ ہوئے اور کہا کہ آپ حافظ قاری مولوی ہیں ہم آپ کی اقتداء میں تراویح پڑھیں گے۔ آپ پھر حضور اعلیٰ حضرت کے آستانۂ مبارکہ پر حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا اور تمام حالات بیان کئے۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا آپ کا چھوٹا بھائی محمد محبوب علی بھی تو حافظ ہے۔ عرض کیا جی۔ ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے والد صاحب کو لکھ دیں کہ ان کو رمضان ماہ کے لئے بریلی

حافظ … چلے پہنچ گئے۔ اور مسجد والوں کو بھی … سب … ہوگئے حضرت نے واپس آکر مسجد والوں کو بتایا وہ سب مان گئے پھر حضرت نے والد ماجد کو میرے بارے میں تحریر کیا اور میں بریلی شریف حاضر ہوگیا۔ رمضان المعظم کے … حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سیدی و مرشدی مفتی اعظم ہند برکاتہم العالیہ بھوالی تشریف لے گئے۔ اور ساتھ میں حضرت شیر بیشۂ سنت … صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساتھ گئے۔ عید الفطر کے بعد حضور حجۃ الاسلام … مولانا … حامد رضا … رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے … سے عید … حضور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت بریلی شریف لائے اور عرس شریف کے بعد میری … ہوئی

دوسرا سفر بھوالی

۱۳۳۹ھ کے رمضان مبارک میں روزہ رکھنے کے لئے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے پھر بھوالی جانے کا ارادہ فرمایا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو ہمراہ چلنے کے لئے بریلی شریف بلانے کا حکم فرمایا۔ اس مرتبہ جب بریلی شریف سے حضرت شیر بیشۂ سنت کا خط والد ماجد کے نام آیا تو والد ماجد نے میرے چھوٹے بھائی مولوی حافظ محمد قاسم … مرحوم بھی ساتھ ہی بریلی شریف حاضر ہوگئے۔ واپسی میں حضور پیر و مرشد سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھوالی سے تشریف فرما ہوئے اور اس مرتبہ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ میں … کو تشریف … ہوا۔ عرس … محرم کے بجائے محرم الحرام میں ہو۔

لقب ولدِ مراقب غیظ المنافق

۱۔ … اہلسنت حضور سیدی مفتی اعظم مجدد ملت … ۲۵ ویں شب محرم الحرام ۱۳۴۰ھ … بریلی شریف میں وصال فرمایا محمود رضوی

اس دوسری مرتبہ کی ملاقات میں حضور مفتی اعظم حضرت قبلہ نے حضرت شیر بیشہ سنت کو ایسا کامل و مکمل بنا دیا کہ آپ کو ولید مراقی عیط الصادق کے لقب سے نوازا۔ اور صرف زبانی نہیں بلکہ تحریر فرمایا۔ دیکھئے لطائف المذاری

حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ کے یہ سفر بڑے کامل و اکمل ہوئے کہ ان کی زندگی میں یہ دو سفر ورید یادگار امام اہلسنت کی ہمرکابی جو چار پانچ ماہ تک حاصل ہوئی، اہمیت اور خصوصیت رکھتے ہیں ہم نے ان دو سفروں کی تاریخیں مرتب کی ہیں

۱۳۳۲ھ ۔۔۔ شیخ اور درگاہ عالم پناہ شیخ کی کامیابی ۔۔۔ شیخ سے کسب فیض کرتے رہے۔ اور سبب وصل شیخ سے جان اور کمور و فعلی کرے۔ ہے

۔۔۔ ماہ ۔۔۔ جمال شیخ بڑا ن حاصل رہا۔

دست شوق شیخ و جمال تو شیخ قدم سیرہ کو دیکھا و جمال دیکھنا شیخ کے جلوؤں سے دل معمور کیے اور معانی شیخ سے معلوم کیا شیوخ و برکات حاصل کئے اور کیا شیب و صیب شیخ میں علف ہوا کیونکہ پیکار شیخ رکھا۔ اور اس سفر میں آپ ہی رو بکار شیخ

غرض یہ سفر مبارک اس مصرع کا مصداق تھا ؏

جس کو دیکھا اسی کی مستی میں گم پایا

اگر اب دوبارہ کے بعد یہ کہوں کہ حضور سیدنا امام ہمام امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ان دو سفروں کے منظر حضرت کے یہ دو بول تھے کہ گئے جو حضرت امام اعظم نے ارشاد فرمایا لولا السنتان لہلک النعمان۔ دو برس وہ ہیں جو حضور سیدنا امام اعظم نے سیدنا مولانا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضرہ کر گزارے حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دو برس ہیں حضرت شیر بیشہ سنت آپ کے پیچھے

اب دو برس کی خدمت فیض رحمت میں گزارے۔ والحمد للہ رب العالمین

حضرت کی دستار بندی و دستار فضیلت

۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا اور ۱۳۴۱ھ ۲۵ شعبان معظم میں دار العلوم اہلسنت منظر اسلام بریلی شریف سے حضرت آپ اعلیٰ درجہ میں کامیاب ہوئے اور سالانہ جلسہ عام میں مسجد بی بی جی صاحبہ میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب اور صدر الشریعہ مولانا شاہ امجد علی صاحب و حضرت صدر الافاضل مولانا شاہ محمد نعیم الدین صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان نے دستار بندی فرمائی۔ اور سند تکمیل درس نظامی و دورۂ حدیث عطا فرمائی بعدہ حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ نے اپنا جبہ مبارک آپ کو پہنایا اور خلافت عطا فرمائی

حضرت شیر بیشہ سنت کے اساتذہ

حضرت علامہ مفتی رضا خاں صاحب ۔۔۔ مولوی محمد حبیب ۔۔۔ جن کا تذکرہ حضرت نے فرمایا ہے جس کے سننے والے ہر زمانہ موجود ہیں بعد مستقل ہے مسمی علماء ہیں ان حضرت سید سردار احمد صاحب محدث حکیم ابو الحسنات محمد احمد علی صاحب حشمتی

(۲) صدر الافاضل حضرت مولانا الحاج حکیم محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی

(۳) مولانا مولوی محمد رحم الٰہی صاحب

(۴) مولانا مولوی نور محمد صاحب رامپوری

(۵) مولانا مولوی ظہور حسین صاحب رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم آپ کے اساتذہ ہیں۔

حضرت شیر بیشہ سنت کو خلافت و اجازت

(۱) حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضور مفتی اعظم ہند مولانا الحاج محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت صدر الشریعہ مولانا حکیم الحاج محمد امجد علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳) حضور پرنور مولانا الحاج مولوی حافظ ابو القاسم سید اسمٰعیل حسن صاحب شاہ جی میاں برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت سے آپ نے حصول ورد [illegible] کی مکمل اجازت حاصل کی۔ اور حزب البحر و دعائے حیدری شریف اور بہت سے اوراد کی اجازتیں حاصل فرمائیں۔ خاص کر حضور سید شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلاسل کی اجازت حضرت والا کی خاص نگاہ کرم حضرت شیر بیشۂ سنت پر تھی

(۵) حضرت مولانا الحاج مولوی سید فصیح علی شاہ صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

(۶) حضرت بابرکت مولانا مولوی الحاج محمد ضیاء الدین احمد صاحب قادری برکاتی مدنی مہاجر مدنی دامت برکاتہم العالیہ حضرت سے آپ نے سلسلہ قادریہ رضویہ کی بھی اجازت حاصل کی یہ وہ مبارک سلسلہ ہے جس میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سیدنا [illegible] غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صرف چار واسطے ہیں اس سلسلے کو آپ نے ایک پوشیدہ خزانہ بلکہ نعمت عظمیٰ جان کر اس سلسلے کی آپ نے پہلی بار حرمین شریفین کے بعد اشاعت شروع کی جو حضرت کے خود ہی متوسلین میں شائع ہو چکا ہے۔

(۷) حضرت مولانا الحاج مولوی ابو المساکین محمد ضیاء الدین قادری رضوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ

(۸) حضرت مولانا مولوی [illegible] صاحب قادری برکاتی رضوی [illegible]

(۹) مجھے یاد آتا ہے کہ حضور سیدی تاج العلماء حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری برکاتی قدس سرہ [illegible]

سہ حضرت والا وصال قدس سرہ [illegible] جو کہ مدینہ منورہ میں [illegible] کی عرس سے حاضر ہوئے معروف جب مدرسہ [illegible] میں حاضری ہوئی تو حضرت کے [illegible] حضرت کے تبرکات [illegible] جمیل الرحمن صاحب [illegible] سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مصنف غفرلہ

تعالیٰ علیہ سے بھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ نے تبرکاً اجازت حاصل کی تھی۔

صاحب ارشاد بدستار

تکمیل درس نظامی اور حصول دستار فضیلت کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت چند برس دار العلوم اہلسنت منظر اسلام میں مدرس رہے اور جامعہ رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے مفتی رہے۔ اس زمانہ کا ایک واقعہ حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ محمد رضوان الرحمن صاحب قادری برکاتی رضوی مفتی مالوہ نے محرم الحرام سنہ ۱۳۰[illegible]ھ کو جامع مسجد سنت مدینہ کلکتہ میں ایک جلسہ تعزیت میں بیان کیا کہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ جب میں مدرسہ منظر اسلام میں پڑھتا تھا تو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ مدرسہ میں مدرس تھے اور تفسیر جلالین، مشکوٰۃ شریف، میر قطبی، ہدایہ نحو وغیرہ پڑھاتے تھے اور طلبہ آپ کے پڑھانے سے بہت مطمئن اور خوش تھے۔ ایک روز [illegible] مدرسہ کے حالات معلوم کرنے [illegible] دیکھتے ہوئے آپ کے درجہ میں پہنچے۔ آپ کو جو علم درس دیتے دیکھ کر آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے [illegible] بعد پھر درس شروع کر دیا۔ مولانا [illegible] سنتے رہے۔ ایک جگہ ایک صاحب نے اعتراض کیا آپ نے فوراً جواب دیا۔ انہوں نے پھر کچھ سوال کیا آپ نے اس کا بھی [illegible] جواب دیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے دوسرے [illegible] جب یہ خبر پہنچی تو تمام مدرسین بھی اس کمرے میں جمع ہو گئے اور [illegible] عالم صاحب نے کچھ سوالات کئے آپ نے ان کے جوابات دیئے [illegible] آپ نے ان کے بھی جوابات دے کر شکوک رفع کئے وہ بھی مطمئن ہو گئے پھر [illegible] صاحب نے [illegible] کئے آپ نے تفصیل کے ساتھ [illegible] جواب دیئے [illegible] یہاں تک کہ وہ بھی مطمئن ہوئے [illegible] حضرت بہت خوش ہو کر تشریف لے گئے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی علمی صلاحیت و علمی قابلیت تھی۔

سہ حضرت مفتی مالوہ علیہ الرحمہ کا ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ کو [illegible] میں وصال ہوا۔ مزار مبارک جامع مسجد [illegible] کے صحن میں جانب مسجد ہے۔ (مصنف غفرلہ)

کہ ایک وقت تین علمائے کرام کے سوالات کے جوابات دیئے شکوک دور فرمائے اور مطمئن واپس کیا

جماعت رضائے مصطفیٰ

جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے سرپرستوں اور بانیوں میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ رب العالمین عزوجلا کا نام جلی حروف میں نظر آتا ہے

خطبات رضویہ

حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات مبارکہ کے جامع حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جو ایک بیان میں شریف حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ مرتب ہوا ہے اس کے مرتب و جامع بھی آپ ہی ہیں۔

شدھی سنگھٹن کے مقابل تبلیغ اسلام

جب متھرا آگرہ بھرت پور کے علاقہ میں ملکانوں کے اندر پنڈت شردھانند نے شدھی کا کام شروع کیا تو جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف نے اپنا وفد بھیجا اور باقاعدہ کام کرنے اور مبلغین بھیجنے کے لئے مرکز قائم آگرہ میں مرکزی تبلیغی دفتر جماعت رضائے مصطفیٰ قائم ہوا تو حضرت شیر بیشۂ سنت نے بہت نمایاں خدمات انجام دیں۔ آگرہ میں ایک بار آریوں سے آپ کا مناظرہ ہوا۔

ایک خاص واقعہ

ایک دن دفتر آگرہ میں یہ خبر آئی کہ فلاں گاؤں میں پرسوں سارا گاؤں شدھی ہوگا۔ شردھانند کی آمد ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد عمر خان صاحب کو ساتھ لیا اور روانہ ہو گئے۔ جب گاؤں میں پہنچے تو بڑی آرائش دیکھی جگہ

دیکھی جگہ جگہ چولہے جل رہے ہیں جھنڈیاں لہرا رہی ہیں۔ حضرت گاؤں کے پردھان کے پاس گئے اور لوگوں کو جمع کیا اسلام کی خوبیاں اور اسلام کی حقانیت واضح فرمائی۔ اور ان سے دریافت کیا تو گاؤں کے پردھان نے کہا کہ وہ لوگ ہم کو زمین اور روپیہ دیتے ہیں آپ کیا دیں گے اگر ہم مسلمان ہو جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کو دولت زمین کسی لالچ سے قبول نہیں کیا جاتا۔ اگر حقانیت و صداقت کی تلاش ہے تو اسلام میں ہے۔ اگر نجات چاہتے ہو تو اسلام قبول کرو

رات گئے تک سب کو سمجھایا مگر وہ لوگ نہیں مانے بار دیگر کے جلسہ سے بہت مغموم و غمگین آئے اور مسجد میں قیام کیا۔ پریشانی میں نیند نہ آئی جب رات ختم ہونے لگی تو خواب دیکھا کہ حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم بریلوی رضی الرحمٰن عنہ تشریف لائے اور بیعت فرمایا اور تسلی دی فرمایا پریشان نہ ہو صبح انشاء اللہ تعالیٰ سب کام بہتر ہوگا۔ آنکھ کھلی صبح صادق کا وقت تھا۔ وضو کیا نماز پڑھی اور اس کے بعد حسب معمول دلائل الخیرات کا سلسلہ جاری تھا کہ گاؤں کے کسی شخص نے آکر خبر دی کہ شردھانند مع ہمراہیوں کی موٹر میں اور تیروں کے فوجی رسالے کے ساتھ آگیا۔ آپ جب اس کے میدان میں بہت جوش سے یہ خبر سن کر کچھ پریشانی ہوئی سلسلہ وظائف تمام کر کے حسب عادت یا رسول اللہ العیاث کہتے ہوئے چھوٹے بھائی مولوی محمد عمر خان مرحوم کو ساتھ لے کر اس کے پنڈال کے اندر پہنچ گئے۔ جلسہ شروع ہو چکا ہے اور ہر قسم کے لوگ بیٹھے ہیں پشت پر فوجی دستہ تیار کھڑا ہے ایک طرف وہ ملکانے بیٹھے ہیں۔ درمیان میں چوکی بچھی ہوئی ہے حضرت بے باکانہ انداز میں بڑھتے چلے گئے۔

چیلنج مباہلہ

پورا مجمع یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ حضرت صدر مجلس کے بہت نزدیک پہنچ گئے تو

پنڈت سرجی مہاراج آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سب حرکت بتاتے ہیں۔ یہ
مکر پیری ہے کہا کہ روحانی سے پوچھو کہ یہ کون ہیں۔ حضرت شیر بیشہ سنت علیہ رحمہ
سرحدت رسالت سے واقف نہ تھے ہیں؟ آپ سمجھ گئے کہ شردھانند نے کیا کہا۔ تقدیم
فرماتے ہوئے فرمایا۔ پنڈت جی میں آپ کے پاس کوئی بھی لیڈر درمیان میں
واسطہ کی کیا ضرورت ہے تو پنڈت جی نے کہا کہ [illegible] آپ کیوں تشریف
لائے ہیں؟

حضرت شیر بیشہ سنت نے فرمایا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ یہاں مسلمانوں سے
بھی شدھی کروانے کا [illegible] سے وہ لوگ [illegible] ہیں میں بھی [illegible] ہو گیا کہ معلوم کروں
وہ شدھ ہو کر [illegible] کو پتا ہے کہ وہ کونسی جماعت کا راستہ ہے۔

پنڈت شردھانند نے جواب دیا۔ مولانا یہ مناظرہ کی جگہ نہیں ہے ہم
ان شدھی کر رہے ہیں۔ ہم کو مناظرہ نہیں کرنا ہے۔ بس آپ چلے جائیں اور ہماری
مداخلت نہ کریں ورنہ آپ خود ذمہ دار ہوں گے

حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ نے کمال جرأت و دلیری سے فرمایا۔ پنڈت جی یہ
ہون کنڈ ہے۔ آگ روشن ہے۔ مناظرہ کا وقت نہیں آئیے ہم اور آپ مباہلہ
کر لیں۔ [illegible] صاحب معروف بہ شیر بیشۂ اسلام و مسلمین نے
بڑھ کر [illegible] کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا چلئے میں اور آپ اس آگ میں چلیں
اور [illegible] ہم دونوں اس میں [illegible] پھر باہر آئیں جس کا دین حق ہوگا وہ
سلامت رہے گا اور جو باطل ہوگا وہ جل جائے گا۔ یہ سن کر سارے مجمع پر سناٹا
چھا گیا۔ پنڈت جی نے سر جھکا لیا۔ پانچ منٹ تک مجمع پر سکوت طاری رہا۔ اس
کے بعد شردھانند نے کہا مولوی صاحب آپ چلے جائیے ہم مباہلہ کریں گے نہ مناظرہ
ہم تو ان کو شدھی کرنے آئے ہیں۔

صاحب عرفان شیر بیشۂ اسلام و مسلمین نے ہاتھ چھوڑ دیا اور ملکانوں سے قریب
ہو کر فرمایا۔ آپ لوگوں نے سنا اور دیکھ لیا آخری چیز مباہلہ کو میں تیار ہو گیا۔ مگر پنڈت جی

تیار نہیں ہوا ورنہ ابھی حق و باطل کا فیصلہ ہو جاتا۔ اب ہر ایک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے
آپ جانیں۔ خدا اور رسول گواہ ہیں کہ میں نے حق کے اظہار کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے
[illegible]

حضرت مسجد میں تشریف لائے۔ بڑی دیر تک تھا میں عجیب کشمکش کا عالم رہا
پھر گاؤں والا [illegible] ہونے لگا پھر پنڈت جی بولے بھائی ملکانو۔ [illegible]
ہے بڑے بڑے پنڈت [illegible] ہیں تم سب شدھ ہو جاؤ۔
گاؤں کے چودھری نے کہا۔ پنڈت جی آپ لوگ ہمارے گاؤں سے چلے جائیں
ہم لوگ شدھ وہ نہیں ہوں گے ہم نے دیکھ لیا اور خوب سمجھ گئے کہ اسلام سچا دین
ہے۔ ہمارے ایک مولوی عالم نے آپ کو لاجواب کر دیا بس آپ چلے جائیے اور
ایک آدمی سے [illegible] ہو کر کہا جاؤ مسجد میں وہ مولوی صاحب ہوں گے ان کو بلا کر
لاؤ ہم سب مسلمان ہوں گے۔
وہ آدمی مسجد کو آیا اور پنڈت جی اٹھے موٹر میں بیٹھے [illegible]
ساتھ گیا اور باقی ان کے ساتھی بیل اور سواریوں سے چلے گئے۔ صرف اس گاؤں
اور قریب قریب کے ملکانے رہ گئے۔ ادھر وہ شخص مسجد میں آیا۔ سب حالات
بتائے۔ حضرت نے سجدۂ شکر ادا کیا اور مجمع میں تشریف لائے۔ سب کو توبہ کرائی
کلمہ پڑھایا مسلمان کیا۔ اسلامی نام رکھوائے۔ اسلام کی سچائی پر تقریر فرمائی
صلاۃ و سلام کے بعد دعائے خیر فرمائی اور مٹھائی اور پیسے تقسیم کر کے
مسرت و خوشی کا اظہار کیا گیا۔ پھر آگرہ کے مرکزی دفتر میں تشریف لا کر تفصیلی
واقعات اور سب کے نام پیش فرمائے۔ والحمد للہ

تقریر قلب منیر

اسی دور میں آپ کی ایک تقریر ہے جو صداقت و حقانیت اسلام پر پنڈت
شردھانند کے مقابل آپ نے فرمائی تھی اور جناب سیٹھ جناب مولوی سید ایوب علی

صاحب ... برکاتی ... کی فرمائش پر چار صفحہ تحریر فرمائی جماعت اہلسنت نے اس کو شائع کیا۔ ضرور پڑھئے اور سمجھئے۔ یہ رسائل اور ... ہیں کہ ... صاحب کے کہنے کی تقریب ہے

جب ... نے مصطفیٰ کے پیچھے مفتی

بمبئی ... کے بعد بمبئی میں مفتی کے عہدے پر سب سے پہلے حضرت ہی کا تقرر ہوا ... آپ کے دو مستقل رسالے ہیں آپ کی یادگار ہیں۔ ایک العلامۃ طیبۃ ... کے سات اہم سوالات کے جوابات ہیں اور ان کے جواب ہیں۔ ... اٹھائیس ہزار روپے انعام کا اعلان ہے مگر آج تک کسی ... اٹھائیس ہزار روپے وصول کرنے کی ہمت و جرات نہیں ہوئی ... گئے۔

اور دوسرا مستقل رسالہ تاریخی نام ... ہے جس میں ... قوم کی تاریخ اور ... ہے پہلا رسالہ چھ سات مرتبہ شائع ہوا اور دوسرا رسالہ ... ایک مرتبہ شائع ہوا۔

متصوفہ ملاحدہ

نام نہاد صوفی اور پیر کہلانے والے ... قوال ... کے رد میں آپ کا ایک مستقل قابل دید رسالہ ... ہے جو ایک بار شائع ہوا ہے۔

مدرسہ مسکینیہ دھوراجی میں صدر مدرسی

... کے درمیان حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا الحاج شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دھوراجی سے مدرسہ مسکینیہ کے صدر مدرس کی جگہ کے لئے ایک عالم صاحب کی طلب کی درخواست آئی تو حضرت والد نے حضرت

شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ کا تقرر فرما کر بھیجا۔ اور آپ نے وہاں دو برس رہ کر اسلام و سنیت کی خدمات انجام دیں۔ وہاں پر ... دیوبندیوں نے آپ پر جادو کر دیا حکیموں ڈاکٹروں نے انکار کر دیا تو حضرت والد ماجد آپ کو بریلی شریف لے آئے۔ ... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... آپ شفایاب ہوئے غسل صحت فرمایا۔ پھر مدرسہ اہلسنت ... ضلع ... میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ یہاں آپ کا چوتھا ... تحریری مناظرہ وہابیہ کے شیر پنجاب ثناء اللہ امرتسری سے ہوا۔ جس میں شیر بیشہ سنت ... ثابت ہوا اور ان کی تمام ... چکنا چور ہو گئی۔ ... کی کفری عبارات ... اسلام ثابت نہ کر سکے۔ تین روز یہ مناظرہ جاری رہا۔ مگر ثناء اللہ صاحب کفر ... نہ اٹھا سکے۔ حد یہ کہ تقریر کے دوران ... ثناء اللہ کا ... ٹوٹ گیا ... نیچے آ گری ... مخالف کا ایک ... قہقہہ لگا اور ذلت و خواری کے ساتھ وہابی مناظر بیٹھ گیا۔ اس مناظرہ کی مکمل روداد ... بھائی قاسم ... مرحوم ... ناظم مناظرہ کے پاس تھی مگر شائع نہ ہو سکی تھی۔ ثناء اللہ امرتسری نے اپنے ... اخبار اہلحدیث میں اس کی مکمل روداد چھاپی مگر چونکہ تحریری مناظرہ تھا اس لئے زیادہ گڑبڑ نہ کر سکا

اس مناظرہ میں خاص بات

یہ ہوئی کہ ثناء اللہ امرتسری نے ایک کم عمر مناظر اہلسنت کو دیکھ کر ... سے مرعوب کرنا چاہا اور ایک تقریر میں اپنے خصوصی انداز سے ... کر ... چلا چلا کر یہ شعر پڑھا۔

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا میری جان جگر کس کا ہے

حضرت نے اپنی تقریر میں فرمایا جب سب کو ... ہو گیا کہ اس جلسہ ... مناظرہ کو محفل مشاعرہ سمجھ گئے ... آپ کو ہوشیار ... رہنا چاہئے کہ یہ ... مناظرہ

در آپ کو یہاں تھانوی جی کا کفر اٹھانے کے لئے بلایا گیا تھا جلسہ کے آگے ایک دلیل پیش کرکے تھانوی جی کا کفر اٹھائیے۔

تھانوی مقتدا نے اپنی قدیم عادت کی بنا پر دوسری تقریر میں پھر یہی شعر پڑھا حضرت شیر بیشۂ سنت نے اسی وقت ٹوکا اور ارشاد فرمایا یہ مسئلہ مناظرہ ہے مشاعرہ نہیں۔ اور تھانوی جی کے کفر و اسلام پر مناظرہ ہے تھانوی جی کی حفظ الایمان والی کفری عبارت کی موجودگی میں تھانوی جی کے اسلام کا ثبوت دے سکتے ہو تو دیجئے شعر سنا کر وقت ضائع نہ کیجئے۔ یہ بھی تو بتائیے کہ اس شعر سے تھانوی کے کفر سے کیا تعلق ہے کیا اس شعر سے تھانوی جی کا کفر اٹھ گیا۔ اگر آپ کہیے تو میں آپ کو سیکڑوں کیا آپ کو فقیر دو دو ایک شعر ایسے دو ایک نہیں زیادہ یاد ہیں لیکن یہاں وہ دلیل دیجئے جس سے تھانوی جی کا کفر اٹھے اور وہ مسلمان ثابت ہو سکے۔ بس کر مناظر وہابیہ مبہوت ہوگئے اور وہ اچھل کر ختم ہوگئی۔ آخر وقت تک تھانوی جی کا مسلمان ہونا ثابت نہ رہا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے دلائل قاہرہ کا جواب مناظر وہابیہ سے نہ ہو سکا۔ فالحمد للہ رب العالمین

سنبھل کا مناظرہ

اس سے پہلے دوران قیام بریلی شریف میں منظور حسین سنبھلی نے ترک سے اہلسنت کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ آپ نے سنبھل پہنچ کر منظور حسین کے وطن میں مناظرہ کیا اور تین دن کے مناظرہ میں پیشہ ور مناظر وہابیہ دیوبندیہ کو ناک چنے چبوا دیئے جو روداد مناظرہ سے خوب ظاہر ہے۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے کس شان سے اسلام کے جھنڈے نصب فرمائے اور سنیت کے پرچم ہرے قادریت رضویت کے ڈنکے بجائے۔ وللہ الحمد

سورت اور رانڈیر میں آپ کی سنیت نواز تقریریں اور خلیفہ تھانوی سے ان کے مدرسہ میں مناظرہ

سورت اور رانڈیر، ڈابھیل، دیوبندی آ رہے تھے۔ یہاں کے دیوبندی تاجر اور بیوپاری تھے۔ جو مسلک کا پرچار دیوبندیت، رانڈیر میں بڑی بڑی تجارت کر رہے تھے۔ عام سنی پریشان تھے کہ کیا کریں وہابیت دیوبندیت کا مقابلہ کیسے کریں۔ سب نے مل کر حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کسی عالم مقرر بھیجنے کے لئے لکھا حضرت نے غور و خوض فرما کر حضرت علامہ محمد حشمت علی خاں صاحب کو روانہ فرمایا۔ حضرت نے سورت میں پہنچ کر دھواں دھار بیانات شروع فرمائے۔ وہابیت دیوبندیت کے کالے بادل دور ہوتے نظر آنے لگے۔ سنی مسلمان باغ باغ اور وہابی دیوبندی بے دماغ ہوئے۔ ناواقف لوگ وہابیت دیوبندیت سے تائب ہو کر سنی مسلمان ہوئے۔ سورت شہر کے گلی گلی میں آپ کے وعظ ہونے لگے ہر مجلس میں آپ نے وہابیت دیوبندیت کی کفری عبارتیں حفظ الایمان، براہین قاطعہ، فتاویٰ گنگوہی، تحذیر الناس وغیرہ کتابوں کی عبارات کفریہ دکھا دکھا کر ان کی عبارت سنا سنا کر وہابیہ دیوبندیہ کا رد و ابطال فرمایا۔

مدرسہ کے غریب سنیوں کو بھی ہمت ہوئی اور انہوں نے حضرت کو مدرسہ میں بیان کی دعوت دی۔ آپ نے مدرسہ میں بھی سنیت کا بیان فرمایا احقاق حق و ابطال باطل فرمایا سنیت کا پرچم لہرایا۔ اب ایسی فضا بن گئی کہ مدرسہ کے کوچہ کوچہ گلی میں۔ ایک دیوبندی ادیب کی مسجد کے دروازہ پر حضرت کے بیانات ہوئے — یا رسول اللہ الغیاث، یا علی مشکل کشا اور یا غوث مدد کے نعرے رانڈیر کی فضا میں بھی گونجنے لگے وہابی دیوبندی ذلیل و خوار ہوئے اور سنی مسلمان سربلند ہوئے۔

اپنے والد مرافق پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی نظر کرم

سورت کے ایک بیان میں مولانا مولوی غلام نظام الدین صاحب قادری برکاتی ذکی علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ ایک بزرگ سفید ریش سفید ململ کا انگرکھا پہنے سفید عمامہ باندھے اپنے عصا پر ہاتھ رکھ کر حضرت شیر بیشۂ سنت کی کرسی کے پیچھے موجود دروازہ دیکھا تو حضرت کی پشت پر کھڑے ہیں۔ مولانا غلام نظام الدین صاحب اس بزرگ کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے دوران وعظ حضرت نے جب مولانا کو کھڑے دیکھا تو بیٹھنے کے لئے کہا مگر مولانا صلوۃ و سلام تک کھڑے رہے۔ جب حضرت رونق بخش ہوگئے تو وہ بزرگ نگاہ سے اوجھل ہوگئے اور مولانا بیٹھ گئے۔ قیام گاہ پر آنے کے بعد حضرت نے مولانا سے کھڑے ہونے اور آخر تک کھڑے رہنے کا سبب دریافت کیا انہوں نے واقعہ بیان کیا اور ان بزرگ کی شکل و شباہت بتائی۔ حضرت نے سن کر فرمایا آپ برکت والے ہیں کہ آپ کو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی آنکھوں میں زیارت نصیب ہوئی اور الحمد للہ کہ حضور اعلیٰ حضرت اس فقیر حقیر سگ رضوی سے راضی بھی ہیں اور اس کی مدد پر ہیں

دیوبندی مالداروں کے باوجود خلیفہ تھانوی کی مناظرہ کو تیاری

راندیر و سورت و ڈابھیل و تاراپور کے مالدار دیوبندی جمع ہو کر مولوی محمد حسین خلیفہ تھانوی کے پاس پہنچے اور کہا مولوی صاحب ایک نوعمر بریلوی سنی مولوی آیا ہے مدد مہینہ سے سورت و راندیر میں بڑا زور کے بیانات ہو رہے ہیں ہمارے مولویوں ہمارے بڑوں اور بزرگوں کے نام لے کر کافر و مرتد گستاخ اور جہاری بیان میں پیش کرتے ہے آخر آپ لوگ خاموش کیوں ہیں۔ ہمارے تو سنتے سنتے کان پک گئے اور آپ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ محمد حسین خلیفہ تھانوی نے کہا کہ آپ لوگوں کو صبر کرنا چاہیئے وہ پردیسی ہے چلا جائے گا۔ پھر سیدھا اپنے وطن ہے ہم غریب لوگ بار بار تو اس مولوی کو بلا نہیں

سکتے وہ مدرسے کا بار رخصت پا سکتی ہے اور ہم لوگ مقامی ہیں ان کو اپنی تقریروں سے پھر واپس کریں گے۔ دیوبندی مالداروں نے کہا نہیں مولوی صاحب یہ نہ ہوگا ہم جو اتنی مدت سے آپ لوگوں کو مدرسے اور چندے دے رہے ہیں وہ اس لئے نہیں کہ ہمارے بڑے بزرگوں مولویوں کو کھلم کھلا سرعام ہزاروں کے مجمع میں کافر و مرتد کہا جائے اور آپ تمام مولوی صاحبان چپ سادھے پڑے رہیں یا تو آپ مناظرہ کریں ورنہ ہم سارے آپ کے چندے مدرسے بند کر دیں گے اور کسی مولوی کا بیان ہم نہیں کرائیں گے اور اس دھرم سے توبہ کرلیں گے۔ یہ سن کر سارے مولویوں کو سکتہ آ گیا۔

تھبرا دیوبندی رجحان مولوی دیوبندی مجبوراً تیار ہوئے مناظرہ کے لئے تحریر حضرت کے پاس بھیجی۔ چپاروں ڈے کی مسجد میں مناظرہ کے لئے بلایا۔ منٹوں میں ہوا کی طرح خبر پھیل گئی۔ بعض مخلصین نے عرض کی وہ مخالفین کی جگہ ہے آپ جگہ بدل دیں اور حضرت خواجہ دانا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر بلائیں۔ فرمایا میں ان کو بہانہ کا موقع نہیں دینا چاہتا ان شاء اللہ تعالیٰ میں وہیں مناظرہ کروں گا اور کامیاب ہوں گا۔ مخلصین خاموش ہو گئے اور مناظرہ کی تیاریاں ہونے لگیں۔

مقررہ دن آیا حضرت کے لئے گھوڑا گاڑی آئی پیر و مرشد سے سنیوں کے ساتھ روانہ ہوئے راستہ میں پہنچ کر حضرت شیخ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ پر حاضری دی۔ یہاں سے راندیر کے مسلمان بھی ساتھ ہو گئے اور اب جلوس کی شکل بن گئی۔ راندیر کی فضا نعرۂ تکبیر و یا رسول اللہ کے نعروں سے گونج گئی۔ دیوبندیوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ خوفزدہ ہو کر مولوی محمد حسین نے چپاروں کی مسجد کا دروازہ بند کر دیا۔ جب حضرت شیر بیشۂ سنت مسجد کے دروازہ پہنچے تو دربان اور علماء دروازہ پر باہر کھڑے تھے مسجد کا دروازہ بند تھا آپ نے دربان سے فرمایا دروازہ کھولو ہم کو آج اس مسجد میں بلایا گیا ہے دربان نے کہا یہ مسجد نہیں ہے گھر ہے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ گھر ہے جب بھی کھول دو ہمیں بلایا ہے۔ دربان نے کہا نہیں یہ گھر ہے۔ یہ سن کر سنیوں نے نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت بلند کئے اور حضرت واپس وہاں سے حضرت شیخ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ کے سامنے بڑی وسیع مسجد میں آ گئے۔ اور بیان شروع فرما

مولوی محمد حسین راندیری وغیرہ کل [illegible] عبدالغنی وغیرہ مکی سیٹھ کے پاس پہنچے [illegible] سب ہو گیا اور لب
حضرت علی کی خبر [illegible] کر مسجد [illegible] گئے جبہ مبارک [illegible] اور [illegible] بڑی [illegible] ہو
جاتے گی۔ مکی سیٹھ نے [illegible] حالات معلوم کر کے ان مولویوں کی ملامت کی [illegible]
لوگ [illegible] جاہل ہو [illegible] تو مولوی کو [illegible] سکتے مولویوں نے بحث
کی [illegible] پکی [illegible] آستانہ کی مسجد میں آیا حضرت کا بیان جاری تھا۔
کسی طرح مجمع کے [illegible] مکی سیٹھ منبر کے قریب آیا اور حضرت سے عرض کی
مولانا صاحب آپ مجمع کو [illegible] کر میرے ساتھ چلیں میں فیصلہ کر دوں گا مگر آپ تنہا
چلیں حضرت نے تقریر ختم کی اور مکی سیٹھ کے ساتھ تنہا جانے کو تیار ہو گئے۔ احباب اہلسنت
جماعت [illegible] ان کو آپ نے [illegible] کی قسمیں دیں اور فرمایا کہ آپ لوگ مجھے
کیا [illegible] آپ لوگ یہیں بیٹھ کر دعا کریں۔ حضرت مسجد کے باہر جا کر مکی سیٹھ کی گاڑی
میں بیٹھ گئے سب مجبور ہو کر رہ گئے۔ مگر حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب قادری رضوی
[illegible] حضرت کے ساتھ یہ کہہ کر بیٹھ گئے کہ میں تو ہرگز ہرگز آپ کو
[illegible] نہ جانے دوں گا۔ حضرت خاموش ہو گئے
مکی سیٹھ نے [illegible] اپنے کمرے میں بٹھایا اور دوسرے تمام لوگوں کو وہاں سے
ہٹا دیا پھر حضرت سے کہا مولانا صاحب [illegible] آپ پڑھے لکھے ہیں مگر ان مولویوں
سے آپ کو کیا ملے گا ہم آپ کو ایک لاکھ روپیہ نقد دیتے ہیں [illegible] چاہتے ہیں کہ
آپ بیانات جاری رکھیں لیکن [illegible] دیوبندی پیشواؤں کی [illegible] اور دیوبندی
مولویوں کے نام نہ لیں۔ [illegible] آپ [illegible] بنا کے تجارت کیجئے اس نقد ایک لاکھ
کے علاوہ ۵۰ آپ کی [illegible] صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا
سب حضرت کا چہرہ جلال میں سرخ ہو گیا اور فرمایا مکی سیٹھ! میرا ایمان خریدنا
چاہتے ہو [illegible] ساری دنیا کی دولت میرے ایمان کی قیمت ہرگز ہرگز نہیں
[illegible] اسی طرح علی الاعلان تبلیغ کروں گا اور سنی بھائیوں کو
خبردار کروں گا۔ مکی سیٹھ نے پھر کچھ کہنا چاہا۔ مگر حضرت نے فرمایا تمہارے مولویوں کو مت

ہو تو جواب دیں ورنہ توبہ کریں کہ سنی مسلمان [illegible] مجبور ہو کر مکی سیٹھ نے کہا اچھا آپ نہیں مانتے
تو میں مناظرہ کرا دوں گا حضرت کو آستانہ کی مسجد میں پہنچا کر مولویوں کو بہت کچھ [illegible]
[illegible] کہ مناظرہ کے [illegible] چند روز بعد کی تاریخ مقرر کر کے حضرت کا تقریر بھی
[illegible] مناظرہ [illegible] مقرر ہوا حضرت اور [illegible] احباب اہلسنت سورت و
[illegible] کا [illegible] ہونے لگا۔

مناظرہ راندیر ضلع سورت

تاریخ مقررہ پر حضرت [illegible] راندیر پہنچے۔ طے پایا تھا کہ فریقین کے مناظر
[illegible] کے علاوہ [illegible] نہ ہوں گے اور ہر فریق کے مناظر کو دو سو ٹکٹ دے دیئے
گئے تھے [illegible] انتظام کے لئے قوالوں کو بھی [illegible] ہاتھ [illegible] سے [illegible]
[illegible] ٹکٹ [illegible] کر [illegible] دیوبندیوں کو [illegible] لگے جب قریب قریب
تین سو دیوبندیوں کی تعداد ہو گئی [illegible] قوالوں [illegible] کر کہا کہ دو سو آدمی ہر
فریق کے مقرر ہوئے دو سو ٹکٹ دیئے گئے۔ پھر یہ دیوبندیوں کی تعداد [illegible] ہو گئی
[illegible] اور ٹکٹ چیک [illegible] کیے۔ قوالوں نے کہا [illegible] تعداد [illegible] معلوم
ہو رہی ہے [illegible] قوالوں نے ٹکٹ دیکھنے شروع کیے [illegible] دیوبندی بے ٹکٹ
[illegible] کے ساتھ [illegible] دیوبندی مولویوں کے چہرے فق ہو گئے۔

مناظرہ شروع ہوا

مناظرہ مولوی [illegible] تھانوی کی کفری عبارت [illegible] حفظ الایمان صفحہ
[illegible] پر [illegible] دیوبندی مناظر مولوی محمد حسین راندیری اور اہلسنت کی
طرف سے مناظر حضرت شیر بیشۂ سنت مقرر ہوئے تھے مناظرہ شروع ہوا حضرت
شیر بیشۂ سنت نے عبارت تھانوی پیش کی۔
" پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید

صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

پھر فرمایا اس عبارت میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم کی صریح توہین ہے اور توہین انبیائے کرام علی حبیبہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible] کفر ہے، تھانوی صاحب توہین کر کے کافر مرتد ہوئے اور جو شخص اس کفر قطعی پر مطلع ہو کر بھی مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے۔ [illegible] محمد حسین میرٹھی نے کھڑے ہو کر جواب دیا کہ اس عبارت میں توہین ہرگز ہرگز نہیں، اگر غور سے عبارت کو دیکھا جائے تو اس میں تشبیہ ہے لیکن تشبیہ میں بعض الوجوہ ہے [illegible] توہین نہیں ہے کیونکہ [illegible] علم [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] نبی کریم بھی مخلوق ہیں اور [illegible] بچے پاگل اور جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں پس اس عبارت میں توہین نہیں ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے [illegible] محمد حسین سے [illegible] فرمایا [illegible] حضرت نے [illegible] محمد حسین نے [illegible] تقریر میں [illegible] صاحب [illegible] بعض الوجوہ کا سبق [illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھانوی کی عبارت کا [illegible] مولوی محمد حسین صاحب آپ کے چہرے کی کیا تخصیص ہے ایسا چہرہ تو [illegible] کا ہے مولوی عزیز گل کی آنکھوں کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں تو [illegible] اور احمد بزرگ [illegible] کی کیا خصوصیت ہے [illegible] تو سور کی بھی ہے [illegible]۔ [illegible] ایک وہابی دیوبندی مولوی جو [illegible] مناظر کے پاس بیٹھے تھے ان سب کا [illegible] اور بیٹھ گئے۔

حضرت کے بیٹھنے کے [illegible] دیوبندی [illegible] مولوی [illegible] کرنے لگے [illegible]

تھے کہ [illegible] حضرت [illegible] بیٹھے مسکراتے اور دیکھتے رہے۔

مولوی محمد حسین [illegible] کو آواز دی کہ انسپکٹر صاحب کو کہو کہ [illegible] دیتے ہیں [illegible] مناظرہ بند کر دیں [illegible] کی آخری چال ہے [illegible] انسپکٹر صاحب کے پاس پہنچے [illegible] انسپکٹر صاحب نے حضرت [illegible] فرمایا جناب [illegible] پانچ منٹ اور [illegible] قوال صاحب بیٹھ گئے [illegible] دیوبندی [illegible] تو حضرت [illegible] کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا [illegible] ختم ہو گیا اس مناظرہ کی فتح مبین [illegible] معلوم ہو کہ [illegible] بیٹھ گئے حضرت [illegible] مناظرہ [illegible]

[illegible] تو حضرت شیر بیشۂ سنت پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں [illegible] اپنی کفری عبارت میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] کے علم [illegible] تشبیہ [illegible] توہین ہے [illegible] صاحب [illegible] کے جواب میں یہ کہا کہ یہ تشبیہ تو ہے مگر تشبیہ میں بعض الوجوہ ہے [illegible] توہین نہیں ہے میں بھی کہتا ہوں [illegible] آپ [illegible] عزیز گل صاحب [illegible] چہرے ہونٹ [illegible] آنکھ ناک [illegible] سے تشبیہ [illegible] مگر تشبیہ میں بعض الوجوہ ہے کہ سور [illegible] کتا وغیرہ بھی مخلوق ہیں اور محمد حسین میرٹھی [illegible] عزیز گل [illegible] وغیرہم بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور [illegible] کا چہرہ آنکھ کان ناک ہونٹ بھی گوشت پوست کا ہے [illegible] کا چہرہ آنکھ ناک کان ہونٹ وغیرہ بھی گوشت پوست کا ہے اور آپ کی تقریر [illegible] بعض الوجوہ ہونے کی وجہ سے توہین نہیں [illegible] آپ لوگوں کی ہرگز توہین نہیں [illegible] آپ لوگ [illegible] شکایت [illegible]

[illegible] کا ثبوت ہے کہ [illegible] میں [illegible] ہیں [illegible] ہوئی تھی
اس [illegible] کی وجہ سے کافر [illegible] کہ آپ [illegible] عمل سے یہ ثبوت
[illegible] ہے بعد [illegible] ختم ہو گیا [illegible] کو فتح مبین مبارک ہو۔
یہ سن کر [illegible] مولوی کچھ بولنا چاہتے تھے۔ [illegible] صاحب [illegible] ہو گئے
اور [illegible] مولویوں سے مخاطب ہو کر بولے [illegible] درست فرما رہے ہیں اگر آپ لوگ
عقل سے کام لیتے تو مولانا صاحب کا بیان جو [illegible] پر مشتمل تھا [illegible]
[illegible] ثبوت میں [illegible] مگر آپ کا [illegible] کا ثبوت ہو گیا [illegible]
[illegible] ختم ہو گیا [illegible] آپ لوگوں کی [illegible] آپ کے
[illegible] ہیں تو اگر آپ لوگ [illegible] چاہتے ہیں تو [illegible] اپنی جگہ بیٹھے
[illegible] تمام [illegible] گیا ہے [illegible] نعرۂ تکبیر
[illegible] حضرت نے ارشاد فرمایا [illegible] کی خوشی میں کھڑے
ہو کر [illegible] صلوٰۃ و سلام عرض کرو پھر صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا [illegible]
[illegible] حضرت وہاں سے تشریف لائے [illegible] الحمد للہ علی ذٰلک

سورت میں جلسۂ تہنیت اور شیر بیشۂ سنت کا خطاب

دوسرے روز [illegible] حضرت خواجہ [illegible] کے آستانہ
پر [illegible] فتح مبین کی خوشی میں جلسہ تہنیت منعقد ہوا۔ [illegible] علماء و مشائخ عظام گجرات
و عوام و خواص کے اتفاق سے آپ کو شیر بیشۂ سنت[1] کا خطاب دیا گیا۔

---

[1] [illegible] اس خطاب کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی کہ آپ کی ذات کا یہ خطاب [illegible]
[illegible] نام [illegible] صرف خطاب [illegible] کس ذات کا ذکر ہو
ہے حضرت کے [illegible] آج بھی اس خطاب کی تازگی [illegible] برقرار ہے

منظور رضوی

تلامذہ علم دین

تلامیذ پسندیدہ زمان

حضرت کے تمام تلامذہ کے نام [illegible] بہیں [illegible]

جو علم میں [illegible]:

[illegible] حضرت [illegible] مفتی [illegible] مصطفےٰ
[illegible] قادری برکاتی [illegible]
[illegible] جمعیۃ العلماء [illegible] کے [illegible]
[illegible] کی حیثیت [illegible] ہیں۔

(٢) حضرت [illegible] علامہ شاہ محمد [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] علی حضرت [illegible]
[illegible] بریلی شریف [illegible] کی حیثیت [illegible]
فرمایا [illegible] تحریر [illegible]۔

(٣) [illegible] مولوی محمود حسن مرحوم [illegible] بریلی شریف

(٤) [illegible] مولوی محمد [illegible] حسن صاحب [illegible] مرحوم

(٥) حضرت مولانا مولوی غلام جیلانی صاحب [illegible]
[illegible] شریف [illegible]

(٦) حضرت مولانا مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] قادری [illegible]

(٧) حضرت [illegible] مولوی عبد الکریم میاں صاحب قادری [illegible]

(٨) حضرت مولانا مولوی عبد [illegible] صاحب قادری [illegible]

(٩) حضرت مولانا مولوی مفتی [illegible] صاحب قادری مفتی [illegible]

(١٠) حضرت مولانا مولوی عبد الحکیم میاں صاحب قادری [illegible]

(۱۱) حضرت مولانا مولوی ... محمد میاں صاحب قادری جیت پور

(۱۲) حضرت مولانا مولوی عبید ... میاں صاحب قادری جیت پور

(۱۳) حضرت مولانا مولوی مفتی ابو اللطف محمد طیب صاحب قادری دانا پوری
ملحق جاورہ ... ایم پی

(۱۴) حضرت مولانا قاضی احمد حسین صاحب قادری دانا پوری ... علیہ الرحمہ

(۱۵) حضرت مولانا حاجی حافظ عبد الحمید صاحب قادری برکاتی سورتی

(۱۶) حضرت مولانا مولوی حافظ عبد الغنی صاحب لکھنوی سورت

(۱۷) مولانا مولوی محمد ... صاحب نسیم بستوی قادری رضوی مصطفوی سکندرپوری

(۱۸) مولانا مولوی محمد شمس ... صاحب شمس بستوی قادری رضوی پیپروی

(۱۹) مولانا ... محمد عزیز الرحمن صاحب عزیز بستوی قادری رضوی بھاڑپوری

(۲۰) حضرت ... مولانا مولوی ... سید ... حسن میاں صاحب
قادری ... سجادہ نشین ... برکاتیہ مارہرہ شریف

(۲۱) واصل جلیل عالم جلیل مولانا مولوی محمد ... صاحب قادری
خلف اکبر حضرت علیہ الرحمۃ

(۲۲) مولانا مولوی محمد نذیر صاحب قادری ...

(۲۳) صاحبزادہ ... مولانا احمد مشہور ... رضا خان صاحب مسعود

(۲۴) صاحبزادہ ... حافظ قاری محمد عسکری رضا خان سلمہ ربہ

(۲۵) مولانا مولوی علامہ محمد ... صاحب قادری رضوی ...

(۲۶) مولانا مولوی ... حافظ حاجی عبد السلام صاحب قادری رضوی فتحپوری

(۲۷) ان کے علاوہ بھی ... منصب ... حضرت کی ... ہیں

نوٹ: ... حضرت ... [illegible]

... حضرت ... [illegible] ... فرما گئے۔
... حضرت ... مبارک سے ... [illegible]

نوساری میں مقدمہ اور کامیابی

... میں وہابیہ دیوبندیہ جمہوریت کو جو سالارہ میں ... تو کل ہو گئے ... نوساری میں ایک کیس کر دیا جو تقریباً ... تک چلتا رہا۔ یہ کیس آپ کی عمر میں وہابیہ ... سے پہلا کیس تھا۔ حضرت مولانا مولوی سید ... صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کیس میں بہت ... حصہ لیا مگر کیس دیوبندیہ ... کو شکست ہو گئی کہ حضرت ... تاریخ پر کورٹ میں حاضر ہونے اور اس کے علاوہ ... میں نوساری سورت بڑودہ ... ودیگر مقامات میں تقریریں فرماتے ... تبلیغ فرماتے۔

کاکوری جی کا فرار

... دیوبندیوں نے اسی دوران میں ... مولوی عبد ... کاکوروی کو نوساری بلایا ... جی بھی آگئے حضرت کو جب معلوم ہوا تو ایک ... مناظرہ کے لئے بھیج دیا۔ بس پھر کیا تھا کاکوری جی ... جوش ... بلائے ... نوساری سے ... ہو گئے
اس کے بعد حضرت کو مقدمہ میں فتح حاصل ہوئی اور وہابی دیوبندی ... ذلیل وخوار ہوئے۔ فالحمد للہ

پادرہ کے قیام میں ایک نمایاں خدمت دینی

پادرہ ضلع بڑودہ میں رہ کر آپ نے ... جناب ... کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ... دیوبندیہ میں ... گنگوہی اور ... مر چکے ہیں اور ... مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد ... زندہ ہیں۔ ان ... کو فیصلہ کن مناظرہ کا چیلنج دو۔ پہلے اس کے لئے ... پھر حکومت بڑودہ سے منظوری ... اس طرح ... کے ایام میں ضلع ... پادرہ

قیام کرے اور دو اسپیکر یا پیس دی پیس فورس انتظام کے لئے یہاں موجود رہیں وہاں [illegible]
[illegible] کے بریلوی حضرات کے آمد و رفت کرنے والے کے قیام و طعام کا سلسلہ [illegible]
ذمہ ہوگا اور حضرات علماء جلسہ کے [illegible] قیام و طعام کا بھی انتظام کریں گے اور
جب تک مقصود ہو مناظرہ [illegible] رہے گی

جہاں تھانوی مرحوم سے پہلے اخراجات کے لئے روپیہ کا انتظام کیا اور ایک خطیر رقم
[illegible] میں جمع کر دی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا مضمون [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کی [illegible] کا جو مطلب آپ دونوں
صاحبان بیان کر سکتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] آپ صاحبان منتخب

فرمائیں گے صرف وہ گفتگو فرمائیں گے

(۱) [illegible] شیخ المکاتب حضرت مولانا الحاج مولوی مفتی
شاہ سید ابو محمود احمد اشرف صاحب کچھوچھوی، دامت برکاتہم

(۲) [illegible] الاسلام شیخ [illegible] حضرت مولانا الحاج مولوی مفتی شاہ محمد حامد رضا
خان صاحب بریلوی دامت معالیہم

(۳) [illegible] فضل بحر الامائل حضرت مولانا مولوی [illegible] حکیم مفتی محمد حبیب الرحمن صاحب
مراد آبادی دام ظلہم الاقدس

(۴) صدر [illegible] حضرت مولانا الحاج مولوی حکیم مفتی شاہ محمد [illegible] علی صاحب
[illegible] مدظلہم تعالیٰ

(۵) [illegible] حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ ابو محمد محمد دیدار علی صاحب [illegible]
دامت فیوضہم البرکہ

پھر آپ دونوں صاحبان کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ کسی کو اپنا وکیل مناظرہ مقرر
فرمادیں لیکن آپ دونوں صاحبان میدان مناظرہ میں تشریف فرما ہوں گے [illegible]
چونکہ یہ مناظرہ تحریری ہوگا تاکہ کسی کو بعد میں بدلنے کا موقع نہ رہے۔ لہذا آپ
کا کام صرف یہ ہوگا کہ آپ کے وکیل صاحب تحریر سنادیں تو آپ صاحبان اس
تحریر [illegible] کے سامنے دستخط فرما کر اپنے منتخب شدہ مناظر کو دے دیں۔

تھانوی صاحب کا مرض ناگفتہ بہ

چونکہ تھانوی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ وہ مرض ناگفتہ بہ میں مبتلا
ہیں، اس لئے ان کو بھی لکھ دیا گیا کہ

اگر جناب کو فرسٹ کلاس کے سفر میں بھی دشواری ہو تو آپ آرام کے
ساتھ اپنی فیملی میں تشریف رکھیں اور جتنا خرچ ہو ہمیں لکھیں تاکہ ہم
وہ روپیہ پہلے آپ کو بھیج دیں پھر میدان مناظرہ میں بھی اگر آپ بیٹھ نہ سکیں

تو وہیں ایک طرف آپ کے لئے مسہری ڈال دی جائے گی اس میں آرام سے
بیٹھیں۔ بس اپنے وکیل کی تحریر پر دستخط فرمادیں، اور خدارا مسلمانوں پر
مہربانی فرماکر ضرور تشریف لائیں، اور اس دور کی خانہ جنگی کو ختم فرمائیں۔
لا سامحہ واس کے ہم ذمہ دار ہوں گے اور جملہ اخراجات ہمارے ذمہ ہیں

اس مضمون کا خط دونوں مولویان دیوبند کو رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کیا گیا، اور
اس کے بعد یہی مضمون اشتہارات میں شائع کیا گیا۔

ناظم تعلیمات دیوبند کا جواب میں گالی نامہ

اشتہار فیصلہ کن مناظرہ کا شائع ہونا تھا کہ جناب مرتضیٰ حسن در بھنگی ناظم تعلیمات دیوبند
نے اس کے جواب میں ایک گالی نامہ شائع فرمایا کہ تم جاہل ہو، گمراہ کافر ہو، بے ادب ہو، تم کو
حکیم الامت سے خط و کتابت کا کیا حق ہے، وہ مرض ناگفتہ بہ میں مبتلا ہیں، ہم سے کہیں ہم سے
خط و کتابت کرو۔ اس کے جواب میں اہلسنت وجماعت کی جانب سے بہت مہذب انداز میں
ایک اشتہار شائع کیا گیا، اور وہ اشتہار ایک در بھنگی جی کو اور ایک تھانوی جی اور انبیٹھی جی کو بذریعہ رجسٹرڈ
ڈاک دیوبند بھیجا گیا اور مدینہ منورہ بھیجا کہ جناب وکیل ہیں تو اچھا ہے مگر ہم
یہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ کن مناظرہ ہو، لہذا ان دونوں صاحبان کا مقام مناظرہ میں موجود
ہونا ضروری ہے کہ بعد میں کسی دیوبندی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر خود مصنف سے پوچھا
جاتا تو وہ صحیح مطلب بتاتا، آخر تھانوی صاحب وانبیٹھی صاحب کو کیوں نہیں بلایا۔
لہذا ہم سنی مسلمان بحیثیت فریق تھانوی صاحب وانبیٹھی صاحب کو دعوت دے
رہے ہیں۔

دو محافظ الایمان دیوبندیت تاظہر وتحذیر الناس، [illegible] گنگوہی جیسی صریح
کفر وارتداد کو امن وامان کے ساتھ طے کر کے ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی
... تھانوی صاحب کو جس آرام دہ سواری میں لانا چاہیں لائیں اور سفر خرچ تمام

وکیل کی ضرورت ہے مگر نہیں۔ سیدھی مناظرہ میں آپ اپنے نام وکالت نامہ مناظرہ لکھوا لیں
اور آپ ہی تحریر لکھیں۔ تحریر مذکور میں پہلے دونوں صاحبان کے دستخط کرا کے سنی مناظر کو دیدیں
مگر بغیر وکالت نامہ مناظرہ کے ہم آپ کو وکیل کیونکر مان لیں یہ تو صدیوں کی شکست
کہ وکیل چست اور یہاں یوں ہوگی کہ موکل سست اور وکیل چست۔ اور ے حضرات اپنے
اپنے موکل صاحبان سے تو وکالت فرمالیجئے اور ان سے وکالت مناظرہ کی تحریر لے
کر آئیے پھر ہمارے سامنے آئیے۔ وکالت نامہ مناظرہ کے بعد ہمیں کب انکار ہو سکتا
ہے۔ مگر یہ دونوں صاحبان وکالت نامہ مناظرہ تو دیں نہیں محض آپ کی زبانی دعویٰ
سے ہم آپ کو ان دونوں کا وکیل نہیں مان سکتے، دنیا کا کوئی عقل مند اس کو تسلیم کر سکتا
ہے؟ آپ کوشش کر کے تھانوی صاحب کو لے کر آیئے اور انبیٹھی صاحب کو بھی ہمراہ لیجئے
یا ہمارے یہاں بھیجئے اور دونوں صاحبان سے وکالت مناظرہ کی تحریر لے کر مناظرہ فرمائیے
فقط ۔ اعلن ۔ معلن ۔

اس مہذب اشتہار کے جواب میں در بھنگی جی نے پھر وہی گالی نامہ شائع کیا کہ جاہلوں کو
علماء کے منہ نہیں لگنا چاہئے۔ تم بڑے بدتمیز ہو اور جاہل بھی، پاگل ہو اور بدتمیز وغیرہ
وغیرہ۔ اور یہ کہ وکالت نامہ لکھوانے کی کیا ضرورت ہے میں جو کہتا ہوں کہ میں تھانوی
صاحب کا وکیل ہوں میں ان کی طرف سے جواب دوں گا۔ بس میں نے جو لکھ دیا کہ میں تھانوی
صاحب کا وکیل ہوں۔ مسلمانان ہند کسی وہابی دیوبندی نے اس قسم کی تحریر شائع کی اور
نہ تھانوی صاحب کو آمادہ مناظرہ ہونے دیا۔ در بھنگی جی خود ساختہ جاہلی وکیل تھانوی
جی کے بنے اور ... بن گئے۔ اور حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ عظیم الشان
خدمت دینی بار آور ہو سکی۔ حسبنا ربنا ونعم الوکیل۔

بھیونڈی میں ذلیہ مرافق پہ کرم فرمائی

اسی دوران میں حضرت حامی سنت ماحی بدعت مولانا سید میاں صاحب قبلہ جیلانی
اشرفی نے حضرت شیر بیشہ سنت کو بھیونڈی کی دعوت دی۔ حضرت بھیونڈی تشریف

لائے تبلیغ سنیت و رد وہابیت میں بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کے ہونے
لوگ سنی بنتے توبہ کرنے لگے، وہابیوں کی موت نظر آنے لگی [illegible]
اور مفسد و بدعقیدہ [illegible] سے مل کر سازش کی کہ آج حضرت کے بیان میں فساد
کیا جائے [illegible] آہستہ آہستہ [illegible] مجرم ہوئے [illegible] جماعت آ کر
حضرت سے عرض کیا۔ سنکر فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر فرمایا اب لوگ
دور ہو [illegible] حضور سرکار غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم فرما رہے ہیں اور
میرے حضور اعلیٰ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کرم ہوگی [illegible]۔
بعد [illegible] بیان کا وقت آیا حضرت جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور بیان شروع
فرمایا۔ کچھ ہی دیر ہوا تھا کہ حضرت مولانا [illegible] صاحب جو
تخت پر آپ کی کرسی سے [illegible] بیٹھے تھے وہ کھڑے ہو گئے اور مجمع کی طرف پیٹھ کر کے
کرسی کی جانب منہ کر کے ہاتھ باندھے مؤدب کھڑے ہو گئے حضرت نے دیکھ کر فرمایا حضرت
سید صاحب تشریف رکھیں۔ مگر مولانا متوجہ نہ ہوئے۔ کچھ دیر [illegible] پھر بیٹھنے کو فرمایا
مگر مولانا صاحب نہ بیٹھے یہاں تک کہ بیان ختم ہوا۔ صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا اور صلوٰۃ
وسلام کے بعد جب سب [illegible] بیٹھے تو حضرت مولانا بھی بیٹھے۔ [illegible]
[illegible] کے ساتھ اجلاس ختم ہوا [illegible] رخصت ہوئے۔ حضرت
شیر بیشۂ سنت قیام گاہ پر آئے اور حضرت مولانا سے فرمایا: حضرت! آج آپ
[illegible] وعظ کے دوران کھڑے کیوں رہے۔ یہ سن کر مولانا کی آنکھوں میں
آنسو آگئے اور فرمایا۔ حضرت! آج مدت کے بعد آپ کے طفیل [illegible] حضور
اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیدار نصیب ہوا

آپ نے خطبہ [illegible] تقریر کے دوران [illegible] میری نگاہ کرسی کے پیچھے
[illegible] دیکھتا ہوں کہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفید لباس میں ملبوس تشریف فرما ہیں [illegible]
کھڑے ہیں اور [illegible] آپ کی پیٹھ پر رکھے ہیں۔ چہرہ پر تبسم [illegible] میں دیکھ کر

ختم ہو گیا صلوٰۃ و سلام کے بعد حضور [illegible] تشریف لے گئے [illegible]۔
حضرت [illegible] معلوم ہو گیا کہ حضور [illegible] قبلہ کا آپ پر بڑا کرم ہے [illegible]
اعلیٰ حضرت [illegible] کی [illegible] آپ [illegible] ہوتے اور فرمایا [illegible] کے طفیل
[illegible] تبلیغ سنیت کر رہا ہوں اور انہیں کی نگاہ کرم ہے [illegible]
کے [illegible] میں [illegible] واپس آتا ہوں۔

حضرت [illegible] سیدنا اعلیٰ حضرت [illegible]
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] علی حضرت رضی اللہ [illegible] کی مرافقت اور وہ بے
حضرت شیر بیشۂ سنت کی [illegible] بیان کوئی مجلس [illegible]
کے [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]
عظمت ہے حضرت شیر بیشۂ سنت کی۔

وہابیہ کی سازش زہر خورانی

[illegible] کے دوران قیام وہابیہ آپ کی حق گوئی سے [illegible] کی
سازش کی اور [illegible] حضرت [illegible] ایک شخص [illegible] بھائی
کے پاس آیا اور ایک [illegible] کا [illegible] بھائی کے سامنے رکھ کر [illegible]
حضرت مولانا صاحب کی کچھ خدمت کرنا چاہتا تھا۔ مگر [illegible]
صاحب کو [illegible] میں [illegible] حضرت کے کھانے [illegible]
[illegible] مولانا صاحب [illegible] اس وقت فرصت نہیں ہے
پھر [illegible] بھائی [illegible] کا [illegible] اور وہ شخص [illegible]۔
حضرت [illegible] جامع مسجد [illegible] اس کے

جمال بھائی نے بہت خوشی ظاہر کرتے ہوئے عرض کی حضرت ایک گاؤں سے آپ کے لئے ایک ڈبہ گھی کا آیا ہے۔ خوب کھائیے اور توانا ہو کر دعا دیجئے۔ فرمایا کون لایا ہے کہا حضرت میں نام پوچھنا تو بھول گیا۔ اس شخص کو کسی کچھ کام تھا اب آتا ہی ہوگا فرمایا کس گاؤں سے آیا تھا۔ انہوں نے نام بتایا اور اس کی باتیں نقل کیں۔ حضرت نے سن کر فرمایا وہ آدمی اچھا معلوم نہیں ہوتا اور اس گھی میں بھی کچھ گڑبڑ ہے۔ جمال بھائی نے کہا حضرت میں بھی تعجب میں تھا زیادہ معلومات نہ کر سکا۔ مگر وہ آدمی کا پتہ و عدہ کر گیا ہے۔ فرمایا خیر دیکھئے یہ ...

بعد نماز مغرب فرمایا جمال بھائی وہ گھی لانے والا نہیں آیا۔ جمال بھائی نے کہا آتا ہی ہوگا یہاں تک کہ رات گذر گئی دوسرے روز ناشتہ کے وقت اس گھی کے ڈبہ پر نگاہ پڑی تو فرمایا جمال بھائی گھی کا ڈبہ آیا ہے جمال بھائی نے کہا جی ہاں لیکن وہ آدمی تو کل رات بھی نہیں آیا اور دوسرے روز بھی ...

جمال بھائی نے کہا حضرت شکل سے تو ایسا وہ آدمی تو کوئی گاؤں کا سیدھا سادہ مسلمان معلوم ہوتا تھا۔ ارشاد فرمایا ٹھیک ہے جمال بھائی بعض لوگ بھولی شکل کے ہوتے ہیں لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ جو لوگ ایک ڈبہ بھر کر گھی بھیج سکتے ہیں وہ بلا نہیں سکتے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ جمال بھائی نے کہا ہاں حضرت یہ بات تو ٹھیک ہے مگر لانے والا بہت سیدھا معلوم ہوتا تھا۔ حضرت نے فرمایا اچھا اب وہ ڈبہ کھولئے۔ ڈبہ کھولا گیا تو بہترین خوشبودار دانے دار گھی تھا۔ حضرت نے فرمایا تھوڑا گھی لے کر ایک کتے کو کھلا کر دیکھئے۔

جمال بھائی نے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے فرمایا آخر اس میں حرج ہی کیا ہے۔ جمال بھائی نے تھوڑا گھی لے کر ایک کتے کو بلا کر اس کے آگے وہ گھی رکھ دیا کتے نے وہ گھی کھا لیا اور دو تین بار چکر کھا کر گر پڑا اور اس کے منہ سے جھاگ بہنے لگا ہاتھ پیر مارنے لگا اور دم بھر میں وہ کتا مر گیا۔ جمال بھائی یہ دیکھ کر حیران اور مجبور رہ گئے۔

حضرت نے ارشاد فرمایا آپ کیوں پریشان ہیں یہ تو وہابیوں کی خباثت و شرارت ہے۔ اب وہ دلائل سے عاجز ہو چکے ہیں تو زہر کھلا کر میری تبلیغ سنیت کو بند کرنا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رحمت حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عنایت اور حضور سیدی

علی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت ہے کہ میں بھی محفوظ ہوں اور آپ بھی۔ اب جلد کسی جگہ گڑھا کھود کر اس گھی کو وہاں دفن کر دیجئے۔ ورنہ بات بڑھے گی تو پولیس میں جواب دہی کرنا ہوگا اور کچھ حرج بھی ہوگا چنانچہ وہ سب گھی دفن کر دیا گیا۔ یہ ہے اعلیٰ حضرت اور حضرت شیر سنت کی کرامت ایمان کہ جو فرمایا ویسا ہی ظاہر ہوا۔

بمبئی میں حضرت کا ورود مسعود

بمبئی میں پہلی بار حضرت شیر بیشہ سنت کو حضرت مولانا الحاج مولوی مختار احمد صاحب کا چودری ضلع آگرہ علیہ الرحمہ نے بلایا۔ چونکہ مولانا موصوف کا مناظرہ طے ہو چکا تھا۔ اور دیوبندیوں کی طرف سے مناظر مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر النجم لکھنؤ مقرر ہوئے تھے۔ یہ مناظرہ بمبئی کے ایک مشہور محلہ نام شریف میں ہوا تھا اور کاکوروی جی لاجواب ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت کے کچھ بیانات ہوئے اور حضرت بمبئی سے واپس تشریف لے گئے۔

بمبئی میں دوسری مرتبہ تشریف آوری

حضرت کو بمبئی میں دوسری مرتبہ حضرت حکیم سید فضل رحیم صاحب دہلوی مرحوم نے بلایا جبکہ بمبئی میں دو بھنگی جی اور مولوی منظور سنبھلی مناظرے کی ڈینگیں مار رہے تھے۔ حضرت تشریف لائے تو دیوبندی مولویوں کے سارے دعوے ختم ہو گئے، اور حضرت کے چند بیانات کے بعد ہی باطل کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور بھنگی جی اور مولوی منظور سنبھلی بغیر مناظرہ کئے ہوئے واپس ہو گئے۔

بریلی شریف میں آریوں سے مناظرہ

اسی دور میں آپ نے بریلی شریف میں آریوں سے ان کے پنڈت سے مناظرہ کیا اور چیونٹی کی پکڑ کے اتنا دلائل وبراہین قائم فرمائے کہ تمام آریہ لاجواب ہو گئے۔

فیروز پور جھرکہ ذلی میں آریوں سے مناظرہ

اس کے بعد آپ حضرت حجۃ الاسلام کتیح الانام حضرت مولانا الحاج مولوی مفتی محمد حامد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ فیروز پور جھرکہ ذلی [illegible] کے لئے تشریف لے گئے۔ قوری مدرسہ میں حضرت کا [illegible] جلسہ کے بعد ایک شخص نے آکر حضرت حجۃ الاسلام کی خدمت میں عرض کی کہ آریوں کا جلسہ ہو رہا ہے اور کل انہوں نے مسلمانوں کو چیلنج دیا ہے۔ مگر اب تک کوئی مسلمانوں کی طرف سے نہیں آیا ہے حضرت شیر بیشہ سنت نے بھی سنا تو حجۃ الاسلام کی خدمت میں عرض کیا حضور والا مجھ کو اجازت ہو تو جا کر احقاق حق و ابطال باطل کروں۔ حضرت سے اجازت دی شیر بیشہ سنت دوسرے روز سادہ لباس میں معہ چند رفقا کے تشریف لے گئے۔ آریوں کا جلسہ ہو رہا تھا۔ حضرت نے جا کر [illegible] کہ آپ لوگوں نے چیلنج دیا ہو ان لوگوں نے فوراً کرسی اور میز لگا دی اور اعلان کر [illegible] مناظرہ ہوگا۔

لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص [illegible] اور جماعت کا کوئی آدمی ہے تو آپ نے فرمایا پنڈت جی اگر آپ مناظرہ نہیں کرتے مناظرہ میں دلائل [illegible] پیش کئے تو وہ اگر پیش کر سکو تو سمجھا [illegible] تو اس کی بھی تھوڑی [illegible] دل ہے

پھر مناظرہ شروع ہوا، مناظرہ اس موضوع پر تھا کہ وید الہامی کتاب ہے یا نہیں؟ حضرت نے ویدوں کے غیر الہامی ہونے اور اس کا کلام ہونے پر وہ دلائل قائم فرمائے کہ آریائی مناظر جھگڑے کے وقت [illegible] کا جواب دے سکے اور ویدوں کا الہامی ہونا ثابت نہ کر سکے۔ وقت مناظرہ ختم ہونے کے بعد آپ نے فتح و فیروزی کے ساتھ مسلمانوں کے مجمع کے ساتھ نعروں کی گونج میں قیام گاہ پر تشریف لائے۔ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری کیفیت و تفصیل سن کر تبسم فرمایا اور بہت دعائیں دیں پھر ارشاد فرمایا کیوں نہ ہو آخر آپ ابو الفتح ہیں۔ فسبحان اللہ و بحمدہ

غیر مقلد وہابیوں سے مناظرہ

کسی موقع پر ایک دن [illegible] آئی کہ غیر مقلد وہابیوں سے بے معنی چیلنج مناظرہ ہوا ہے آپ نے حضرت حجۃ الاسلام سے جواب چاہی اور روانہ ہوگئے مناظرہ کا موضوع غیر مقلدوں کی طرف سے مسائل تھا مثلاً غیر مقلدین جن کو تقلید، قرأت خلف الامام آمین بالجہر وغیرہ کو بھی حق کہتے ہیں اور وہ ان ہی مسائل کو مانے ہوئے ہیں۔ لیکن مسائل کو موضوع مناظرہ مقرر کیا۔ آپ نے ان ہی مسائل پر ان سے مناظرہ فرمایا۔ بالآخر غیر مقلدین لاجواب ہو گئے اور حنفی مذہب کا حق ہونا ثابت فرما کر فتح و نصرت کے ساتھ کامرانی سے تشریف لائے۔ و الحمد للہ رب العالمین

لاہور میں پہلی مرتبہ تشریف آوری!

شیر بیشہ اہل سنت جب لاہور تشریف لے گئے۔ وہ مرکزی مجلس حزب الاحناف لاہور کا عظیم الشان سالانہ اجلاس تھا جو مسجد وزیر خان کے سامنے بازار میں منعقد ہوا۔ حضرت شیر بیشہ سنت حضرت حجۃ الاسلام کے ساتھ تشریف لے گئے اس اجلاس میں حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی، مولانا سید ابو البرکات سید احمد صاحب ناظم، حضرت خطیب سنت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب قادری رضوی خطیب مسجد وزیر خان [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] میں حیران ہوا کہ حضرت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب ابھی تک آئے نہیں۔ ان کے بیان کا حضرت نے اعلان فرمایا (حضرت ابو الحسنات صاحب نے حضرت کی تیاری [illegible] حضرت صرف تعریف سنی تھی) میں جلسہ گاہ کا منتظم تھا ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ اب تقریر کون کرے گا اعلان تو مولانا حشمت علی خان صاحب کا ہوا ہے اور وہ موجود نہیں کہ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت کی جانب جو لوگ بیٹھے تھے ان میں سے ایک صاحب سادہ لباس میں ملبوس ہیرے کے کھڑے ہوئے اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت لے کر تشریف لائے اور بیان شروع کیا تو علم و عرفان کے دریا بہا دیئے خواص و عام

سب مطلوبہ چیز سے تھے ۔ [illegible] اللہ در حال [illegible] ملے نہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنّت کی ڈسٹرکٹ دی

آپ کی پہلی اہلیہ محترمہ صابرہ بیگم بنت حافظ محمد صادق سے ورسا دی مسلع سورت کے مقدر کے دوروں ۔ یک جبر دی تولد ہوئیں جن کا نام ناظرہ بیگم رکھا گیا مگر ولادت کے چھٹے روز کا انتقال ہوا اور غروب دن ان کی کا بھی انتقال ہوا رحمت اللہ تعالیٰ علیہما حضرت مقدسہ کی بیری اور تاریخ پیدائش کی وجہ سے ان کی کوئی دیکھ سکے اور بڑی بھابی جان مرحومہ کی ذمہ داری کو آ سکے۔ [illegible] و ب لیے مرحوم۔

پھر رشتہ ہیت آئے۔ مگر محب سیت جناب شاہ میر جان صاحب قادری کا رضوی سے پہلی بیعت کے رضویوں میں یک رشتہ لگایا جو حضرت شیر بیشۂ سنت [illegible] اللہ تعالیٰ علیہا رولوں کو بھیجا گیا۔ بات چیت طے ہوئی اور حضرت شیر بیشۂ سنت کی برات [illegible] میں بریلی شریف سے پہلی بیعت آئی۔ اس برات میں حضرت اکابر علمائے کرام قابل ذکر ہیں۔

(۱) حضرت تاج العلماء مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی

(۲) حضرت حجۃ الاسلام مولانا الشاہ مفتی محمد حامد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی (شہزادہ اکبر سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۳) حضور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی مفتی اعظم ہند

(۴) صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج حکیم محمد امجد علی صاحب قادری برکاتی رضوی اعظمی (مصنف بہار شریعت)

(۵) حضرت مولانا مولوی مفتی [illegible] صاحب قادری برکاتی رضوی

(۶) حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد عبد [illegible] صاحب قادری برکاتی رضوی

(۷) محدث [illegible] حضرت مولانا [illegible] شاہ محمد [illegible] صاحب قادری [illegible]

(۸) حضرت مولانا مولوی عبد [illegible] صاحب [illegible] رضوی بھائی

(۹) حضرت مولانا محمد [illegible] الرحمٰن صاحب قادری [illegible]

(۱۰) حضرت مولانا حکیم مقصود حسن صاحب

(۱۱) حضرت مولانا [illegible] صاحب قادری برکاتی رضوی [illegible]

(۱۲) حضرت مولانا حکیم [illegible] حسین صاحب

[illegible] برات کی بیعت مرت و [illegible]

[illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت کو [illegible] حضرت کے [illegible] حضرت صدر العلماء مولانا [illegible] قادری حکیم مفتی سید [illegible] مصطفےٰ میاں صاحب [illegible] بڑی مجبوریوں کے گھرے پیچھے [illegible] بیٹھے ہیں۔ [illegible] حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کا [illegible] بعد حضرت [illegible] صاحب [illegible] نکاح پڑھا [illegible] روپے [illegible] مہر مقرر ہوا [illegible] کے بعد [illegible] تقسیم ہونے کے [illegible] ختم ہوئی

[illegible] بریلی شریف [illegible] بالا کی [illegible] بیعت [illegible] حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ [illegible] حضرت [illegible] علیہ الرحمہ [illegible] حضرت سید العلماء [illegible] شادی کے [illegible]

[illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کے وصال کے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم [illegible]

[illegible]

میں خصوصی حصہ لیا۔

دوسرے روز وہیں ... [illegible] ... حضرت شیر بیشہ سنت بریلی شریف گئے اور خیر و برکت ... [illegible] ... والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ... [illegible] ... بھی ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... مقرر کی۔

بذاتِ حضرت حشمت کمالات کی بیتی

سب ... [illegible] ... پہلے کرم سے حضرت شیر بیشہ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع کمالات مختلف فرماتے تھے۔ ذہین، عقیل، فہیم، ... [illegible] ... عالم متبحر، مشہور، مستند ... [illegible] ... تھے ... [illegible] ... کیا ... [illegible] ... تبلیغ ... [illegible] ... مصنف، فقیہ، مفسر، واعظ، خطیب، ادیب، مدرس، یعنی علماء کے مختلف مدارج ہیں۔ آپ دیکھیں گے کوئی عالم ہے مگر واعظ نہیں، کوئی واعظ ہے مگر ... [illegible] ... کوئی ... [illegible] ... ہے مگر ... [illegible] ... نہیں، کوئی عالم ... [illegible] ... بھی ہے مگر مدرس نہیں۔ کوئی مدرس ہے مگر مقرر نہیں، کوئی مدرس مقرر بھی ہے مگر مصنف اس ... [illegible] ... نہیں، کوئی عالم، واعظ، قاری ... [illegible] ... قرآن عظیم ... [illegible] ... کوئی مدرس و مقرر ہے مگر مفتی نہیں۔ کوئی عالم ... [illegible] ... نہیں۔ کوئی عالم ... [illegible] ... مدرس، مقرر ہے ... [illegible] ... کوئی ... [illegible] ... سے متصف ہے مگر مناظر نہیں، کوئی مناظر بھی ہے مگر کسی ایک فرقہ ... [illegible] ... سے مناظرہ کر سکتا ہے مگر ... [illegible] ... نہیں ... [illegible] ... اور آریوں سے مناظرہ کر سکتا ہے ... [illegible] ... نہیں۔ کوئی عیسائی ... [illegible] ... سے مناظرہ کر سکتا ہے مگر ... [illegible] ... نہیں۔

الغرض یہ کہ ہر فن سے ... [illegible] ... دستور ہے ... [illegible] ... حضرت شیر ... [illegible] ...

رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت ... [illegible] ... رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں گروہ اہلسنت وجماعت کے پیشوا ... [illegible] ... کی دشمنی کا نام رفض ہے ... [illegible] ... دوسرے کی ... [illegible] ... عداوت کا نام خارجیت ہے۔

... [illegible] ... کہ کسی مناظرہ نے ... [illegible] ... کوئی ... [illegible] ... سے مناظرہ کر سکتا ... [illegible] ... مناظرہ نہیں کر سکتا۔ حضرت الحاج شیر بیشہ سنت علامہ دہر مولانا حشمت علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہر مذہب، ہر دین کے مقابل حقانیت ... [illegible] ... رب کریم جل مجدہ نے عطا فرمایا تھا۔ غرض کہ ... [illegible] ... نے حضرت کو ... [illegible] ... خوبیوں سے متصف فرمایا تھا ... [illegible] ... علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ... [illegible] ... کیا تھا جو سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... [illegible] ... سے لکھا ... [illegible] ... حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... [illegible] ... کامل مجدد عظیم قبلہ عالم تھے تو ان کے فرمان کی شان وہی ہوگی کہ

لوحِ محفوظ ست پیشِ اولیاء

از چہ محفوظ ست محفوظ از خطا

ـلے گاؤں ضلع ناسک میں پہلی بار تشریف آوری

... [illegible] ... ١٣٤٦ھ میں آپ پہلی بار ... [illegible] ... گاؤں ضلع ناسک ... [illegible] ... کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ ... [illegible] ... کا سلسلہ شروع ہوا ... [illegible] ... کے ... [illegible] ... مسجد ... [illegible] ... ہوئے ... [illegible] ... حالات ... [illegible] ... ہو گئے ... [illegible] ... حضرت نے تحریر فرمایا کہ "لاهم ف لاهم" ... [illegible] ... سے ... [illegible] ... اکابر ... [illegible] ... کا ... [illegible] ... کر ... [illegible]

[illegible] سے گفتگو [illegible]
[illegible] پھر [illegible] جسم پر گفتگو ہوگی
[illegible] پہنچے [illegible]
[illegible]
[illegible] جواب [illegible]
[illegible]

جب [illegible] پولیس [illegible]
لگا کے اندر پولیس اسٹیشن میں [illegible]
لے گئے اور حضرت کے ساتھ [illegible] حاجی [illegible] صاحب
[illegible] غلام دستگیر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ ہی غور کریں [illegible] ٹھیک ہے مگر
آپ [illegible] حضرت نے فرمایا آپ کس [illegible]
[illegible] حضرت نے [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] مسلمانوں میں اسی طرح داڑھی منڈانے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ تشریف [illegible]

پولیس کا انتظام کریں گے اور میں خود بھی موجود رہوں گا۔ جب [illegible]
جمع ہوا۔ حضرت نے [illegible] فرمایا [illegible] السلام پر
جلسہ ختم ہو۔ صبح کو [illegible] آدمی بھیجا کہ آپ [illegible] تک قیام کریں
[illegible] اس طرح حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کرم سے [illegible]
[illegible] آئی۔

اذان خطبۂ جمعہ

جمعہ کی اذان خطبہ بھی [illegible] ہے [illegible] حضور [illegible]
[illegible] مسجد [illegible] ہوتی تھی [illegible]
مسجد [illegible]
[illegible] مسجد میں موضع اعداد للصلاۃ سے خارج [illegible] سامنے
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] خارج مسجد [illegible] سنت ہے [illegible] عمدۃ الرعایہ میں [illegible]
[illegible] روایت نقل کی ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ
علی باب المسجد وابی بکر وعمر [illegible] حاشیہ [illegible]
[illegible] روایت لکھی
ومعہ الطحطاوی کان یؤذن بلال علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم وابی بکر وعمر
کشف الغمہ میں بھی اسی کے قریب ہے اور فقہائے کرام کی تصریحات کے
مطابق مسجد [illegible] مکروہ [illegible] ہے۔ فتح القدیر میں ہے
الاقامۃ فی المسجد ولا بد واما الاذان فعلی المئذنۃ فان
لم یکن ثمۃ ففی فناء المسجد وقالوا لا یؤذن فی المسجد۔

دراصل مسئلہ فتح قدیر میں ہے کہ لکھا ہے: لا اذان فی المسجد فتاوی تاتارخانیہ
مجمع برکات و فتاوی عالمگیری، فتاوی قاضی خان و خلاصہ و شرح نقایہ
و بحر الرائق میں ہے: یؤذن علی المئذنۃ او خارج المسجد ولا یؤذن
فی المسجد اور شرح مختصر علامہ سید جرجانی میں ہے وفیہ سعایہ لا یؤذن
فی المسجد مستحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے: یکرہ ان یؤذن فی المسجد
کما فی القہستانی عن النظم اور شرح مختصر وقایہ برجندی و شرح قدوری مختصر میں
ہے ولا یؤذن الا فی خارج المسجد او علی مئذنۃ ساتھ ہی
شرعیات جدید میں مراد تعلق مدارس تہ رہے کہ حنفیہ کا جو مذہب ہے
جمعہ کی جو اذان مالیگاؤں کی ہر مسجد میں موضع صدر میں مطلقاً مکروہ ہے
ومن ذلک سخت ... بعض فقہیہ الثانی بالتخصیص ... یہ
مسئلہ مردہ تھا مسلک حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت
مجدد اعظم مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے زندہ فرمایا۔ اور یہ سنت اب تک بڑی جامع مسجد اور احمد آباد کی مساجد جمعہ کے
شہرے اس کی تائید کرتے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کا جب مالیگاؤں میں زیادہ قیام ہوا تو صاحب سے
نماز جمعہ کی امامت و خطابت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں پڑھاؤں گا مگر
اذان سنت کے مطابق منبر کے سامنے خارج مسجد ہوگی۔ لوگوں نے منظور کیا
پھر حضرت نے خطبۂ جمعہ سے پیشتر مسئلہ سمجھایا۔ لوگوں نے مسئلہ حق جان کر قبول کیا
اور اذان خطبہ بھی بیرون مسجد خطیب کے سامنے شروع ہو گئی۔ اذان خطبہ بیرون مسجد
خطیب کے سامنے ہونے کی سنت مبارکہ حضرت سے ہندوستان میں اکثر مقامات
پر جاری فرمائی۔ مثلاً جیت پور، گوبند پور، بھاؤ پور، ڈوڈکم، بہار شریف اور
کاسا پور وغیرہ وغیرہ

مالیگاؤں میں مدرسہ اہلسنت کا قیام

حضرت نے مالیگاؤں کے قیام کے دوران مدرسۂ اہلسنت کی بنیاد ڈالی
اور سنی بھائیوں نے جوش و خروش کے ساتھ اس مدرسہ اہلسنت کو ترقی پر پہنچایا مگر
افسوس کہ بعض وجوہ سے اس کی ترقی رک گئی۔ یہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا لگایا
ہوا وہی باغ مدرسۂ اہلسنت ہے جس میں آج صدر امام اہلسنت مولانا مولوی مشتاق احمد
قادری برکاتی قاسمی مالیگانوی صدر مدرس ہیں۔*

مالیگاؤں سے واپسی اور سورت تشریف آوری

سورت کے احباب نے دعوت بھیجی اور بعد میں حافظ سنت مولوی حاجی غلام حسن صاحب
مصنف وید بندیت کا پاکیزہ دوز گراف کو مالیگاؤں بھیجا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت
کو ساتھ لے کر سورت تشریف لائیں۔ ذی الحجہ الحرام ۱۳۲۲ھ کے آخر ایام میں مالیگاؤں
سے سورت براہ دھولیہ روانگی ہوئی۔ رخصت کا منظر قابل دید تھا۔ مالیگاؤں
موٹر اسٹینڈ پر جہاں تک نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تھے۔ وہ ہر
سنی حضرت کو باچشم تر رخصت کر رہا تھا۔ بعض سنی حضرات دھولیہ تک اور بعض مراثا
اسٹیشن تک رخصت کرنے آئے۔ سورت پہنچنے پر احمد آباد کے احباب نے دعوت کی
اور اصرار کیا۔ محب سنیت جناب حاجی اسمٰعیل حاجی صدیق قادری برکاتی نے محرم شریف
کی مجالس کی دعوت دی۔ احمد آباد میں جناب حاجی سلیمان ابراہیم صاحب قادری ازہری
لیڈر اخبار آفتاب اسلام جنت روڈ گجراتی کے یہاں قیام ہوا۔ دوسرے روز مولانا حافظ

---

* مالیگاؤں میں یہی مدرسہ اہلسنت اس وقت دارالعلوم سنیہ حنفیہ کے نام سے جاری ہے۔ مصنف رضوی
علاوہ تحریک مرشدیں پر اہلسنت جہاں کا مشہور دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد کے سابق
ناظم علی حسن کا وصال ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ مغفرت فرمائے آمین۔ منصور رضوی

سید ... صاحب قادری برکاتی ممبئی سے تشریف لائے کہ ممبئی کے مسلمان اہلسنت نے بھیجا ہے کہ حضرت ممبئی تشریف لائیں۔ حضرت ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ کو ممبئی تشریف لائے اور ۲۷ ذی الحجہ کو حضرت با برکت عالی مسرت مولانا الحاج الحاج پیر سید ابراہیم صاحب قادری کی دست بوسی اور تحدیث سے شرف باریابی حاصل ہو۔ یہ محلس پیر حضرت پیر سید مصطفے صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت کا بیان ہوا جس کو سن کر حضرت پیر سید ابراہیم صاحب قادری بہت خوش ہوئے۔ بیان کے بعد سینے سے لگایا، سب ... دیں۔ دوسرے روز دعوت طعام کی اور ارشاد فرمایا۔ مولانا حشمت علی دو مولوی کو کہا میرے پاس آنے کا وقت مقرر ہے مگر تمہیں ہر وقت اجازت ہے جس وقت مرضی ہو آجاؤ۔ پھر دربان کو بلا کر حضرت کی طرف اشارہ کیا کہ ان کو پہچان لو۔ یہ مولانا صاحب جس وقت بھی آجائیں ان کو ہرگز ہرگز نہ روکنا اندر بلا کر بٹھانا اور فوراً مجھے خبر کرنا۔

محرم الحرام کی چاند رات سے بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ یکم محرم کو خبر ملی کہ ممبئی میں مولوی شبیر احمد دیوبندی کا گندہ اشتہار بھی ... ہے۔ حضرت نے فوراً ایک خط عقائد دیوبندیہ پر مشتمل مولوی شبیر احمد کو بھیجا اور وہی خط پوسٹر کے ذریعہ دوسرے روز شائع کردیا۔ یہ شرط تھی ہی تھا کہ مولوی شبیر احمد دیوبندی کو تیسری شب میں ہی مجالس محرم شریف چھوڑ کر ممبئی سے رخصت ہونا پڑا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ فیض شاہ دودھاہم۔

مجالس محرم میں سلام باقیام کا آغاز

حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ ممبئی کی مجالس میں اب دیوبندیوں نے آنا شروع کیا ہے تو آپ نے علماء اہلسنت کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں نے ان محسوس کے اثرات میں

---

۱ حضرت کا ممبئی وصال ہو۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ منصور رضوی

قیام تعظیمی و صلاۃ و سلام شروع کردیا ہے تاکہ گستاخ اور دیوبندی عوام کو چھپ ... ہو۔ جب آپ حضرات بھی ختم بیان پر صلاۃ و سلام مع قیام شروع کردیں۔ علماء کرام نے اس کو منظور کیا اور ممبئی کی مجالس محرم میں قیام و سلام جاری ہوگیا اس کے بانی بھی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ فالحمد للہ

بریلی شریف میں دیوبندیوں کا چیلنج مناظرہ اور فرار

ممبئی سے واپسی پر بریلی شریف میں قلعہ کی مسجد میں حضرت کے دو بیانات مقرر ہوئے۔ بیان کے بعد جلسہ گاہ میں دیوبندیوں کی ایک تحریر موصول ہوئی۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ دوسرے روز بیان کے دوران ان کی تحریر کا جواب آیا جس میں فرار کی گلیاں تلاش کی گئی تھیں۔ حضرت نے اسی وقت قلم برداشتہ اس کا جواب تحریر فرمایا کہ کل بعد عشاء اسی جلسہ گاہ میں اپنے مولویوں کو لے کر آجاؤ اور اپنے اکابر تھانوی و انبیٹھی و گنگوہی و نانوتوی کے کفر و ضلال سے توبہ کرلو۔ پہلے اپنے ان طواغیت کے اسلام کا ثبوت دو۔ توبہ کرکے سنی مسلمان بن جاؤ پھر اور دیگر مسائل پر گفتگو ہوگی۔ حضرت نے اس مضمون کا خط لکھا اور آئندہ کل مناظرہ کا اعلان کردیا۔ نیز جلسہ کو خطاب کرکے ہدایت کی کہ کل اس اسٹیج کے سامنے ایک اور اسٹیج بنانا اور یہ دھیان رہے کہ دیوبندی مولوی تمہارے محلے میں آئیں گے ان کے ساتھ کوئی برا سلوک ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے۔

چنانچہ دوسری شب میں بہت عظیم الشان مجمع ہوا۔ آمنے سامنے دو اسٹیج بنے۔ اہلسنت کا اسٹیج حضرت شیر بیشۂ سنت اور دوسرے حضرات علماء اہلسنت سے

---

۱ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی جاری فرمائی ہوئی یہ رسم صحیحہ بدستور حسب معمول آج بھی ممبئی میں مجالس محرم میں جاری ہے اور مجالس اہلسنت و دیگر جلسوں کے درمیان امتیازی نشان قائم ہے۔ منصور رضوی

سے اٹھ رہا تھا مگر سامنے کا اسٹیج بالکل خالی تھا۔ ہر طرف سے عقیدت کی نظریں اس کے سامنے کھینچے گئے۔ لیکن کسی وہابی دیوبندی میں آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر حضرت نے بیان فرمایا اور وہابیوں کی کتابیں دکھا کر دیوبندیوں کے کفریات ثابت فرمائے۔ وہابیہ دیوبندیہ کے پرخچے اڑ گئے آسمان میں شٹلے سنیوں کے قلوب مسرور ہوئے اور عظمتِ مصطفےٰ کے جلووں سے لوگ ہوئے آخر شب میں صلوٰۃ و سلام دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

تمہید ایمان اور حسام الحرمین کا گجراتی ترجمہ

اسی دورہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے محب سنیت جناب حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری گونڈل والے کو آمادہ کیا کہ تمہید ایمان اور حسام الحرمین کا گجراتی ترجمہ کرایا جائے اور اس کو چھپوا کر گجراتی زبان والوں میں مفت تقسیم کیا جائے۔ حاجی صاحب مرحوم جو حضرت کے بہت معتقد تھے راضی ہو گئے۔ بعض دیگر حضرات اہلسنت سے کہا گیا۔ سب کی کوشش سے رقم جمع ہوئی اور تمہید ایمان و حسام الحرمین کا گجراتی ترجمہ ہوا اور آفتاب اسلام پریس احمد آباد میں اصل عربی کے ساتھ (جس کی عربی بریلی شریف میں چھپی تھی) دو ہزار کی تعداد میں مفت شائع کرائی۔ فسبحان اللہ وبحمدہ۔

ردِ سیف یمانی اور اطیب البیان کی تقسیم

حاجی سیٹھ ولی محمد صاحب دھوراجوی کو حضرت نے تیار کیا اور کتاب مستطاب اطیب البیان رد تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت صدر الافاضل مولینا الحاج حکیم محمد نعیم الدین صاحب اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ ایک ہزار ــــ تکلمات اطیب ایک ہزار ــــ اور رد سیف یمانی مصنفہ جمیل العلماء حضرت مولینا الحاج مفتی شاہ محمد اجمل صاحب قادری برکاتی رضوی سنبھلی

دام ظلہم ایک ہزار مفت شائع کرا کے سنیوں میں تقسیم کرائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

رادالمہند کا گجراتی ترجمہ

پھر حضرت نے جناب حاجی ہاشم حاجی جمال صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کو تیار کیا کہ رادالمہند علی التصدیق الانبیٹھی المعروف بہ گجراتی کرا کے اسے مفت شائع کیجیے۔ یہ کتاب دیوبندی المہند کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی بے مثال تصنیف ہے۔ حاجی صاحب موصوف نے روپیہ جمع کیا اور رادالمہند کا گجراتی ترجمہ ہوا۔ دو ہزار کی تعداد میں یہ کتاب بھی مفت شائع ہوئی۔ فوجہہ ربنا الکریم، لہ الحمد

لطمۂ شیر بر نجدی زادۂ راندیر کا گجراتی ترجمہ

راندیر سے ایک تحریر وہابیت دیوبندیت کی حمایت میں شائع ہوئی۔ حضرت نے اس کا جواب تحریر فرمایا اور جناب حاجی ہاشم حاجی جمال قادری صاحب نے حضرت کے اس جواب کو گجراتی ترجمہ کرکے اس کتاب کو دو ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کیا۔ یہ کتاب لطمۂ شیر تک صرف گجراتی میں شائع ہوئی اردو میں شائع نہ ہو سکی۔ ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ جس تحریر کا یہ جواب ہے وہ بھی گجراتی زبان میں تھی۔ لہذا گجراتی اشاعت کو کافی سمجھا گیا۔

ان خدمات دینیہ کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کے دل میں دین کی خدمت اور سنیوں کے ایمان کی حفاظت کا کس قدر جذبہ تھا اور اسی کے ساتھ آپ کے خلوص و للہیت کا بھی اظہار ہو رہا ہے کہ کس طرح بے لوث بے طمع

ــه حضرت کا بھی وصال ہو گیا۔ جب تک حیات رہے حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کے عرس مبارک میں ہر سال تشریف لاتے۔ یہاں تک کہ اپنی علالت کے دوران کمزوری بہت تھی تو سرکار پر بیٹھ کر تشریف لائے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را ۔ مسعود رضوی

عبارات دیوبندیہ انجام دیتے تھے مستحق ہیں۔ مگر یہ کتاب سطوۃ قہریہ بر عصبہ
مرادیہ مدینہ اردو میں بھی شائع ہونے کے قابل ہے کیونکہ اس میں حضرت کا تحریر فرمایا ہوا
مسودہ پڑھا تھا اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب اردو میں بھی شائع
ہو جائے تو اہلسنت وجماعت کے لئے بہت مفید اور معلومات افزا ثابت ہوگی۔

مرادآباد میں شیر بیشۂ سنت کا نعرۂ حق

مرادآباد میں انصاری کے میڈ خلف الرشید حضرت ... دیوبندی کا دس روزہ
پروگرام مقرر ہوا اور یہ شہرت ہوئی تو حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے اس
کے مقابل حضرت شیر بیشۂ سنت کو بلا بھیجا اور آپ کے دس روزہ پروگرام کا
اعلان کردیا۔

حضرت کو حسب وعدہ تاریخ مقررہ پر آپ مرادآباد پہنچ گئے اور جلسہ ...
جیسے ... تقریروں کو اپنی حق بیانی سے ... حبیب
علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم بالکل ناکام بنا دیا ان کے پنڈال میں سناٹا
چھا گیا۔ دیوبندی سخت پریشان ہوئے گویا کہ الغیاث یا المدد کے وظیفے
پڑھنے لگے

یا رسول اللہ کہنا جس کے دھرم میں شرک تھا
المدد یا کوتوال اب کا وظیفہ ہوگیا

جب حکومت کی طرف سے بھی ناکام ہوئے تو حضرت شیر بیشۂ سنت کے
پنڈال میں جلسوں پر کوئی پابندی نہ لگی ... دیوبندی کو ۵، ۶ بیانوں کے بعد ہی کسی
بیماری کا بہانہ کرکے مرادآباد سے بھاگنا پڑا اور حضرت نے پندرہ روزہ پروگرام کرکے
مراجعت فرمائی۔

مالیگاؤں میں حضرت تاج العلماء کو بلانا

۱۳۵۳ھ یا ۱۹۳۴ء میں حضرت تاج العلماء مولانا حکیم سید شاہ اولاد رسول
محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیر بیشۂ سنت نے

مالیگاؤں مدعو کیا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت خود ایک دن پیشتر مالیگاؤں تشریف لائے
جہاں ایک عظیم الشان جلوس اور جلسۂ استقبال کا پروگرام مرتب کیا۔ دوسرے دن حضرت
تاج العلماء مع جملہ تشریف لائے تو مالیگاؤں میں گرنا ندی سے جلوس نکالا گیا۔ مالیگاؤں
کی تاریخ میں یہ پہلا عظیم جلوس تھا

مالیگاؤں کے بعد حضرت تاج العلماء بمبئی تشریف لائے۔ بمبئی سے حضرت شیر بیشۂ
سنت نے کاٹھیاواڑ کا پروگرام مرتب فرمایا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت کی یہ وہ عظیم خدمات
دینیہ ہیں جن کی مثال قریب میں ملنا مشکل ہے جو ... حد درجہ ...

بہار و بنگال میں تشریف آوری

اس دورے میں گیا، مدنا پور، بھاگلپور وغیرہ جہاں اور آسام چاٹگام وغیرہ مقامات
پر تشریف لے گئے اور ہر جگہ بیان وعبارات کفریہ کا رد اور سنیت کی تبلیغ فرمائی۔ گیا
میں بھی وہابیوں نے یا شیخ المدد کے وظیفے پڑھے۔ پھر آپ پر کیس بھی کیا۔ اللہ
تعالیٰ و بعون حبیبہ علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم آپ کو کھلی کامیابی ہوئی
مقدمہ خارج ہوگیا اہلسنت کو کامیابی اور وہابیہ دیوبندیہ کو ذلت وخواری نصیب ہوئی۔

لکھنؤ میں کاکوروی جی سے مناظرہ

امام الخوارج مولوی عبدالشکور کاکوروی سے حضرت شیر بیشۂ سنت
کا مناظرہ لکھنؤ میں مقرر ہوا۔ حضرت نے مسطور فرمایا یہ مناظرہ مسئلہ علم غیب
ماکان وما یکون حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر طے ہوا۔
گفتگو کے دوران مولوی عبدالشکور کاکوروی نے یہ کہہ دیا کہ مولوی عبدالحئی صاحب کے
فتاویٰ کی عبارت الحاقی ہے یعنی دوسروں نے لکھ کر شامل کردی ہے۔ حضرت نے اس
کا رد فرمایا تو کاکوروی جی نے شکست کا منظر دیکھتے ہی اور حفظ الایمان اور براہین قاطعہ
کی عبارات کفریہ سے لاجواب ہوتے ہوئے اپنے لوگوں کو مشتعل کیا۔ ...

چنانچہ اسی وقت اتفاقی طور پر حضرت سلطان الواعظین مولانا مولوی حکیم عبدالاحد صاحب قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی تشریف لائے اور موقع محل دیکھ کر بہت اچھا مدلل تقریر سے آپ نے کام لیا۔ بصورت مناظرہ گفتگو شروع کیا یہاں تک کہ اس روز کی گفتگو تمام ہوئی وقت ختم ہوگیا۔ کاکوروی صاحب مولوی اشرفعلی تھانوی مولوی رشید احمد گنگوہی کی عبارات کفریہ کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

پھر سلطان الواعظین علیہ الرحمہ نے اعلان فرمایا اور مولوی عبدالشکور کاکوروی کو تحریر دی کہ کل آپ صبح ساڑھے آٹھ بجے آستانہ حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوں گے وہیں مناظرہ ہوگا اور جملہ انتظام و حفظ امن کی ذمہ داری ہم پر ہوگی۔ کاکوروی جی نے خاموشی سے ثبت میں جواب دیا اور یہ اعلان تمام شہر میں کرا دیا گیا۔

دوسرے روز حضرت شیر بیشہ سنت اور حضرات علمائے اہلسنت نیز بکثرت عوام و خواص اہلسنت آستانہ حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوئے مگر دیوبندی اسٹیج کاکوروی جی اور ان کے حواریین سے خالی تھا۔ انتظار کرکے ۹ بجے مولوی عبدالشکور کاکوروی کو ایک خط جناب حضرت کے ہاتھ بھیجا گیا کہ جلد تشریف لائیے سب سنی مسلمان و حضرات بڑی بے چینی سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ دو حضرات حافظ لشکر [illegible] مقام مناظرہ چک منڈی پہنچے جہاں کاکوروی جی ٹھہرے ہوئے تھے مگر وہ وہاں نہ تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان پر ہیں ابھی یہاں نہیں آئے ہیں۔ یہ لوگ پانالہ کاکوروی صاحب کے مکان پر پہنچے مکان میں اطلاع کرائی اندر بلائے گئے ان لوگوں نے خط دیا خط پڑھتے ہی کاکوروی صاحب کا حال خراب ہوگیا اور کچھ دیر بعد حواس درست کرکے بولے کہ آپ لوگ چلیں میں ابھی آدمی کے ہاتھ اس کا جواب بھیجتا ہوں ان لوگوں نے کہا جواب نہیں چاہیے بلکہ آپ خود تشریف لے چلیں آپ کے سب منتظر ہیں پھر بولے ہاں آپ لوگ چلیں میں جواب بھیج دوں گا۔

وہ لوگ واپس آگئے۔ اس [illegible] کے بعد آستانہ مبارک میں حضرت علمائے اہلسنت کے بیانات شروع ہوئے۔ ۱۰ بجے چک منڈی سے کچھ لوگ کاکوروی جی کے بھیجے ہوئے آئے کہ آپ لوگ کل کی جگہ یعنی چک منڈی چلیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کل ہم ہی ذمہ داری پر آپ کی جگہ مناظرہ کرنے آتے تھے مگر جو صورت اختیار کی گئی وہ ہم نے اور آپ نے اور سب حاضرین نے دیکھیں۔ اب آج یہاں ہم آپ لوگوں کی ذمہ داری لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ کاکوروی صاحب کو بلائیے ہم ان کے ذمہ دار ہیں اور اگر وہ چک منڈی ہی بلانا چاہتے ہیں تو مولوی عبدالشکور صاحب [illegible] ذمہ داری کی تحریر اپنی دستخط و مہر کے ساتھ بھیجیں تو ہم بھی وہاں آنے کو تیار ہیں۔ وہ لوگ واپس ہوئے [illegible] حضرت نے فرمایا مولوی کاکوروی آپ کے پیشوا [illegible] معتبر و مستند ہیں [illegible] کی تحریر [illegible] یہ لوگ یہ کہہ کر چلے گئے کہ ہم ابھی مولوی صاحب کو ان کی تحریر [illegible] کر آتے ہیں۔ [illegible] ایک بجے تک علمائے کرام کے بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر نماز و سلام [illegible] مولوی عبدالشکور کاکوروی آئے نہ ان کی تحریر آئی۔ دیکھو اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔

برہما رنگون میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی تشریف آوری

۱۳۴۳ھ مطابق سنہ ۱۹۲۴ء [illegible] کشمیری صدر مدرس دیوبند [illegible] جناب شبیر احمد صاحب [illegible] کا پروگرام بنا کر رنگون پہنچے [illegible] کی تقریریں شروع ہوئیں۔ رنگون کے مسلمانان اہلسنت نے حضرت شیر بیشۂ سنت کی خدمت میں دعوت نامہ [illegible] اشتہار شائع کیا جو رنگون میں تقسیم ہوا۔ [illegible] مولویوں کو [illegible] بھیجا گیا [illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت رنگون تشریف لا رہے ہیں [illegible] آپ [illegible] صاحبان اس وقت تک رنگون میں قیام کریں اور حضرت کے آنے پر مسلمانوں کے مجمع عام میں [illegible] مسلمان ہونے کا ثبوت دیں اور اس کے بعد یہاں سے جانا [illegible] آپ کا [illegible] ہوگا [illegible] اشتہار شائع ہوا تھا کہ ان دونوں مولویوں نے [illegible] پروگرام چھوڑ کر رنگون سے روانہ ہونے کی تیاری کی حضرت جس تاریخ کو کلکتہ سے جہاز میں

کہ کسے دو مرسے [illegible] جہاز میں موجود [illegible] مولوی صاحب نے شوکت سے کلکتہ [illegible]
مجھ سے یہ کہتے ہوئے کہ سہ

جو لنگی والا کھولیں تو شے
لوٹ کے بدھو گھر کو آئے

میرا پیشہ ردِّ وہابیت ہے !

جہاز رنگون کے ساحل پر پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر [illegible] وغیرہ آئے اور تمام مسافروں سے ان کے نام پتہ وغیرہ معلوم کرنے لگے حضرت کے پاس بھی آئے [illegible] آفیسر نے نام [illegible] دریافت کرنے کے بعد پھر سوال کیا کہ آپ کا پیشہ کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا میرا پیشہ ردِّ وہابیت ہے [illegible] آپ کی عبارت یا ملازمت کے بارے میں [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] میرا پیشہ ردِّ وہابیت ہے کیسر پھر بولا میری سمجھ میں بات نہیں آئی۔ میں کیا پوچھتا ہوں اور آپ کیا جواب دیتے ہیں [illegible] وہابیت کس کو کہتے ہیں۔ حضرت نے مسکرا کے فرمایا آپ کے دریافت کرنے کا مطلب یہی ہے کہ میرے اہل و عیال کی روزی حاصل ہونے کا ذریعہ کیا ہے۔ وہ بولا جی ہاں میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا میں یہی جواب دے رہا ہوں [illegible] وہابیت کسی کمپنی یا فیکٹری کا نام نہیں [illegible] میں اپنے عہد اور [illegible] کے دشمنوں اور [illegible] بارگاہ کے گستاخوں کا ذکر کرتا ہوں اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] میرے اہل و عیال کو کھلاتے پلاتے پہناتے ہیں [illegible] میرا پیشہ [illegible] ردِّ وہابیت تحریر کیجئے

جہاز کے بعد جہاز رنگون کے ساحل پر لگا [illegible] مسلمان آپ کے استقبال کے لئے آئے تھے۔ [illegible] حضرت [illegible] پھول [illegible] جہاز کے قریب آئے۔ جب سیٹھ اسمٰعیل [illegible] سیٹھ محمد ہاشم [illegible] سیٹھ محمد حسین [illegible] جہاز پر آئے مگر وہ حضرت سے ناواقف تھے اور حضرت بھی ان کو پہچانتے نہیں تھے۔ لہٰذا یہ حضرت کو اوپر تلاش کرنے لگے۔ حضرت نیچے آ گئے۔ یہ

لوگ جہاز کے اوپر تلاش کر کے پریشان ہو گئے۔ حضرت [illegible] دروازے کے باہر [illegible] تو استقبال کرنے والوں میں [illegible] کچھ لوگ ملے [illegible] ملاقات [illegible] کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میری کسی سے [illegible] ملاقات نہیں ہوئی [illegible] لوگوں نے جب [illegible] تو حضرت [illegible] کے اصرار سے [illegible] تھے کہ حضرت [illegible] لوگوں سے [illegible] آپ لوگ [illegible] حضرت یہاں تشریف لے آئے [illegible] حضرت [illegible] کے ساتھ [illegible] کار میں [illegible] کے سامنے [illegible] ہوٹل [illegible] میں [illegible] کے مکان [illegible] لوگوں سے [illegible] حضرت نے [illegible] فرمایا [illegible] مشغول [illegible] وغیرہ کے چند میمنوں نے کہا کہ آج [illegible] آرام فرمائیں [illegible] جمعہ کی تیاری [illegible] حضرت نے [illegible] مدرسی [illegible] تاری [illegible] آرام کی غرض سے لیٹ گئے [illegible] کمرہ میں یہ تینوں مذکورہ بالا لوگ [illegible] و دیگر حضرات میمنی زبان میں باتیں کرنے لگے کہ ہم کو دھوکہ ہو گیا۔ ہم سمجھے تھے کہ [illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible] شوکت والے عالم ہوں گے مگر یہ تو بہت [illegible] اور کم عمر ہیں [illegible] ایسے [illegible] کا کیا جواب دیں گے

حضرت کا چونکہ کاٹھیاواڑ اور گجرات آنا جانا [illegible] حضرت میمنی زبان سمجھتے تھے [illegible] کی یہ باتیں سن کر حضرت نے خیال فرمایا کہ [illegible] ان لوگوں [illegible] [illegible] [illegible] حضرت کی [illegible] اور [illegible] سے [illegible] تھے۔ چنانچہ جب [illegible] قیام گاہ سے [illegible] کار میں حضرت کو [illegible] مسجد لائے حضرت نے مسجد میں [illegible] حضرت [illegible] خطیب [illegible] مسجد نے خطبہ پڑھنے کے لئے [illegible] کیا۔ حضرت نے [illegible] خطبہ پڑھا [illegible] جمعہ کی جماعت میں [illegible] حضرات [illegible] ہوئے موجود تھے۔ [illegible] خطبہ [illegible] مستی میں

ختم ہونے لگے۔ پھر حضرت نے نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔ قرأت سن کر تو سب ہی مسرور ہو گئے۔ جمعہ کے بعد حضرت کے بیان کا اعلان ہوا۔ سنت و نفل ادا کرنے کے بعد حضرت نے بیان شروع فرمایا۔ اب تو عوام و خواص تمام پر کیفیت و سرور کا عالم طاری تھا۔ اب ان لوگوں [illegible] گفتگو کرنے والوں کے خیال تبدیل ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ [illegible] بیان ختم ہوا۔ صلوٰۃ وسلام و دعا کے بعد دست بوسی و قدم بوسی کا سلسلہ شروع ہوا۔ جب سب رخصت ہوئے تو حضرت مسجد کے باہر آئے تو ایک خوبصورت کار دروازے پر کھڑی تھی اور وہ شخص بھی جو اس کار کا دروازہ کھولے کھڑے تھے۔ حضرت فرماتے تھے کہ میں مسجد کی سیڑھیاں اتر کر سوچ رہا تھا کہ وہ [illegible] تو آئے گی۔ اور کس میں مجھے جانا ہے۔ یہ شخص [illegible] کس کے کار لائے ہیں۔ جب میں رک گیا تو وہ شخص [illegible] اور وہ صاحب جو ان کے ہمراہ کھڑے تھے انہوں نے بھی اسی کار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضرت تشریف لائیں۔ [illegible] حضرت مسکرائے۔ اور اس خوبصورت کار میں بیٹھے۔ فرماتے ہیں کہ اپنے رب سے کہا الحمد للہ ان مولویوں کے امتحان میں کامیاب ہو گیا۔

شب میں [illegible] اسٹریٹ میں روڈ پر حضرت کا بیان ہوا۔ مغل اسٹریٹ مسلمانوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی [illegible] آدمی نظر آ رہے تھے۔ عظمت مصطفی ﷺ کا بیان سن کر مست مست ہو رہے تھے۔ نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت سے فضا گونج رہی تھی۔ تقریباً دو بجے شب میں صلوٰۃ وسلام و دعا پر جلسہ ختم ہوا

اب تو بیانات کا سلسلہ جاری ہو گیا اور روزانہ بیان ہونے لگا۔ حضرت کے بیانات کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ جہاں چند بیانات ہوئے وہاں کے عوام پڑھے لکھے [illegible] عوام بھی دیوبندیوں سے گفتگو کرنے لگے۔ اور دیوبندی عوام تو عوام ان کے مولویوں کو بھی لاجواب کر دیتے۔

رنگون جب رنگون میں [illegible] ہوا تو دیوبندیوں پر سخت مصیبت آگئی۔ چند روز کے بعد [illegible] حضرت مولانا مولوی قاضی احسان الحق صاحب

وقت [illegible] تشریف [illegible] مدرسہ [illegible] جماعت [illegible] میں رنگون [illegible] لائے تو حضرت سے [illegible] صاحب [illegible] دونوں حضرات [illegible] ہونے لگے۔

رنگون کے مخالف علماء [illegible] حضرت کے متعلق [illegible] رنگون سے قریب مانڈلے کے جناب [illegible] حضرت [illegible] اور بہت [illegible] عرض کیا کہ حضرت رنگون کا [illegible] عظمت مصطفی [illegible] مناظرہ کی بات [illegible] حضرت [illegible] تشریف لائیں۔ حضرت نے [illegible] صاحب کی دعوت قبول کی [illegible] مانڈلے پہنچے [illegible] شاندار جلوس نکالا۔ [illegible] شب میں بہت [illegible] حضرت کا بیان ہوا [illegible] اس موقع پر [illegible] مانڈلے میں [illegible] حضرت [illegible] سنت کو [illegible] سمجھا سکے

مانڈلے کے وہابیوں کا چیلنج مناظرہ

۲ نومبر کو مانڈلے کی سورتی مسجد کے متولیوں کی طرف سے [illegible] میں [illegible] حضرت [illegible] ایک تحریر آئی [illegible] کے لئے مناظرہ [illegible] کی طرف سے [illegible] مسجد مانڈلے کے [illegible] صبح ۸ بجے کی سورتی مسجد میں مناظرہ ہوگا۔ [illegible]

صبح [illegible] مناظرہ [illegible] سورتی مسجد [illegible] مسجد کے [illegible] خطیب [illegible] عظیم [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ——————— مسعود [illegible]

نقل گئے پر پہنچ رہے تھے کہ حضرت شیر بیشہ سنت اور حضرت قاضی صاحب قبلہ اگلی موٹی مسجد
پہنچے بیٹھے ہوئے جلسے لگائے [illegible] اور عزم کی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] فرمایا کہ تمہارے [illegible]
[illegible] دیوبندی [illegible] مناظرہ کر [illegible]
[illegible] سے [illegible] حضرت علامہ
جلسہ [illegible] مسجد میں داخل ہوئے [illegible]
[illegible] دیوبندیوں کا [illegible]

[illegible] ہم تمہارے ملا [illegible]
[illegible] مناظرہ کرو [illegible]
[illegible] سے ملا [illegible]
مناظرہ کے [illegible] کا [illegible]
[illegible] دیوبندیوں کے [illegible]
[illegible] اور حضرت [illegible]
[illegible] دیوبندیوں [illegible] اسٹیشن بھیج [illegible]
مولانا حشمت علی صاحب [illegible] مسجد کو [illegible] ہماری
مدد کرو [illegible] علاوہ [illegible] کی تحریر کو بھی [illegible]
[illegible] دیوبندی [illegible] سنت جماعت کی
[illegible] مناظرہ کی دعوت دیتے ہو اور پھر [illegible]
پاس آکر [illegible] مولوی [illegible]
[illegible]

[illegible] علامہ [illegible] شاہ کو [illegible]
[illegible] صلوٰۃ و سلام [illegible] فیروزی [illegible]
[illegible]

[illegible] وقت کی [illegible] رنگون [illegible] مناظرہ میں [illegible] ۱۹۴۲ء کو
جلسے کی تیاری شروع کر دی جس کا اعلان [illegible] پہلے ہی کر دیا تھا۔ ۱۴ دسمبر
کو جب دیوبندی [illegible] آگیا ہے [illegible] کر دیا ہے
کو ۵ بجے ایک [illegible] کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا کہ [illegible] مولوی عبدالشکور
کاکوروی رنگون آرہے ہیں [illegible] مناظرہ کرکے [illegible] حشمت علی [illegible]
ہوگا پھر اسی [illegible] کے نام سے ایک تحریر بھی اسی مضمون کی آئی جس کی طرف [illegible] توجہ کی گئی
[illegible] دسمبر [illegible]
[illegible] اسمٰعیل [illegible] غلام حسین پٹیل [illegible] دستخط
سے تحریر آئی کہ مولانا حشمت علی قیام کریں اور مناظرہ کرکے جائیں [illegible] ہوگا۔
اس تحریر کے [illegible] شیر بیشہ سنت [illegible]
دیوبندیوں کو [illegible] فتح [illegible]
دیا جائے گا [illegible] یہ تحریر پاکر حضرت [illegible] مولوی عبدالشکور کاکوروی آرہے
ہیں [illegible] مناظرہ [illegible] کوئی [illegible]
پھر [illegible] واپس کر [illegible] مناظرہ [illegible] حضرت [illegible]
علیہ [illegible] رنگون میں [illegible] محمد ابراہیم [illegible]
نے کھلا خط شائع کر دیا جو یہاں درج کر رہا ہوں [illegible] پڑھیے۔

کھلا خط

رنگون کے مسلمان بھائیوں پر یہ بات ظاہر من الشمس ہے کہ حضرت
شیر بیشہ سنت مولانا مولوی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قادری
برکاتی رضوی لکھنوی اور حضرت حامی سنت [illegible] مولانا مولوی قاضی
محمد احسان الحق صاحب [illegible] بہرائچ شریف کے مواعظ حسنہ سے [illegible]
کو کس قدر فیض پہنچا ان کے بیانات سے اہل ایمان کے قلوب منور کر دیئے [illegible]

ایک دو سے مسلسل بیانات ہو رہے ہیں اور ہر روز بدگمان حضرات آپ کے بیانات سے مطلع ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ہی حضرت شیر بیشۂ سنت مد ظلہ نے ایک عام جلسہ میں اعلان فرما دیا تھا کہ ۹ر دسمبر کو فسخ ملیا میں مناظرہ مقرر ہے اس لئے ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو میں رنگون سے روانہ ہو جاؤں گا۔ مخالفین سے اتنے طویل عرصہ تک ان [illegible] سانس تک نہ لی۔ لیکن جب انہیں معلوم ہو گیا کہ مولانا صاحب ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو ہندوستان تشریف لے جائیں گے ٹکٹ خرید لیا رنگون کا [illegible] تو انہوں نے ۳ر دسمبر کی شام کو ایک جعلی مناظرہ شائع کیا کہ مولوی عبد الشکور لکھنوی ۹ر دسمبر تک [illegible] سے مناظرہ کر لیں [illegible] اس مضمون کا جعلی اشتہار ایک غیر معروف شخص کی طرف سے [illegible] کوئی وعدہ دیا اور جواب دینا [illegible] شخص ہی [illegible] سمجھے کہ مولانا صاحب انہیں ٹھہرالیں گے

آج ۴ر دسمبر کی صبح ہمارے مولانا صاحب کی روانگی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے کہ یہ اشتہار ان کی دستخطوں سے [illegible] حسب ذیل [illegible] (۱) [illegible] (۲) مولوی حسین شریف (۳) مولوی اسمٰعیل صادق خطیب سورتی (۴) مسعود (۵) غلام حسین [illegible] وغیرہم۔ مضمون یہ تھا کہ مولوی حشمت علی صاحب مولوی عبد الشکور کاکوروی صاحب سے مناظرہ کر کے جائیں ورنہ ان کا فرار ہوگا۔ [illegible] ان کی دستخطی تحریر آگئی ہے تو ہم نے مولانا صاحب کو ۹ر دسمبر تک کے لئے ٹھہرالیا ہے [illegible] اشتہار شائع کر دیا [illegible] کہ حضرت شیر بیشۂ سنت مد ظلہ اور مولوی عبد الشکور [illegible] کے کفریات [illegible] پر مجمع عام میں مناظرہ کر دیں۔ حق و باطل خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن اگر مولوی عبد الشکور صاحب کسی وجہ سے وقت پر [illegible] سے انکار کریں [illegible] کسی دوسرے شخص کا نام مناظرہ کے لئے پیش کریں یا مجمع عام میں مناظرہ کرنے سے پہلو تہی کریں اور کوئی بہانہ نکالا جس کی وجہ سے مناظرہ نہ ہو سکا تو یہ سبب مولوی عبد الشکور صاحب کا کھلا فرار ہوگا

وہ لوگ [illegible] سے حلفاً لکھ کر ہمیں حضرت مولانا صاحب کے ٹھہرانے پر مجبور کیا وہ تمام [illegible] ہو چکے [illegible] بعد جمعیۃ العلماء [illegible] خط کے [illegible] شخص کو معلوم ہو جائے [illegible] حق و حق پرست کے ظاہر ہونے پر طرح تیار ہیں اور ٹھہرے ہوئے ہیں۔ فقط

اسلام و مسلمین کا خادم [illegible] شمس محمد [illegible] ایجنٹ

۱۸۵ - مغل اسٹریٹ۔ رنگون ۴ر دسمبر ۱۹۳۰ء

تبریز [illegible] پریس ۳۵۷ [illegible] اسٹریٹ رنگون

اس خط میں کاکوروی صاحب پر فریق کی ساری گلیاں بند کر دی گئیں۔ بعد اس خط کے شائع ہوتے ہی دیوبندیوں پر قیامت آگئی اور حکومت کو [illegible] کہ مولانا حشمت علی کے ساتھ سے فساد ہو سکتا ہے [illegible] اس لئے [illegible] ان کو رنگون سے باہر جانے کا حکم دیا جائے [illegible] دیوبندیوں کی عیاری مکاری۔ ۵ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو کمشنر صاحب رنگون نے ان شخصوں کی بنا پر فریقین کے لوگوں کو بلوایا۔ اور جب دیوبندیوں کا فریب وہاں کھلا تو کمشنر صاحب نے سخت تنبیہ کی کہ [illegible] والے کو روکتے ہو [illegible] دیگر حکومت کو [illegible] کر سکتے ہو۔ [illegible] کو واپس کیا۔

مولوی ـــ کا مناظرہ سے فرار

ابھی حضرت [illegible] نے اہل سنت رنگون ہی میں کاکوروی کے متعلق [illegible] مشہور ہو چکے تھے کہ دیوبندیوں کے نام سے ایک اشتہار شائع ہوا "مولوی حشمت علی کا مناظرہ سے فرار" یہ دیکھ [illegible] سچائی دیوبندیوں کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ [illegible] کہ حضرت ابھی رنگون میں قیام پذیر ہیں۔ [illegible] رنگون آیا [illegible] اور حضرت کا فرار چھاپ دیا۔ [illegible] جھوٹے [illegible] کا حال۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

منتقل کرتے کرتے ۹ دسمبر کو تاریخ [illegible] کاکوروی صاحب جہاز سے رنگون اترے
فوراً ہی [illegible] نور اللہ احمد [illegible] صاحب کا اشتہار [illegible] پیغام کاکوروی جی کے
ہاتھ میں دے دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ مولانا حشمت علی صاحب کو صرف آپ سے مناظرہ
کے لئے روک لیا گیا ہے وہ رنگون میں قیام پذیر ہیں۔ اور آپ کو صرف دیوبندیوں کے
[illegible] کے لئے بلایا گیا ہے۔ آپ اس کے لئے جلد تیار ہو جائیں۔ حضرت
شیر بیشۂ سنت آپ کی دستخطی مہری تحریر کا [illegible] سے بے چینی سے انتظار کر رہے
ہیں۔ یہ اشتہار پڑھتے ہی کاکوروی صاحب کا چہرہ زرد ہو گیا۔ [illegible]
سے [illegible] کہ آپ لوگوں نے مجھے بڑا دھوکا دیا۔ آپ نے کہا تھا وہ جا چکے۔ چند وعظ
کہہ سکے [illegible] اور یہاں وہ بھی موجود ہیں۔ مناظرہ بھی آپ لوگ مقرر کر چکے ہیں۔ [illegible]
بہت برہم ہوئے۔ میزبانوں نے معافی مانگتے ہوئے کار میں بٹھایا اور قیام گاہ کی طرف
روانہ ہو گئے۔

پھر ایک اشتہار جمعیت اہلسنت برما کی طرف سے شائع ہوا جس میں کاکوروی
جی کو بہت زبردست چیلنج مناظرہ دیا گیا تھا۔ دیوبندیوں کا سلطان المناظرین
آٹھ روز تک رنگون میں ٹھہرا رہا۔ مگر سکتۂ [illegible] خاموشی کا وظیفہ
ہی پڑھتا رہا۔ مناظرہ کی منظوری لکھنے کے لئے قلم سوکھ گیا۔ ہاتھ شل ہو گئے۔ دیوبندیوں کا
[illegible] ہمت نہ ہوئی [illegible] دیوبندی کسی عام روڈ پر کاکوری کا بیان کر سکے
ادھر [illegible] دیوبندیوں نے حضرات علمائے اہلسنت پر جھوٹا کیس بنایا اور [illegible] سے مدد لے کر شرک
[illegible] کورٹ میں استغاثہ دائر کیا اس مقدمہ کی پہلی پیشی ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو مقرر ہوئی۔
حضرت علماء اہلسنت پیشی پر حاضری کے لئے ۱۴ دسمبر کو رنگون سے روانہ ہوئے۔ [illegible] پہنچے
سنی مسلمانوں نے شاندار استقبال کیا۔ اور چونکہ دیوبندی سازش دیوبندیوں کو معلوم تھی لہٰذا [illegible]
[illegible] دیوبندیوں نے کاکوری اور [illegible] کو [illegible] سے [illegible] حضرت علمائے
اہلسنت مقدمہ میں مصروف رہیں گے۔ دیوبندی مولوی موقع غنیمت جان کر بدنام
کریں گے۔ [illegible] اسٹیشن پر [illegible] ہی کاکوروی [illegible] پولیس

کی [illegible] میں [illegible] گئے [illegible] پولیس [illegible] سورتی مسجد پہنچ گئے۔
[illegible] دیوبندیوں [illegible] اکسانے [illegible] غیرت [illegible] موقع [illegible] صاحب
مولانا حشمت علی مقدمہ کی وجہ سے مناظرے [illegible] لوگوں کو [illegible]
[illegible] ہو جائے گی۔ کاکوروی جی کو بھی جوش آ گیا اور سورتی مسجد کے بیان میں کاکوروی جی نے
حضرت شیر بیشۂ سنت کو چیلنج مناظرہ دے دیا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت کو جب یہ اطلاع
ملی تو حضرت نے [illegible] مناظرہ کی منظوری لکھ کر اپنے دستخط و مہر کر کے جناب سیٹھ
عبدالکریم [illegible] صاحب کے [illegible] کاکوروی صاحب کو بھیجی اور [illegible] کی کہ کاکوروی صاحب
سے مناظرہ کی منظوری [illegible] تحریر اپنے دستخط و مہر کے ساتھ [illegible] کے بعد میری تحریر ان کو دیں۔
جب عبدالکریم سیٹھ نے جا کر کاکوروی صاحب کو حضرت کی تحریر دینا چاہی تو کاکوروی صاحب
نے سب کے سامنے حضرت کا خط لینے سے انکار کیا۔ عبدالکریم صاحب نے بہت
اصرار کیا مگر کاکوروی صاحب انکار ہی کرتے رہے۔ [illegible] تحریر [illegible] اپنی تحریر دی۔
[illegible] بھی ایک طرف گردن جھکائے بیٹھے رہے۔

اب سیٹھ عبدالکریم [illegible] کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اگر کاکوروی صاحب
مولانا حشمت علی سے مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہوتے تو دوسرے دیوبندیوں سے میں
مناظرہ کو تیار ہوں۔ جس دیوبندی وہابی کا دل چاہے دیوبندیوں کے کفریات پر مجھ سے
مناظرہ کرے۔ دیوبندی اپنے مولوی کا یہ حال دیکھ [illegible] اور ایک سنی کا یہ اعلان سن کر مبہوت
ہوئے سورتی مسجد کے سامنے ایک مجمع لگا تھا جو کاکوروی جی کا [illegible] اعلان سنے
ہوئے تھا یہ حال دیکھ کر تمام مجمع لعنت ملامت کر رہا تھا۔ دیوبندیوں کو موت آ گئی
جواب دے سکے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء عصر [illegible] حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم
[illegible] کورٹ [illegible] مقدمہ خارج کر کے دیوبندیوں کو [illegible] شکست دی۔ پھر
وہاں اہلسنت نے تہنیت کے [illegible] جلسے منعقد کئے۔ حضرت کے [illegible] ہوئے
کاکوروی و [illegible] صاحبان [illegible] بیٹھے رہے۔ حق کا [illegible] رہا تھا۔ باطل [illegible]

نوادر حدیث بابت

رنگون میں مراجعت اور بے نظیر جلوس

۲۸ دسمبر سنہ ۳۳ کو فتح و کامرانی کے ساتھ حضرت علامہ نے جلسہ سے رنگون پہنچے جلسہ سے پہلے رنگون پیشوائی کا شاندار استقبال کیا اور ایسا پرشکوہ جلوس نکالا کہ رنگون والوں میں کو یہ جلوس دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ لوگوں کا اندازہ ہے کہ جلوس میں ایک لاکھ کا مجمع تھا۔ سینکڑوں کاریں اور اس سے زیادہ گھوڑا گاڑیاں تھیں۔ بے شمار لوگ پیدل تھے۔ اللہ اکبر، یا رسول اللہ، یا علی مشکل کشا اور یا غوث اعظم کے فلک بوس نعروں سے رنگون کے گلی کوچے گونج رہے تھے۔ جگہ جگہ علامہ کے اوپر پھولوں کی بارش ہو رہی تھی۔ دوسری طرف دیوبندیوں میں ماتم برپا تھا اور ان کے مناظرین راہ فرار اختیار کر کے شکست میں ماتم کر رہے تھے۔ یہ تھا رنگون و مانڈلے کے دیوبندی مناظروں کا انجام

بمبئی میں سبھا منڈپ کا معاملہ

بمبئی میں سبھا منڈپ کے معاملے میں حضرت شیر بیشۂ سنت سے فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت نے جواب لکھ کر بھیج دیا۔ پھر حضرت کو بمبئی بلایا گیا۔ تشریف لے گئے اور جب وہاں کے حکام اور مالداروں نے عرض کی کہ بمبئی کے مسلمان آپ کے قبضہ میں ہیں آپ کی بات مانتے ہیں اب آپ صرف ایک تقریر ہماری حمایت میں کر دیں۔ اور دس ہزار روپیہ سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا کہ یہ دس ہزار روپے آپ کی نذر ہے۔ حضرت نے نوٹوں کا وہ بنڈل ان کی طرف پھینکتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ آپ لوگ چلے جائیں۔ کیا آپ میرے دین و ایمان کو خریدنے آئے ہیں اور فوراً اپنا سامان لے کر جناب حاجی اسمٰعیل صدیق صاحب کے گھر پر آ گئے اور دوسرے دن بمبئی سے وطن روانہ ہو گئے مگر دین و ایمان کے خلاف صرف ایک تقریر کر کے دس ہزار روپیہ لینا پسند نہ کیا۔ یہ ہیں حضور پُرنور سیدی اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی فرزند اور مولائے مراق غیظ المنافقین حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

کلکتہ میں منظور سنبھلی کا چھ ہزاری انعام

حضرت شیر بیشۂ سنت رنگون و مانڈلے کے سفر سے فتح و ظفر کی نصرت لے کر پہنچ گئے تو بعد میں کلکتہ کے مولوی منظور سنبھلی کا ایک اشتہار ڈاک سے ملا کر دیا، حضرت کی بارگاہ میں چند سوالات اور ان چھ مسئلوں کا موافق جواب دیں، اور ہر مسئلہ کے جواب پر ایک ہزار روپیہ انعام حاصل کریں۔ یعنی رنگون کی شکست سے کلکتہ کے جو دیوبندی کسمسا رہے تھے ان کی اشک شوئی کے لئے یہ اشتہار کلکتہ سے شائع کیا گیا

حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس کا ۱۸ رمضان المبارک بروز چہار شنبہ ۱۳۵۲ھ کو منظور سنبھلی کے نام رجسٹرڈ ڈاک سے جواب روانہ کیا کہ میں ان سوالوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں لہٰذا جلد اپنے ضلع کلکٹر کے پاس چھ ہزار روپے جمع کر کے فوراً مجھے اطلاع دو۔ اس جواب کا پہنچنا تھا کہ سب رسے بے سُرد ہو گئے۔ پھر حضرت نے اسی مضمون کا اشتہار بھی اپنے دستخط کے ساتھ شائع کر دیا۔ یہ ہیں حضرت شیر بیشۂ سنت کی سب وقتی دینی خدمات۔ درحقیقت ان کی حقانیت و صداقت کا رعب کہ دیوبندی اکابر مثلاً تھانوی، انبیٹھی، کاکوروی و رامپوری و دربھنگی و الٰہ آبادی استاذ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی سارے کے سارے ان سے لرزتے رہتے تھے اور اس شیر حق شیر ربانی کے مقابل آنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ فالحمد للہ۔ اسی لئے میں نے ایک منقبت میں عرض کیا۔

تھانوی کاکوروی دربھنگی و انبیٹھوی
سب پہ بازی تم نے لے لی حضرت قبلۂ حشمت علی

قہرِ واحد دیّان بر مبشرِ بسط البنان!

تھانوی جی نے حفظ الایمان کے کفر قطعی یقینی کو چھپانے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے جو ایک نئی تحریر تغییر العنوان کے نام سے شائع کرائی اس کی

رد میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا رسالہ ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ تھانوی جی نے اپنی کفری عبارت کو بدل کر ہرگز ہرگز توبہ نہیں کی بلکہ اپنے کفر کا اقرار کر لیا ہے اور اپنے کفر کو اور زیادہ گندہ کر دیا۔ لاجواب کتاب ہے۔ اب تک کوئی چھوٹا بڑا دیوبندی جواب نہ دے سکا۔ سنی مبلغین اور خطیب کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ ضروری ہے

الصوارم الہندیہ

حسام الحرمین کی تصدیق و تائید میں، بمبئی و پنجاب و سندھ و کاٹھیاواڑ و یوپی، بہار و اڑیسہ، و حیدرآباد دکن و کلکتہ و بنگال و برما کے ۲۶۸ علماء اہلسنت کے فتوے حاصل کر کے حضرت شیر بیشۂ سنت نے کتاب الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ مرتب فرما کر شائع فرمائی۔ یہ کتاب حضرت کی بہترین یادگار ہے۔

الصوارم السندیہ

یہ دوسری کتاب مرتب فرمائی تھی جس میں ڈیڑھ سو علمائے اہلسنت کے فتوے جمع فرمائے تھے اور چونکہ اس میں سندھ کا فتویٰ بہت مفصل تھا اس لئے اس کا نام الصوارم السندیہ رکھا تھا۔ مگر افسوس کہ یہ شائع نہ ہو سکا اور اصل مسودہ کی چوری ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

سیف خداوندی بر در وہابی دیوبندی

دیوبندیوں نے جمع ہو کر ایک کتاب مرتب کی اور منظور سنبھلی کے نام سے وہ کتاب شائع ہوئی، اس کا نام سیف یمانی رکھا۔ اس کتاب میں دیوبندیوں نے بڑی ہی عیاریاں چالبازیاں کی ہیں۔ حضرت نے اس کے رد میں ایک مفصل و مدلل کتاب لکھی اور اس کا تاریخی نام سیف خداوندی بر در وہابی دیوبندی

تھی۔ مگر بے حد افسوس کہ یہ کتاب بھی چوری ہو گئی اور دوبارہ اس کے لکھنے کا موقع نہ ملا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

دو سوٹ کیس کی چوری

وہابیہ دیوبندیہ نے پریشان ہو کر ایک مرتبہ سازش کی اور حضرت کی بمبئی سے واپسی میں اپنے دو آدمی حضرت کے ساتھ لگا دیئے۔ ان دونوں کو حضرت نے بمبئی میں، اسٹیشن پر دیکھا اور راستہ میں بھی جگہ جگہ دیکھا۔ متھرا جنکشن پر رات گزار کر صبح گاڑی ملتی تھی۔ مسافر خانہ میں سامان رکھ کر بیٹھے تو وہ دونوں پھر نظر آئے۔ مولانا محمد طیب صاحب دانا پوری حضرت کے ہمراہ تھے۔ حضرت نے بستر کھلوایا، اور فرمایا کہ کچھ دیر میں آرام کروں پھر مجھے اٹھا دینا اور تم سو جانا۔ حضرت سو گئے۔ مولانا محمد طیب صاحب نے دونوں سوٹ کیس سامنے رکھے اور اس کے مقابل مسافر خانہ کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ رات کا وقت یہ بھی ذرا غافل ہوئے کہ دونوں ٹرنک غائب ہو گئے۔

وحشتناک خواب

ادھر حضرت شیر بیشۂ سنت نے ایک وحشتناک خواب دیکھا اور بیدار ہو گئے۔ دیکھا تو دونوں ٹرنک غائب اور مولانا طیب صاحب کرسی پر بیٹھے بیٹھے سو رہے ہیں۔ حضرت نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور مولانا طیب کو جگایا۔ چونکہ حضرت مولانا طیب صاحب کو بہت چاہتے تھے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اولاد سے زیادہ محبت فرماتے تھے [1]

[1] حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب قادری دانا پوری علیہ الرحمہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے ارشد تلامذہ میں سے بہترین عالم و مفتی تھے۔ بمبئی میں انجمن تبلیغ صداقت کے مفتی رہے۔ آخری وقت میں [illegible] سے ملنے کی خوشی سے [illegible] انجام دیتے رہے اور وہیں وصال فرمایا۔ مزار مبارک [illegible]

[illegible] منصور رضوی

ہوا جگایا، مگر مرید نے تمنا فرمایا کہ آپ کی نیند میں دونوں ٹرنک غائب ہو گئے۔ جب یوسف طیب صاحب نے دوڑ بھاگ کی، حضرت نے ریلوے پولیس میں اطلاع کی رپورٹ درج کرائی مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ ان دونوں ٹرنکوں میں دیوبندیوں کی تمام کتابیں تھیں، بڑی اہم و ضروری کتابیں بھی تھیں۔ آپ کی بہت سی قلمی تصنیفات و تحریرات تھیں جو بعد میں عدیم الفرصتی کی وجہ سے مرتب نہ ہو سکیں۔ ان کے علاوہ دونوں کے کپڑے اور روپے وغیرہ تھے مگر حضرت کو سب سے زیادہ افسوس دیوبندی کتب و تحریرات کے گم ہونے کا تھا کہ ان میں سب سی کتابیں کمیاب تھیں اور تحریرات کے حاصل ہونے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔

رسالہ الامداد کی تلاش

گھر آنے کے بعد آپ نے پھر دیوبندیوں کی کتابیں جمع کرنا شروع کیا اور جہاں جہاں اطلاع ملی ادھر وہاں تنہا سفر کر کے کتابوں کو جمع کیا۔ قریب قریب تمام کتابیں مل گئیں مگر رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ[1] نہیں ملا۔ معلوم ہوا دہلی میں کسی کتب فروش کے یہاں ہے۔ حضرت نے دہلی کا تنہا سفر کیا اور قلعہ کی سرائے میں قیام کیا۔ دہلی کے بازاروں میں پرانی کتابوں کے فروخت کرنے والوں کے یہاں تلاش کرتے رہے۔ ایک روز ایک دوکاندار نے کہا کہ رسالہ ہے مگر مکان پر ہے کل مل جائے گا۔ ایک روپیہ قیمت ہے۔ حضرت نے اصرار کیا کہ ابھی منگا کر دو مگر اس نے کہا کہ کل لے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے کل ضرور لے آنا۔ یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ حضرت کے ایک واقف کار آگئے انہوں نے جو حضرت کو دیکھا تو سلام و مصافحہ کیا اور تنہا اس طرح دیکھا تو حیرت ظاہر کی کہ حضرت کب آئے کہاں قیام کیا۔ اطلاع ملتی تو ہم لوگ حاضر ہوتے۔ حضرت ان صاحب کو لے کر اس دکان سے ہٹ گئے

---

[1] اس رسالہ الامداد میں وہ واقعہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے مرید نے ان کا کلمہ پڑھا چند واقعہ اور پھر مولوی تھانوی کا جواب اس رسالہ میں شائع ہوا ہے۔ منصور رضوی

اور دکاندار کو خبر نہ ہو کہ یہ کون ہیں وہ صاحب ساتھ ساتھ ہنستے۔ حضرت نے ان کو قیام گاہ بتائی نہیں۔ کہنے لگے کہ میں اسی غرض سے آیا ہوں اور میرا نام کسی پر ظاہر نہ کرو۔ وہ صاحب واپس ہوئے تو اسی دکان کی طرف سے گزرے۔ دکاندار نے ان پر نظر پڑی تھی وہ بلایا اور پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں پتہ؟ بیٹھے ہیں حضرت حضرت مولانا حشمت علی صاحب ہیں۔ دکاندار بولا مجھ کو بھی معلوم نہ تھا۔

حضرت دوسرے روز دکان پر گئے۔ دکاندار جو عقیدۃً دیوبندی تھا اٹھ کے بیٹھے بیٹھے ہی سامنے گئے۔ پھر بولا آپ کا کیا نام ہے۔ فرمایا میرا نام محمد صدیق ہے نام حضرت مرشد شاہ ابو الوقت محمد ہدایت رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا تھا۔ وہ بولا آپ کہاں رہتے ہیں۔ فرمایا پیلی بھیت میں رہتا ہوں۔ اب دکاندار حیران کہ کل اس شخص نے نام کچھ اور بتایا وطن کچھ بتایا۔ نام کچھ اور بتا رہے ہیں۔ پھر بھی الامداد رسالہ دینے سے انکار کرتا رہا۔ آپ نے فرمایا تمہاری منہ مانگی قیمت دوں گا تو دکاندار بولا کہ چھتیس روپے میں ملے گا۔ حضرت نے فوراً چھتیس روپے دے کر رسالہ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ مہر لگے لفافہ میں رکھا اور ۳۶ روپیہ کی رسید لے کر فرمایا معلوم ہے میں ہی حشمت علی ہوں۔ دیوبندیوں نے میری کتابیں چوری کی ہیں سب میں نے دوبارہ جمع کی ہیں۔ صرف یہ رسالہ باقی تھا جس کو خریدنے دہلی آیا تھا اور بفضلہ تعالیٰ مل گیا۔ اب تمہارے پیشوا تھانوی جی کا اس رسالہ سے رد کروں گا یہ فرما کر چل دیئے۔ پھر حضرات اولیائے کرام کے آستانوں کی زیارت کر کے خیر و عافیت کے ساتھ گھر واپس آئے۔

ایک عیسائی سے مناظرہ

بریلی شریف میں ایک عیسائی پادری نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ حضرت بریلی شریف تشریف لائے۔ وہاں پادری سے چرچ میں جا کر مناظرہ کیا۔ اور عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے۔ اسلام کی حقانیت کو ظاہر فرمایا۔

چندوسی کا فیصلہ کن مناظرہ

۱۷ و ۱۸ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ کو چندوسی میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے
بیانات مقرر ہوئے۔ حسب وقت منافع ہوئے مقررہ تاریخوں میں چندوسی میں عظیم الشان
اجلاس ہوئے۔ ان بیانات کے دوران منظور متقتل سہیل سجیل ابوالوفا شاہجہانپوری
و مرتضیٰ حسن دربھنگی نے ۱۸ رجب ۱۳۵۰ھ کی شام میں ایک سوال بھیج کر دیوبندی عقائد
دریافت کئے۔ حضرت نے تھانوی کی حفظ الایمان، خلیل احمد انبیٹھی کی براہین قاطعہ
گنگوہی کے فوٹو فتوی اور نانوتوی کے تحذیر الناس سے عبارات کفریہ قطعیہ نکال کر ان
پر احکام شرعیہ لکھ کر جواب دے دیا۔ ۱۹ رجب کو عصر بعد حضرت کے پاس یہ سوال
حسب ذیل تحریر آئی۔

چیلنج مناظرہ بنام مولوی حشمت علی

مکرمی! السلام علیکم۔ آج آپ نے ایک فتوے میں جو اس وقت ہمارے
پیش نظر ہے دیوبندی عقیدہ رکھنے والوں اور ان کے ہم جلیسوں کو کافر و بے ادب
قرار دیا ہے ہم آپ کے اس فعل کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں اور آپ کو اس کا چیلنج دیتے
ہیں کہ آپ اپنے دعوے کو عوام کے روبرو ثابت کریں ہم اپنی طرف سے حسب
ذیل شرائط پیش کرتے ہیں (۱) حفظ امن کا ہر فریق خود ذمہ دار ہوگا۔ (۲) خرچہ
کا ہر فریق بجائے خود ذمہ دار ہوگا۔ براہ کرم تاریخ و وقت مقرر فرمائیے ہماری جانب
سے مندرجہ حضرات میں سے کوئی صاحب مناظرہ کریں گے حضرت مولانا عبد الشکور
صاحب کاکوروی۔ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی۔ حضرت مولانا ابوالوفا
صاحب۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ حضرت مولانا مبارک حسین صاحب
سب میں سے جو وقت پر موجود ہوں فقط

حکیم اقبال محمد عفی عنہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء

چونکہ حکیم صاحب خود مناظرہ تھے لہٰذا حضرت نے حافظ نثار حسین صاحب سے
فوراً یہ جواب لکھوا کر بھیج دیا۔

جناب حکیم اقبال احمد صاحب! سلام مسنون

جناب کا چیلنج مناظرہ وصول ہوا۔ مولوی قاسم نانوتوی۔ مولوی رشید
گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی کے ان اقوال کفریہ کو جو مولانا حشمت علی صاحب نے
اپنے فتوے میں تحریر فرمائے ہیں جناب نے اس کو بنظر حقارت قرار دیا ہے لہٰذا ہم کو چیلنج
منظور ہے۔ آپ کی شرائط اور وقت بھی منظور ہے آپ کی طرف سے جناب عبد الشکور
کاکوروی یا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی یا مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری یا مولوی
ثناء اللہ امرتسری مناظرہ کریں گے اگر مولوی مبارک حسین یا اور کوئی صاحب ان تینوں
حضرات کے علاوہ بحیثیت مناظر پیش کئے گئے تو ہمیں بھی ان کے مقابلہ میں کسی
دوسرے مناظر منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر جناب نے [illegible] سے
مناظرہ ہو کر یا تو ہمارے تمام اخراجات آپ کو ہی ادا کرنے ہوں گے [illegible]
[illegible] شعبان کی [illegible] ۱۳۵۰ھ صبح
۹ بجے سے ایک بجے دن تک اس مناظرہ کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اگر تاریخ معینہ
پر آپ نے مناظرہ نہ کیا تو دیوبندیوں کو شکست ہوگی۔ اور ہم تمام خرچہ خرچ
کے مستحق ہو جائیں گے۔ راقم حافظ نثار احمد

یہ جواب بھیجنے کے بعد ماہ شعبان کا چاند ہوتے ہی تاریخ دن کا اعلان
بذریعہ اشتہار کیا گیا کہ یہ مناظرہ ۲ شعبان ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ دسمبر
۱۹۳۱ء صبح سے شروع ہوگا۔ اور چونکہ یہ فیصلہ کن مناظرہ ہے لہٰذا اس میں فریقین
کے بڑے علماء کا جمع ہونا ہے اور چونکہ ہم مدعو ہونے کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا
جلسہ گاہ کا انتظام وغیرہ حکیم اقبال احمد صاحب کے ذمہ ہونا چاہئے تھا لیکن
جب تک حکیم صاحب نے ہم کو مقام مناظرہ کی اطلاع نہیں دی ہم تمام حضرات کو صبح
۹ بجے علماء کرام کو لیکر جامع مسجد چندوسی میں پہنچیں گے۔ اور حکیم صاحب

کی تحریری اطلاع کا انتظار کریں گے۔ حکیم صاحب کو چاہئے کہ جہاں وہ مناظرہ کرانا چاہیں جامع مسجد میں باقاعدہ اپنی دستخطی تحریر دیکر ہم کو بلائیں یہ اشتہار حسب ذیل علماء کے دستخط سے شائع ہوا

چندوسی میں سنیت اور وہابیت کے اختلافات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ

عظیم الشان فیصلہ کن مناظرہ کا اعلان

... صاحب کے نام سے یہ اشتہار شائع ہوا۔ اشتہار کا شائع ہونا تھا کہ ... میں ورق چھپ گئی ... ۶ شعبان ... حضرت کو حضرت شیر بیشۂ سنت اور حضرات علمائے اہلسنت و جملہ عوام و خواص جامع مسجد چندوسی میں جمع تھے۔ حکیم صاحب خود آتے نہ اپنی تحریر کسی جگہ بلانے کے لئے بھیجی اور ... شام تک انتظار کرنے کے بعد علمائے اہلسنت کے بیانات شروع ہوئے۔ دیوبندیوں کے کفریات ... دکھا دکھا کر بیان کئے گئے۔ ... یہ اعلان کیا گیا کہ دیوبندی ... یہاں آئیں یا اپنی تحریر بھیج کر ہمیں بلائیں۔ ... صلوٰۃ و سلام ... پر یہ جلسہ ... اہلسنت کی ... فتح مبین اور وہابیہ دیوبندیہ کی شکست مبین کا اعلان ہوا۔ پھر ظہر کی ... جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے حضرات علمائے اہلسنت جامع مسجد سے قیام گاہ پر آئے۔ ... حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کا رعب حق کہ بڑے بڑے دیوبندی مولوی ان کے آگے جانے سے ڈرتے تھے جیسا کہ ... کہا ہے

سگ ہوں میں عندلیب رضوی حشمت و رضا کا
آگے میرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

واقعہ یہ ہے حضرت کی حق ... ہمت و جرأت کہ کبھی چھوٹے بڑے کسی

دیوبندی کے مقابلہ میں کسی قسم کا عذر و بہانہ نہ کیا ہمیشہ احقاق حق و ابطال باطل کے لئے ہر وقت تیار رہے بلکہ بکثرت واعظین و مبلغین اہلسنت کو فرما دیا تھا کہ بلا خوف ... جہاں کوئی وہابی دیوبندی مناظرہ کو تیار ہو تو ... وہابیہ دیوبندیہ سے ... طے کرو ... بعد کی تاریخ مقرر کر کے مجھے اطلاع دو ... وقت پر بے حرج آؤں گا۔ آج ہم اہلسنت ایسے مبلغ و مناظر ... کہاں پائیں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

رنگون کا دوسرا سفر

رنگون والے کلکتہ میں وہابیوں دیوبندیوں کی ذلت و خواری شکست پر شکست نصیب ہوئی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔ ... مولویوں کا عاجز ہو کر ... رنگون ... وہابی ... عوام ... شروع ... وہابیت دیوبندیت کی تبلیغ و اشاعت ... اور مذہب اہلسنت پر بے جا رد و حملے کرنے لگے۔ ... جناب اہلسنت نے پھر حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ حاضر کیا اور رنگون تشریف لانے کی دعوت پیش کی۔ حضرت نے ان کی دعوت منظور کی اور ... فرمائی تو مجھے لاہور ... دستار بندی کے بعد ہم ... میری دستار بندی ہوئی تھی میں لاہور سے آیا اور حضرت نے میرے علاوہ مولانا محمد طیب صاحب ... کو بھی ساتھ لیا ۲۵ شعبان کو رنگون پہنچے۔ رنگون ... پر شاندار استقبال ہوا اور ... قیام گاہ تک ... جلوس نکالا گیا۔ جناب سیٹھ ... محمد ... کے مکان ... سٹریٹ میں قیام ہوا ... پھر ۲۶، ۲۷، ۲۸ شعبان کو ... بیانات ہوئے۔

رمضان المبارک کی چودہ تاریخ سے کلاسی اگلی رنگون کی مسجد میں بیس تراویح
میں قرآن شریف سنانا شروع کیا۔ یعنی قرآن شریف سنانا اور حضرت روزانہ بعد تراویح
سنے ہوئے قرآن پاک کی تفسیر بیان فرماتے۔ مخلوق خدا ذوق و شوق سے سینکڑوں
کی تعداد میں شریک ہوتے اور بے طلب کو حضرت کے بیانات سے مستفید بھی کرتے
ایک عجیب دلفریب ذوق کا عالم تھا۔ سنی مسلمانوں میں دینی لگن کی کیفیت تھی۔
۲۷ ویں شب کو میں نے تراویح میں قرآن پاک ختم کیا اور حضرت نے تفسیر قرآن کو مکمل فرمایا

رنگون میں نماز عید الفطر

رنگون کی عیدگاہ میں دیوبندی قابض تھے۔ [illegible]ھ میں حضرت کے بیانات
سے سنی مسلمان جب دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے واقف ہوئے تو کوشش کی
کہ عیدگاہ میں سنی امام رکھا جائے۔ سنیوں نے دیوبندیوں کو تھانوی جی کا فتویٰ
دکھایا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے [illegible] الحکمت میں لکھا ہے کہ مولوی
احمد رضا خاں صاحب کے ماننے والوں کے پیچھے ہماری نماز ہو جائے گی اگرچہ وہ
ہم کو کافر کہتے ہوں لہذا کسی سنی کو امام مقرر کریں کہ اس کے پیچھے سنیوں اور دیوبندیوں
دونوں کی نمازیں ہو جائیں گی۔ دیوبندیوں نے ضد کی اور نہ مانے تو مجبور ہو کر سنیوں
نے اپنی عید کی نماز کے لئے دوسری جگہ کا انتظام کیا اور اعلان ہوا چنانچہ [illegible]ھ
کی نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ [illegible] باغ میں بڑی کثیر جماعت کے ساتھ ادا کی گئی
پھر [illegible]ھ کی عید الفطر آنے والی تھی اور حضرت شیر بیشۂ سنت رنگون ہی میں
تشریف فرما تھے لہذا جمعیت اہلسنت رنگون کی طرف سے اعلان ہوا کہ [illegible] باغ
متصل [illegible] میں حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام والمسلمین نماز عید کی
امامت فرمائیں گے۔ یہ پرمسرت خبر سن کر سنیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ [illegible] باغ
میں سنی مسلمانوں کی عظیم جماعت وقت سے پہلے جمع ہو گئی اور حضرت شیر بیشۂ سنت
کی اقتدا میں ہزاروں سنی مسلمانوں نے عید کی نماز ادا کی۔ ادھر دو تین ہزار دیوبندیوں

کی قلت ان کی عیدگاہ میں معلوم ہوگئی۔ فالحمد للہ

دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کا شور

رنگون میں مناظرین دیوبندیہ کی آمد

عید کے بعد دیوبندیوں نے شور مچایا کہ ہم مناظرہ کو تیار ہیں۔ ہمارے مناظرین
منظور سنبھلی، مولوی اسمٰعیل و مولوی ابو الوفا آرہے ہیں۔ عید کی نماز میں اہلسنت و جماعت
کی کثرت اور دیوبندیوں کی قلت ظاہر ہو گئی تھی حضرت شیر بیشۂ سنت کا ایک
ماہ قیام اور تفسیر قرآن پاک کا روزانہ [illegible] اہلسنت پر قیامت تھا
لہذا جماعت اہلسنت کی [illegible] مٹانے کے لئے پھر ایک بار مناظرہ کا شور مچایا اور رنگون کے
چند [illegible] سنی مسلمانوں نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں اہلسنت کو دیوبندی
دونوں [illegible] اور اہلسنت و جماعت دونوں فریق حفظ امن کی ذمہ داری اور مناظرے کے
انتظام میں برابر کے شریک ہو کر حضرت مولانا حشمت علی صاحب لکھنوی اور مولوی
ابراہیم صاحب رانڈیری کے درمیان حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس
کی کفری عبارتوں پر مناظرہ کرا دیں جس کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنے و فسادات ہو رہے ہیں
یہ اشتہار [illegible]ھ کو شائع ہوا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کا جواب

۹ شوال [illegible]ھ بروز [illegible] کو حضرت شیر بیشۂ سنت کا جواب شائع ہوا

۷۸۶/۹۲ مکرمان و محترمان برادران اہلسنت سلمکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم

فقیر عبدہ القدیر [illegible] علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والغوث
غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولوی ابراہیم صاحب رانڈیری سے مجمع عام میں حفظ الایمان
و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و فتاویٰ گنگوہی کی ان عبارتوں پر جن میں حضور پرنور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین ۔۔ مذہب کی تنقیص و ضروریات دین کا انکار
ہے۔ تہذیب و شائستگی کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ کے لئے مستقل آمادہ تیار رہے
میں مستریپ کے اندر بھی اور جنوبی افریقہ کی قدر کرتے ہوئے ان کی شرط منظور کرتے ہوئے
اگر میں حاضر نہ رہ سکا تو کوئی دوسرا میری طرف سے حسب تحریر وکالت نامہ کے
مولوی ابراہیم صاحب سے مناظرہ کے لئے میدان میں آجائے گا تو وہ ان اسلامی مسائل پر
تصور فرمائیں اور اگر مولوی ابراہیم صاحب و دیگر خاموش رہیں، اور ان کی طرف سے
کوئی دوسرا حسب سابق تحریری وکالت نامہ کے میرے مقابلے میں میدان میں آجائے
تو سب مسلمان کیف فی مولوی محمد ابراہیم دیوبندی صاحب کا فرار سمجھیں۔ اگر فقیر کو مناظرہ
کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ ۹ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ بروز شنبہ کو مدرسہ
محمدیہ ... مدرسہ مصلح سورت میں مولوی ابراہیم صاحب کے بھائی مولوی محمد حسین
دیوبندی سے ان تمام عبارتوں پر فقیر کا مناظرہ ہو چکا ہے، ... فقیر کی طرف
سے ۲۲ سوالات قاہرہ مولوی محمد حسین صاحب پر ہوئے ... مناظرہ میں مولوی محمد ابراہیم
صاحب خود موجود تھے۔ ان کے علاوہ بھی دس بارہ دیوبندی مولوی صاحبان موجود
تھے مگر سب مل کر بھی فقیر کے سوالات کے جوابات نہ دے سکے پھر رسالہ ...
میں سیف ... کی تسنیخ عجیب میں وہ سوالات شائع کر دئیے گئے۔ ... کے سب
دیوبندی مولوی صاحبان کی خدمت میں یہ رسالہ پہنچا ... کو اب چھ ۶ برس گذر
گئے ... ان سوالوں میں کسی ایک کا جواب فقیر کو نہیں ملا۔ فقیر کو یہ حق تھا کہ جدید
مناظرہ سے پیشتر پہلے ان سوالوں کے جوابات کا مطالبہ کرتا۔ لیکن چونکہ مشتہر
کا مقصود ... ان اختلافات کو مٹانا ہے ... کی اہمیت
کا احترام کرتے ہوئے فقیر بلا تامل مناظرہ کی منظوری کی یہ تحریر ...
کے حوالے کرتا ہے۔ ہاں چونکہ فقیر کو رنگون آئے ہوئے پونے دو مہینے ہو چکے ہیں۔ اور
ان شاء اللہ تعالیٰ ... وطن واپسی کا عزم ہے لہٰذا تین روز کے اندر مولوی ابراہیم
صاحب دیوبندی کی تحریری منظوری مناظرہ فقیر کو مل جانا چاہیے۔

اٹھیں اور ہر طرف دیکھ لیں سب سمجھ لیں کہ اگر مولوی ابراہیم صاحب دیوبندی خود سامنے آنا نہ
چاہیں اور ... نے مولوی عبدالشکور کاکوروی یا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی یا مولوی
شبیر احمد دیوبندی یا مولوی انور شاہ کشمیری کو بلاکر انہیں اپنا وکیل بناکر پیش کرنا چاہیں
تو ان کی بھی اطلاع تین روز کے اندر ... تحریر بھیج دینا چاہیے ...
شائع کر دیں تاکہ فقیر کو ... پڑے والصلوٰۃ والسلام علی
سید الانام وعلیٰ آلہ الکرام وصحبہ العظام وابنہ الکریم
وجمیع متبعیہ الی یوم القیام وعلینا معہم ... الحمد للہ
... العلام مآب بارگاہ نبوی ... سرکار قادری ... مولوی
فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی غفر لہ القوی

۹ رشوال ۱۳۴۲ھ بروز ...

اس خط کو حاجی محمد یعقوب صاحب اور ... نے چھپوا کر مشتہر کیا مگر دیوبندیہ
نے جواب دینے کے بجائے ... کوشش کی ... جماعت ...
منتظمہ ... منتظمات مناظرہ کا دعوے کر کے ...
۲۲ رشوال ۱۳۴۲ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۲۳ء بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دن بعد نماز ظہر
مناظرہ مقرر کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا کہ اگر دیوبندیوں کو یہ جگہ منظور نہ ہو
تو وہ ... جو جگہ مقرر کر کے منتظمات مناظرہ و حفاظت کا ذمہ لے
کر ہم کو بلائیں ہم حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی کو لے کر وہاں پہنچنے کے لئے
تیار ہیں۔

دیوبندیوں کا یہ اشتہار شائع ہونا تھا کہ ... نے بری کارروائی کی
جیسے کہ ... ۲۶ ... پیش کر دیں ... خود ...
پھر ... اس موقع پر بھی ...
کی کارروائی کہ مناظرہ مقرر ہوتے ہی دیوبندی کوشش کارگر ہوئی اور حضرت
شیر بیشۂ سنت ... ۲۹ ... مجمع میں تقریر کی اجازت ہو گئی تو

۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ دو رستمبر کو بیرونکالت ماہ مناظرہ حضرت نے مجھ کو تحریر فرما کر دیا۔ دو دفعہ ۱۲۹ کی وجہ سے اپنی شرکت کی مجبوری تحریر فرمائی تمام کتب دیوبندیہ وہابیہ مجھ کو دے کر مقام مناظرہ پر بھیجا کہ دو وہابیہ اس دفعہ کا سہارا لے کر حضرت شیر بیشۂ سنت سے مناظرہ کے لئے کچھ دنوں کو ٹال سکتے ہیں مگر ہو سکتا ہے کہ آج مقام مناظرہ پر پہنچ کر وہ اپنی جھوٹی فتح کا اعلان کر دیں۔

میں مع مسلمانان نماز ظہر سے پہلے ہی پہنچ گیا۔ بعد نماز ظہر کئی سو مسلمان وہاں جمع ہوئے کوئی وہابی دیوبندی نہ آیا۔ عصر کی نماز تک بیان کیا وہابیہ کی کفریات وہابیہ دیوبندیہ پر تقریر کی اور صلاۃ و سلام و دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ پھر نماز عصر اسی مقام پر ادا کی گئی۔ ہم لوگ قیام گاہ پر واپس آئے۔ اور حضرت کو تمام حالات سنائے کامیابی و فتح کی خبر دی۔ حضرت نے دعاؤں سے نوازا اور سجدۂ شکر ادا فرمایا حالانکہ دیوبندی پیشوا رنگون میں آ چکا تھا اور اس کے حواری بھی موجود تھے لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ میدان مناظرہ میں آتا وہ تو جھوٹی درخواستیں دے کر اور دفعہ لگوا کر یہ سمجھ بیٹھے کہ دیوبندی جیت گئے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

مسلمانان اہلسنت رنگون اس دفعہ کی منسوخی کی کوشش کرتے رہے اور اس دوران بھی بڑے بڑے مکانوں میں حضرت کے بیانات کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ دفعہ کا نفاذ ختم ہوا اور اب پھر علی الاعلان حضرت کے بیانات شروع ہوئے۔ اور بھٹکے ہوئے عوام توبہ کر کے مجمع عام میں سنی ہونے لگے۔ اور اس دفعہ کا نفاذ وہابیوں کے لئے مضر ثابت ہوا۔ مولیٰ عزوجل نے حق کو غلبۂ قاہرہ عطا فرمایا۔ فالحمد للہ

نماز عید الاضحیٰ

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ روز یکشنبہ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۳۲ء کو رنگون کی ... میں حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید الاضحی کی امامت د

حفاظت فرمائی۔ اہلسنت وجماعت کی اکثریت اور وہابیہ دیوبندیہ کی قلت واضح و آشکارا ہو گئی۔

ماہ محرم شریف اور حضرت کے بیانات

مسلمانان اہلسنت رنگون نے حضرت کو مجبور کر کے روکا اور محرم شریف کی چاند رات سے سورتی مسجد میں بعد نماز عشاء حضرت کے بیانات کا آغاز ہوا۔ بہت روز اس دستور سے بیانات ہوتے رہے تھے اور سنی مستفید و مستفیض ہوتے تھے وہابیہ دیوبندیہ سے یہ تبلیغ و اشاعت سنیت نہ دیکھی گئی۔ ۸ محرم کو سازش کر کے چند آدمیوں کو مسجد میں فساد کے لئے بھیجا گیا۔ جنہوں نے مسجد میں زبردستی داخل ہو کے پر امن مجمع میں بھگدڑ مچائی پتھر پھینکے اور سوڈے کی بوتلیں پھینکیں۔ سنی احترام مسجد کے حرم میں خاموش رہے اور اسی وجہ سے کچھ سنیوں کو چوٹیں بھی آئیں لیکن آخر کب تک۔ سنیوں نے جواب دیا تو شریروں کی مرمت کر کے مسجد سے نکال باہر کیا۔ بیان جاری رہا اور صلاۃ و سلام پر اختتام ہوا۔ دوسرے روز حضرت کے حکم سے بیان ہے بیان کی حضرت تشریف فرما رہے۔ اس کے دوسرے روز سے پھر حضرت کے ہی بیانات ہوتے رہے۔

رنگون میں حضرت پر چار مقدمات

دیوبندیوں نے حضرت اور چار سنیوں پر چار مقدمات دائر کئے جو ایک سال کے قریب چلے لیکن یہ مقدمات رنگون کے دیوبندیوں کے لئے مصیبت کا پہاڑ بن گئی کہ حضرت کے ایمان افروز باطل سوز بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ دیوبندی اب مناظرہ یا مباہلہ کی درخواست بھی نہیں کر سکتے تھے اور حضرت کے بیانات پر پابندی بھی نہیں لگا سکتے تھے مقدمات چلتے رہے یہاں تک کہ ۱۲ جون ۱۹۳۲ء کو عدالت کا فیصلہ ہوا اور حضرت کو ہی کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔

اس فیصلہ کی نقل دیوبندیوں کے جاہل مولوی یونس گنگوہی نے بڑی عیاری

اور کاروں سے بچے رہا۔ آخر یہ بالکل مناسب نہیں کہ چونکہ کسی جگہ کے دو مسجد والے
غیر متعلقوں سے جھگڑ پڑے تھے، [illegible] اسی سے قطعی نتیجہ نکل سکے

وھو ھذا۔

۱۲ جون [illegible] کو مدرسہ [illegible] مقدمہ کا فیصلہ سنایا اس کا تعلق بھی حشمت علی
سے ہے [illegible] فیصلہ کی پوری نقل یہاں پیش کی گئی۔
[illegible] کیا اقتباس [illegible]۔ تو اقتباس کی کیا ضرورت تھی۔ پورے فیصلہ میں کیا جرم
تھیں جو مولوی دیوبندی جھگڑوں کے لئے [illegible] اور [illegible] تھیں جن کو جھگڑوں نے
حذف کیا اب حذف شدہ دیوبندی اقتباس ملاحظہ ہو۔

(۱) ملزم مولانا حشمت علی اپنے مضمون کی حدود سے تجاوز کرکے دیوبندی
سورتوں اور ان لوگوں کے خلاف جو [illegible] کی جامع مسجد میں معمولاً نماز پڑھتے ہیں، اہانت
کے کلمات کہتے ہیں اور کہتے کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر [illegible] کریں۔

(۲) ملزم کے ذہن میں کچھ لوگوں کے خلاف ذاتی جذبہ موجود ہے

(۳) ملزم سخت جوشیلا مذہبی شخص ہے جو اپنے مذہبی مقاصد کے لئے سب
کچھ کرسکتا ہے۔"

دیوبندیوں کے نقل کردہ اقتباس سے یہ اقتباس کہ ہر ہوش مند غور کر سکتا ہے
کہ [illegible] کوئی وجہ قرار پا سکتی ہیں جبکہ بدنیتی اور مذہبی جذبہ پر حکم ہو رہا ہے۔
اور [illegible] ذہن کی رپورٹ سی آئی ڈی کیا کسی بھی حنفی کو [illegible] دے سکتے۔

دراصل تو یہ حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حق پسندی دینی غیرت
اور مذہبی تصلب کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ ہاں وہ یقیناً سخت تھے۔ اپنے دین
میں متصلب تھے۔ وہ مرد مذہبی جوشیلے تھے۔ ہاں ہاں بے شک وہ اپنے
مذہب کے لئے سب کچھ کر سکتے تھے وہ اپنے مذہب کے لئے ہر قربانی دے سکتے
تھے۔ یہ جذبہ تو قدر کے لائق ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب سنیوں کو یہ جذبہ عطا فرمائے (آمین)
مسلمان حضرت شیر بیشہ سنت کی عظمت اور رفعت اور بلندی کا بیجا میں کہ کیسی

مقدمہ بہت سستی تھی۔ [illegible] للہ الحمد۔ اس فیصلہ کے بعد چند روز اجلاس پڑھے
اس کے بعد حضرت کامیابی کامرانی فتح و نصرت کے ساتھ رنگون سے پیلی بھیت
شریف لائے

والد ماجد کا انتقال

اسی طویل ترین سفر کے دوران لکھنؤ میں حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے انتقال فرمایا۔ رنگون میں حضرت کو خبر ملی تو شدید ترین صدمہ ہوا۔ جناب سیٹھ محمد
ہارون میمن صاحب انصاف نے یہ قطعہ تاریخ لکھا

وہ [illegible] حال تھیں کہتا ہے [illegible]
تھے مرد خدا صاحب دل صاحب ایمان

[illegible]
[illegible] نواب علی خان

اور اسی سال ۱۳۵۱ھ کے جمادی الآخری میں حضرت کے بڑے فرزند کی ولادت
ہوئی جن کا اصلی نام محمد رکھا اور حضرت نے تاریخی نام [illegible] رنگون سے لکھ
کر بھیجا اور وہی نام رکھا گیا یہ نام کئی برس کے بعد بدل کر [illegible] رکھا گیا۔ مولا تعالیٰ
ان کو سلامت رکھے اور حضرت کا سچا جانشین بنائے آمین)

بریلی میں منظور و یاسین خام سرائی سے مناظرہ

رنگون کے دوسرے سفر کے تمام و کمال واقعات کتاب [illegible] رنگون [illegible]
معلوم ہو سکیں گے۔ حضرت شیر بیشہ سنت جب رنگون میں تھے اور دیوبندیوں نے
ان پر چار مقدمات چلا رکھے تھے اور سب دیوبندی اس سے خوب واقف تھے
کہ حضرت ان مقدمات کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکتے۔ اسی دوران [illegible] دیوبندی
سب نے مل کر بریلی میں اشتہار [illegible] شرائط [illegible] مناظرہ
[illegible] شرائط [illegible] بریلی میں مناظرہ کرا دیا جائے۔ [illegible] کہ اس

اس وقت حضرت شیر بیشہ سنت کی ریل تشریف آوری متوقع تھی جب حضرت صبح وہ رنگون سے تشریف لائے دربھنگی تشریف حاضر ہوئے تو آپ نے دیوبندی بیتیہ ساحر مسعود سنبھلی بھی بریلی پہنچ رہے۔ جب مقررہ طریق بیگ صاحب جیتے اور آگ ایک اشتہار تقسیم کیا۔ اس وقت تم حضرت شیر بیشہ سنت کو چیلنج دینے کے لئے مقرر تھے۔ بیٹے تشریف لے آئے اگر واقعی تم میں جرأت و مردانگی ہے تو سب چیلنج دیکر مناظرہ کرالو اسی دوران جماعت و دیگر ان کے چید وار لے جو دیوبندی ہو گئے ہیں۔ فتنہ و فساد پھیلا رکھا تھا۔ ماہیگیران اہلسنت نے موقع صیحت کہا اور سرشتے قلعہ میں بڑا دوستانہ مبارکہ ۶ رجب ۶ رجب ۱۳۵۲ھ بعد نماز رات ، جلسہ منعقد کیا

دریں اثنا اہلسنت خصوصاً حضرت شیر بیشہ سنت کو مدعو کیا۔ پیر اپنی پریدری کے دیوبندی لوگوں کو بھی مخصوص دعوت دی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں اور اپنے دیوبندی مولویوں کو لیکر جلسہ گاہ میں آئیں ان کے حفاظت ، مان کی ذمہ داری بھی لی۔ اور ان کی نشست گاہ کا باقاعدہ انتظام بھی کر دیا۔

۵ بجے شام میں دیوبندیوں کا ایک اشتہار شائع ہوا کہ مولوی حشمت علی صاحب خود اپنی تحریر بھیجیں تو مناظرہ ہوگا اور یہ کہ سنبھلی صاحب جانے والے ہیں چھ بجے سے پہلے جواب آجائے۔ ان کی یہ ضد بھی پوری کی گئی اور حضرت شیر بیشہ سنت نے ساڑھے پانچ بجے بنام دستخطی خط مسعود سنبھلی کو بھیج دیا کہ آپ آئیے اپنے مددگار کو ساتھ لائیے، اور اپنے اکابر تھانوی گنگوہی انبیٹھوی، نانوتوی کے کفریات اٹھائیے جس کا جواب جلسہ میں سو گیا وہ بجے شب کو آیا خلاصہ یہ تھا کہ میں جاتا ہوں آپ انجمن اشاعت اسلام سے تاریخ مقام مناظرہ طے کریں اور جماعت رضائے مصطفےٰ و انجمن اشاعت اسلام دونوں آدمیوں کو اپنا نمائندہ بنائیں جو ضلع مجسٹریٹ سے اجازت مناظرہ حاصل کریں اس کے بعد تاریخ وغیرہ مقرر ہو۔ اس کا جواب فوراً حضرت

شیر بیشہ سنت نے بھیجا کہ میری آپ کی گفتگو جاری ہے ایسی حالت میں آپ کا روانہ ہو جانا اور جماعت و انجمن پر تاریخ و مقام مناظرہ کو موقوف کرنا اور ضلع مجسٹریٹ کی اجازت پر حوالہ رکھنا آپ کا کھلا ہوا فرار ہے اگر آپ میں کچھ بھی جرأت و حیا ہے تو ابھی اسی وقت اسی جلسہ میں آ جائیں۔ شرائط مناظرہ طے کر کے مناظرہ ہو جائے جس وقت یہ خط سنبھلی کو پہنچا دیوبندیوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ دیوبندیوں کے بیٹھوں میں چہرے دوڑنے لگے۔ سنبھلی صاحب کا چہرہ فق تھا۔ حواس باختہ تھے۔ منہ سوکھ گیا تھا۔ کہہ رہے تھے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ صبح ۶ بجے چلا جاؤں گا۔ کانپتے لرزتے ہاتھوں سے منسکل رسیدوں کی رسید دی۔ یہ ہے دیوبندی مدعیان مناظرہ کی قدرپیا کی حقیقت کہ جب حضرت رنگون میں تبلیغ حق فرما رہے تھے، اور وہاں یوں دیوبندیوں نے آپ پر مقدمات بھی دائر کئے تھے جن میں آپ کی حاضری اور پیروی ضروری تھی اس وقت دیوبندی مناظر آپ کو بریلی میں مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے اس وقت ایسے بے در رہتے کہ دشمنی کے مقرر کا جھگڑا اور نہ ضلع مجسٹریٹ سے اجازت لینے کی ضرورت تھی مگر جب شیر خصم سینے پر سوار ہو گیا تو ساری مردانگی غائب ہو گئی۔

واحد قہار عز جلالہ نے متکبر وہابی کو ذلیل کیا۔ وہابیوں کی تمام تعلیمات اور شیخیاں خاک میں ملا دیں اور اپنے حبیب علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا کو گستاخان بارگاہ رسالت پر روشن فتح و ظفر بخشی۔ حاضرین جلسہ نے اس فتح مبین پر حضرت کو مبارکباد دی اور اللہ اکبر و یا رسول اللہ کے فلک شگاف نعروں سے اظہار مسرت کیا صلاۃ و سلام و دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

آخری اتمام حجت

سنبھلی صاحب تو فرار فرما گئے اور ان کے ہوش معدوم ہو گئے تو یاسین حامد مرزا کو اپنا خط بھیجا کہ مسعود نہ گئے اور آپ کی مشکل کشائی نہ کر سکے پھر آپ کے جلسہ بھی ختم ہو گئے آپ کو بے فرصتی کا عذر بھی نہ دو ہو ورنہ اسلام اہلسنت آپ کو پھر آخری

مرتبہ رقعے دیئے ہیں، آج [illegible] جمعہ ۱۱ رجب ۱۳۷۳ھ [illegible] متصل ملاقات [illegible]
جناب قاضی [illegible] ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضرات علمائے اہلسنت بالخصوص حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہم العالی تقریر فرمائیں گے۔ [illegible] وہابیت [illegible] آپ [illegible] ہے، حرب و ضرب دیکھئے۔ [illegible] کا کوئی بھی مولوی آپ کی مسلسل شکست [illegible] نہیں کر سکتا [illegible] رکھ کر چھپ بیٹھئے آپ خود میدان مناظرہ میں [illegible] بریلی میں علماء [illegible] کا منتظر [illegible] دیکھئے

آج جلسہ میں تشریف لاکر اکابر دیوبندیہ تھانوی، گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی کا کفریہ [illegible] چھپا ہے [illegible] اکابر کے [illegible] بولنے کا ثبوت دینے کے لئے میدان میں آجیے۔ اگر آپ نے اس مبارک موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور [illegible] سے کام لیا تو آپ کا عجز [illegible] شائع کر دیا جائے گا [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ادری کے مناظروں کی حقیقت اور دیوبندیوں کی کذب بیانی کا اندازہ کرنے کا موقع ملے گا۔ الداعی الی الحق۔

محمد حسین [illegible] قاضی [illegible] محمد مشتاق علی، حبیب اللہ خان شمشیر [illegible] بریلی ——— اس خط کا مضمون اشتہار میں بھی شائع ہوا، مگر [illegible] کو نہ آنا تھا نہ آئے۔ [illegible] دیوبندیت کے عجز و فرار پر مہر لگا دی۔

ادری میں عظیم الشان مناظرہ

مندرجہ حالات سے کچھ پہلے بھی ادری ضلع اعظم گڑھ میں مناظرہ مقرر ہوا۔ جس میں دیوبندیوں کی جانب سے منظور صاحب سنبھلی اور اہلسنت کی طرف سے حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر مقرر ہوئے اور [illegible] مناظرہ ہوا۔ [illegible] اعظم گڑھ ضلع کے تقریباً ڈیڑھ سو غیر مقلد دیوبندی مولوی جناب منظور کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ پھر بھی منظور کا منہ سوکھ رہا تھا۔ چہرہ پیلا ہو رہا تھا۔

مجبور ہو کر تیسرے روز [illegible] دیوبندیوں نے پولیس کو مشکل کشا بنا کر اس کے ذریعہ مناظرہ سے نجات پائی اور [illegible] مناظرہ بند کرا دیا۔

اس مناظرہ کے [illegible] لئے [illegible] موجود ہیں، اور اس مناظرہ کی مکمل روداد بنام "[illegible] اہلسنت [illegible]" شائع ہے۔ مطالعہ کیجئے حضرت شیر بیشۂ سنت کے کتنے سوالات [illegible] منظور صاحب پر [illegible] رہے اور آج تک لاجواب ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] لاجواب ہی رہیں گے

لاہور میں آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ

لاہور میں دیوبندیوں کے ذمہ دار مولوی احمد علی [illegible] منظور سنبھلی و [illegible] مولوی [illegible] ابو القاسم و [illegible] لاہوری و دیگر ذمہ داران دیوبندیہ کے [illegible] طے پایا کہ ۱۵ شوال المکرم ۱۳۷۲ھ کو مسجد وزیر خان لاہور میں فیصلہ کن مناظرہ ہوگا۔ اس مناظرہ میں دیوبندیوں کی طرف سے جناب مولوی [illegible] تھانوی اور اہلسنت کی جانب سے حجۃ الاسلام شیخ الاسلام [illegible] الحاج مفتی شاہ علامہ محمد حامد رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری خلف اکبر حضور سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مناظر ہوں گے یا اپنے وکیل مناظر کو بھیجیں گے۔ انتظار کرتے کرتے ۵ شوال کی تاریخ آگئی اور حضرت حجۃ الاسلام و حضرت صدر الشریعہ و حضرت صدر الافاضل و حضرت مفتی اعظم ہند علیہم رحمۃ الرضوان اور دیگر حضرات علمائے اہلسنت اور حضرت شیر بیشۂ سنت مسجد وزیر خان لاہور میں تشریف فرما تھے۔ عوام و خواص اہلسنت کا عظیم الشان مجمع تھا۔ مسجد اندر باہر ہر طرف سے بھری ہوئی تھی۔ وہابی، دیوبندی [illegible] مولوی موجود رہے۔ مگر تھانوی جی میدان مناظرہ تو کیا لاہور میں بھی موجود نہیں تھے۔ مسجد میں [illegible] کے سامنے حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وکالت نامہ تحریر فرمایا۔

"اس مناظرہ کے لئے میں مولانا ابو الفتح محمد حشمت علی خاں صاحب

کہ اب وکیل مناظرہ مقرر کرتے ہیں جو ان کا قبول و عدول میرا قبول و عدول ہوگا ان کا اقرار میرا اقرار ہوگا ان کا انکار میرا انکار ہوگا

فقط فقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ

۱۵ شوال مکرم ۱۳۵۱ھ

تھانوی جی کی تحریر

صدر اجلاس برائے قیام امن سید حبیب شاہ صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست لاہور منتخب ہوئے اور دوسرے اسٹیج پر جو اہل تحریک مناظرہ منظور و ابوالوفا و اسمٰعیل وغیرہم تھے ان میں سے صدر اشتہار اسمٰعیل کو بنایا گیا۔ جب تھانوی جی کی آمد کا سوال ہوا تو اسمٰعیل سنبھلی نے تھانوی جی کی ایک تحریر دی کہ جناب تھانوی نے ہم کو یہ تحریر دے کر بھیجا ہے۔ ملاحظہ ہو آخری فیصلہ کن مناظرہ کے متعلق یہ تحریر بھیجی۔

خانقاہ تھانوی۔ مقام تھانہ بھون ۵ رمضان ۱۳۵۱ھ

بعد حمد و صلوٰۃ ۔ جس دینی کلام سے کسی کو خطاب کیا جائے وہ اگر محض تبلیغ ہے تو عبادت اور یہ ایک صورت ہے۔ اس کے بعد اگر مخاطب محض تحقیق حق کے لیے سوال کرے اور اس کو جواب دینا بھی عبادت ہے۔ اور یہ دوسری صورت ہے اور ان دونوں خدمتوں کے لیے ہر مسلمان جن میں احقر بھی ہے حاضر ہے اور اگر مخاطب کو محض جدال ہی مقصود ہے اور یہ تیسری صورت ہے تو اس کو جواب دینا اور اعراض کرنا بھی جائز ہے اور اس صورت میں جو دو فریقین کے مابین مرکا قصہ ہوتا ہے اس مرکا خود کی مد نظر میں کی تعلیم سے دفع کرنا ممکن ہے خواہ ابتداً یا ... کے سوال کے بعد اور میرا یہی مذاق ہے۔

ان تمہید کے بعد عرض ہے کہ رسالہ حفظ الایمان موسومہ احقر پر اعتراض کرنے والوں کے متعلق میرا عمل ہمیشہ یہ رہا ہے کہ نفس مسئلہ کے متعلق تبلیغ کے لیے متردّدین کی تشفی کے لیے خود رسالہ بسط البنان تغییر العنوان لکھ چکا اور معترضین کو کبھی خطاب نہیں کیا مگر بعض مواقع پر دوسرے مذاق پر عمل کرنے کو نافع سمجھتے ہیں اور بعض مواقع پر بعض حالات کے تقاضے سے اس واقعیت میں اس کی حاجت ہے کہ اس تفہیم کے لیے میں کسی کو اپنا وکیل ماذون اس سے سر دست میں اپنی طرف سے اس تفہیم کے لیے ان بزرگوں کو اپنا وکیل ماذون بناتا ہوں (یعنی) حسین احمد جو صاحب ناصر ... منظور سنبھلی، ابوالوفا شاہجہانپوری، اسمٰعیل سنبھلی کے نام لکھے، اللہ تعالیٰ ان حضرات کے ارشادات و تفہیم میں نفع و برکت بخشے آمین۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

کتبہ اشرف علی تھانوی حنفی چشتی

ہر عقلمند غور کرے کہ یہ وعظ گوئی و تبلیغ کی سند ہے یا وکالت مناظرہ فیصلہ کن کی سند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ تحریر پڑھ کر سنائی اور منظور و ابوالوفا و اسمٰعیل و عبدالحنان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء کو آپ لوگوں کے مشورے سے آپ کی موجودگی میں ... و حضرت علامہ ابوالبرکات مولانا الحاج سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف لاہور میں جو آخری فیصلہ کن مناظرہ ۱۵ شوال ۱۳۵۲ھ مسجد وزیر خاں لاہور جناب تھانوی اور حضرت حجۃ الاسلام کے مابین ہونا طے پایا تھا یہ اسی مناظرہ کی سند وکالت ہے یا وعظ گوئی کی سند ہے۔ منظور صاحب نے کہا جی ہاں یہ اسی مناظرہ کی سند وکالت ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا ۔ تھانوی جی کی اس تحریر کو تبلیغ و فہمائش

وتفہیم کی سند تو کہا جا سکتی ہے لیکن وکالت مناظرہ کی سند ہرگز نہیں کہا جا سکتی۔ ملاحظہ ہو اس تحریر میں: ۵ رسالوں کا تذکرہ ہے۔ مولوی مرتضیٰ حسن مناظرہ کا۔ مولوی یحییٰ صاحب کا۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کا۔ مولوی محمد ادریس کا۔ حسام الحرمین کے رد کا۔ سنت کی ترکی انجمن حزب الاحناف سے دیا ہو یا جمعیۃ الاحناف دیوبند کے مابین قرارداد کا۔ ان کے وکیل کا۔ یہ ہے کہ ان وکیلوں میں سے ہر ایک کا قول قبول اور ان کا تکاذب میرا ہوگا۔ یہ ہے کہ ان کی فتح و شکست میری فتح و شکست ہے۔ یہ ہے کہ ان میں سے اگر کوئی وکیل ہر کفر قبول کرے وہیں توبہ شائع کرکے بعد اس کے فریق ثانی سے جو گفتگو کروں گا۔ منظور صاحب حیران و مبہوت کھڑے ہو گئے اور صرف اتنا کہا کہ یہ تحریر اسی مناظرہ کی سند وکالت ہے پھر بیٹھ گئے۔

حضرت شیر بیشہ سنت نے ارشاد فرمایا۔ ملاحظہ ہو تھانوی جی نے اپنی اس تحریر میں لفظ تفہیم نہیں لکھا۔ لفظ مناظرہ پوری تحریر میں ایک بار بھی نہ لکھ سکے تو سند وکالت تفہیم ہوئی یا سند وکالت مناظرہ اور حضرت علمائے اہلسنت کا رسالت تو تھانوی جی سے گفتگو کرنی ہے یا تھانوی جی کے وکیل مناظرہ سے جب آپ وہ تحریر تھانوی جی پیش فرمائیں جس میں تھانوی نے کسی کو اس طرح کا وکیل بنایا ہو منظور صاحب تھرتھراتے ہوئے کھڑے ہوئے اور بولے یہی سند وکالت مناظرہ ہے اتنا کہہ کر فوراً بیٹھ گئے۔

حضرت شیر بیشہ سنت نے ارشاد فرمایا آپ سارے دیوبندی مولویوں کو میرا چیلنج ہے کہ تھانوی جی کی اس تحریر کو یا آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ کی سند وکالت اگر کوئی ثابت کر سکتا ہے تو جلد ثبوت دے۔ اپنی دلیل لائے۔ اس کے جواب میں سارے دیوبندی مولوی بالکل لاجواب اور خاموش رہے۔ والحمد للہ

واب انہیں مجلس سے عزت رکھنے کو خود صدر اہلسنت سے گفتگو شروع کر دی ورنہ تو ان کی پہلی نشست گزر گئی۔ مگر تھانوی جی کے تینوں وکیلوں میں سے کوئی بھی اس تحریر کو وکالت مناظرہ ثابت نہ کر سکا۔ بہت غور و فکر کے بعد منظور صاحب

یہ تفہیم و مناظرہ ایک ہی ہیں۔ اس لئے تھانوی صاحب نے مناظرہ کا لفظ نہیں لکھا حضرت شیر بیشہ سنت نے تبسم کناں فرمایا۔ تفہیم و مناظرہ عربی زبان کے الفاظ ہیں۔ کچھ عربی لغت کی کتابیں یہاں ہیں اور کتب خانہ مرکزی حزب الاحناف سے منگا سکتے ہیں۔ آپ فرمائیں کون کون سی کتب لغت منگا دوں۔ آپ ثابت کریں کہ تفہیم و مناظرہ ایک ہیں۔ اور مناظرہ رشیدیہ ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ یہ ہے مناظرہ رشیدیہ اور اس میں لکھا ہے کہ تفہیم و مناظرہ دونوں ایک ہیں۔ اور اگر نہیں دکھا سکتے اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو میدان مناظرہ میں ایسی بے ثبوت اور غلط بات کہنا بہت بڑا دھوکا ہے۔

اور جب آپ کو اپنی عزت کا خیال نہیں تو دیوبندی گروہ کے بڑے پیشوا تھانوی صاحب کا تو خیال رکھئے۔ اب آپ کی بات منظور نعمانی کی بات نہیں بلکہ وکیل تفہیم ہونے کی حیثیت سے تھانوی جی کی بات ہے۔ لاہور جیسے تعلیمی شہر میں ایسی بے علمی کی بات کہنا خیال تو فرمائیے دینی مدارس کے طلباء اور کالجوں کے اسٹوڈنٹس یہ سن کر کہ مناظرہ اور تفہیم دونوں ایک ہیں آپ کا نہیں بلکہ تھانوی جی کی علمیت و قابلیت کا ماتم کریں گے۔ پھر آپ تین وکلاء تفہیم یہاں موجود ہیں اور سارے اس پر متفق ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ تفہیم و مناظرہ ایک بات ہو جائے یہ کون سی علمیت ہے۔ مسلمان شرم ہونے اب اپنا پر رحم کیجئے اور وقت کی قدر کیجئے۔ دانشمندی کی بات کیجئے تھانوی جی کا مذاق نہ اڑوا دیجئے۔

دیوبندیوں میں اس تقریر سے سناٹا چھا گیا اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ بہت دیر کے بعد منظور صاحب اٹھے اور بولے مولانا آپ کچھ بھی فرمائیں مگر میں یہی کہوں گا کہ تفہیم و مناظرہ دونوں ایک ہیں۔

اسی گفتگو میں پہلے روز کی نشست ختم ہو گئی اور تھانوی جی کی وکالت مناظرہ کی تحریر دیوبندی مولوی نہ دے سکے۔ مجبور ہو کر صدر دیوبندی وکیل تھانوی انہیں نے اشتعال انگیزی کی کوشش کی مگر صدر اہلسنت نے بہت صبر و تحمل سے کام لیا

اس واماں کو بحال رکھیں اور صدر دیوبندیہ کی یہ چال ناکام رہی۔

آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ کا دوسرا دن

دوسرے دن سید حبیب شاہ صاحب نے اپنی حاضری سے عذر کیا تو دوسرا روز اہلسنت کی جانب سے صدر مناظرہ مولانا مولوی سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹی مقرر ہوئے

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد خطبہ مسنونہ ارشاد فرمایا

مولوی منظور صاحب حسب قرارداد طرفین نہ آپ تھانوی صاحب کو میدان مناظرہ میں لا سکے اور ان کا تحریری وکالت نامہ مناظرہ بھی پیش نہ کر سکے۔ ہاں وکالت تعلیم کی تحریر آپ نے دی اور بار بار یہی کہہ رہے ہیں کہ تعلیم و مناظرہ دو الگ الگ ہیں اور آپ اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام اور حاضرین جو محض (عوام) نے وقت کی بربادی کرتے ہوئے اگرچہ ان کا نہ معلوم اور بے مقام سے تعرض کرتے ہوئے آپ کو وکیل تھانوی مان لیں اور آخری فیصلہ کن مناظرہ آپ سے کریں تو میری طرف سے حالات موجودہ اور آپ لوگوں کی وعدہ خلافیاں دیکھتے ہوئے یہ بات ضروری ہوگی کہ اب یہ مناظرہ تحریری ہوگا۔ اور ہر مناظر اپنی تقریر لکھ کر سنائے گا۔ پھر دستخط کر کے اپنے مقابل کو دے گا۔ اور چونکہ آپ کے پاس وکالت مناظرہ کی تحریر نہیں ہے اس لئے آپ پر ضروری اور لازمی ہوگا کہ آپ اپنی تحریر پر اپنے دستخط کے ساتھ جناب مولوی اشرف علی تھانوی سے دستخط کرائیں اور یہ لکھوا دیں کہ یہ تحریر مجھے منظور ہے۔

منظور صاحب یہ سن کر درمیان ہی میں کھڑے ہو گئے اور بولے کہ جناب حیرت ہے کہ تھانوی صاحب مرض ناگفتنی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکتے اور نہ آ سکتے ہیں۔ پھر میدان مناظرہ میں ان کے دستخط کیوں کر ہو سکیں گے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا کہ اس کا طریقہ میں بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تھانوی صاحب کی عدم موجودگی میں یہاں ہر تحریر پر آپ تینوں وکلاء دستخط کر کے دیں

اور جب مناظرہ ختم ہو جائے تو آپ کے ساتھ ہم اہلسنت کے دو آدمی جائیں اور دونوں کی موجودگی میں آپ لوگ اپنی تحریر پر تھانوی صاحب سے یہ لکھوا کر دستخط کرائیں کہ یہ تحریر مجھے قبول ہے۔ اس طرح تھانوی جی کو سفر کی زحمت بھی نہ ہوگی اور کام بھی ہو جائے گا۔ تمام حاضرین نے اس تجویز کو قبول کیا۔ اور دیوبندیوں کے وکلاء تھانوی نے مشورہ کا وقت مانگا۔ اور بعد مشورہ، منظور نے اس تجویز سے انکار کر دیا کیونکہ ان تینوں کو یقین تھا کہ تھانوی جی نے وکالت نامہ مناظرہ نہیں دیا ہے اور نہ مناظرہ کو تیار ہی نہیں۔ اور ہم وکلاء کی بات وہ ہرگز نہیں مانیں گے یہ کھلا ہوا دیوبندیوں کا فرار ہے۔ اور بین شکست ہے۔

ثناء اللہ غیر مقلد کی آمد!

اسی دوران میں مشہور وہابی غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری آیا۔ اور وہابی دیوبندی اسٹیج کی طرف گیا۔ دیوبندی اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ منظور سنبھلی نے اپنی کرسی پر جگہ دی۔ حاضرین اہلسنت نے اس کو بہت بری نگاہ سے دیکھا اور عوام نے یقین کر لیا کہ غیر مقلد وہابی اور دیوبندی وہابی دونوں ایک ہیں۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر ثناء اللہ وہابی نے کھڑے ہو کر کہا اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں۔ مجھ سے مناظرہ کر لیجئے۔ ثناء اللہ غیر مقلد کے اس اعلان کے جواب میں سے اور دار العلوم حزب الاحناف کے طلباء نے یک آواز جواب دیا۔ ثناء اللہ صاحب اکابر دیوبندیہ کے کفریات پر آپ سے مناظرہ کرنے کو ہم طلباء دار العلوم تیار ہیں۔ مگر یہ میدان آخری قطعی فیصلہ کن مناظرہ کا ہے۔ اس مناظرہ میں آپ کا کام نہیں۔ ورنہ تھانوی صاحب کا وکالت نامہ لائیے اور یوں دخل در معقولات نہ فرمائیے۔ آپ کی اس دخل اندازی کے خلاف ہم دونوں جماعت کے صدر صاحبان سے پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ چنانچہ تمام حاضرین نے اس کی تائید کی اور دونوں طرف کے صدر صاحبان نے ثناء اللہ کو بیٹھا دیا۔ بہر حال منظور صاحب کی تمام شرطیں حضرت نے قبول فرمائیں۔ صرف چند باتوں کی ترمیم چاہی۔

فرمایا کہ ہر مناظر اپنی تقریر قلمبند کر کے اپنے فریق سے دستخط کرا کے مقابل کو دے۔ دوم یہ کہ چاروں مشنوں میں آپ پہلی اور پچھلی تقریر اپنی رکھنا چاہتے ہیں تو دو مشنوں میں پہلی اور آخری تقریر آپ کی ہوگی اور دو مشنوں میں پہلی اور آخری تقریر میری ہوگی۔ میں اپنی ہر تحریر پر حضرت حجۃ الاسلام دامت برکاتہم القدسیہ کے دستخط کرا کے دوں گا اور آپ اپنی ہر تحریر پر جناب تھانوی صاحب سے دستخط کرا کے دیں گے۔ تجویز و ترمیم معقول تھی مناسب تھی منظور کی ورنہ بہتر تعریف کی۔ لیکن تینوں وکلائے مناظرہ نے نہ منظور کی۔ مشورہ کرتے اور وقت گزارتے رہے۔ مگر کسی سے ہاں نہیں ہوا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کھڑے ہوئے اور مناظرہ رشیدیہ دکھا کر فرمایا اس میں آپ دکھا دیں کہ پہلی اور آخری تقریر آپ کی ہونی چاہئے تو بس مان لوں گا یہ سن کر دیوبندی مولویوں پر سناٹا چھا گیا۔ وہاں تک کہ سب ہی خاموش رہے کوئی کچھ جواب نہ دے سکا۔ تو صدر دیوبندیہ نے صدر اہلسنت سے چھیڑ چھاڑ شروع کی جس پر صدر اہلسنت نے انہیں تنبیہ کی۔ اور فرمایا کہ مجھ سے مناظرہ کا شوق ہے تو وہ بھی پورا ہو جائے گا اس وقت ہمارے مناظر سے اپنے مناظر کو گفتگو کا موقع دیجئے اور اوقات ضائع نہ کیجئے۔ یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

خلاصہ کلام کہ یہ وکلا نہ تفہیم تھانوی صاحب پر تیار ہوئے کہ اپنی تقریریں قلمبند کر کے تھانوی جی سے دستخط کرا کے دیں گے نہ اس پر آمادہ ہوئے کہ دو مشنوں میں پہلی اور آخری تقریر ان کی ہو۔ اور دو مشنوں میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی پہلی اور آخری تقریریں ہوں اور نہ یہی ہمت ہوئی کہ مناظرہ رشیدیہ سے دکھا دیں کہ صرف ان کی ہی پہلی اور آخری تقریر ہو۔ یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا اور سب دیوبندی مولوی اپنی اپنی کتابیں اٹھا کر چل دیئے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا سب سنی مسلمان ادب و احترام سے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھیں۔ صلوٰۃ و سلام عرض کیا گیا۔ اس کے بعد نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت و نعرۂ حیدری و نعرۂ غوثیت بلند ہوئے۔ سب کی دعائیں کی گئیں۔ لیڈر دیوبندیہ کی اس کھلی

بڑی شکست پر فرحت و مسرت کا اظہار کیا گیا۔ وقُل جاءَ الحقُّ وزَہَقَ الباطلُ اِنَّ الباطلَ کانَ زَہوقا کا ایک منظر عوام و خواص نے لاہور کی سر زمین پر حقیقی جاگتی دنیا میں بچشم سر دیکھا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کی عظمت

حضرات اکابر علمائے اہلسنت میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی شخصیت کس درجہ معتبر و مستند تھی کہ اس فیصلہ کن مناظرہ میں حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عظیم الشان مجمع علماء و فضلاء و عقلاء میں ان کو کیسا عقیل و فہیم ذہین و ذکی اور معتبر و مستند سمجھا کہ تمام حضرات کی موجودگی میں ان کو اپنا وکیل مناظرہ بنایا اور صاف تحریر فرمایا کہ ان کا قبول و عدول میرا قبول و عدول اور ان کا اقرار و انکار میرا اقرار و انکار ہوگا۔ یہ حضرت شیر بیشۂ سنت کی علمیت و قابلیت اور دیانت کا روشن اظہار ہے۔

اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو حضرت حجۃ الاسلام پر اتنا ناز تھا کہ ہزاروں کے مجمع میں فرماتے ہیں اپنی ہر تقریر قلمبند کر کے حضرت حجۃ الاسلام دام ظلہم الاقدس سے ان پر دستخط کرا کے منظور صاحب کو دوں گا اسی طرح وہ بھی اپنی ہر تقریر لکھ کر تھانوی صاحب سے دستخط کرا کے مجھے دیں گے۔ مگر منظور صاحب تیار نہ ہوئے کیونکہ

تھانوی صاحب نے وکیل مناظرہ بنایا ہی نہیں

تھانوی صاحب جیسے ہمیشہ مناظرہ سے جان بچاتے رہے ویسے ہی اب بھی جان بچائی۔ ایک تحریر دکھانے کو لکھ دی جس میں نہ وکیل مناظرہ کا تذکرہ نہ مناظرہ کا ہوا۔ وکیل تفہیم چار کو بنایا اس میں بھی موقع پر ایک حسین احمد اجودھیا غائب۔ ان چاروں پر تھانوی جی کو اعتبار نہیں۔ نہ ان کا قبول و عدول اپنا قبول و عدول لکھا نہ ان کا اقرار و انکار اپنا اقرار و انکار لکھا یہ بھی غور فرمائیے

نام نہاد وکلاء کو تھانوی کا اعتبار نہ تھا

کہ میدانِ مناظرہ میں تھانوی جی کے تین دیوبندی بہ وکالت تفہیم موجود تھے۔ منظور حسین، ابوالوفا۔ مگر اس بات پر کوئی آمادہ نہ ہوا کہ اپنی تقریر قلمبند کر کے تھانوی صاحب سے دستخط کرا کے دینگا، حالانکہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ بھی فرمایا کہ اس وقت تھانوی صاحب کو یہاں لانا اگر وقتی صحت دشوار ہے تو اس کا طریقہ حل یہ ہے کہ یہاں اپنی ہر تحریر پر آپ تینوں وکلائے تفہیم دستخط کر کے دیں بعد مناظرہ ہمارے دو آدمی آپ کے ساتھ آپ کی تحریریں لے کر جائیں گے ان کے سامنے آپ لوگ اپنی تحریروں پر تھانوی صاحب سے دستخط کرا دیں مگر کوئی وکیل تفہیم تیار نہیں ہوا، اس لئے کہ ان کو تھانوی کا بھروسہ نہ تھا۔ ہر وکیل تفہیم اپنے دل میں یقین کئے ہوئے تھا کہ تھانوی صاحب نے بڑی سختی کے ساتھ مناظرہ کرنے سے منع کیا تھا وہ ہرگز ہرگز تحریرات مناظرہ پر دستخط نہیں کریں گے بلکہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے کیونکہ کفریات قطعیہ یقینیہ دیوبندیہ پر مناظرہ کرنا تھانوی کو موت سے کم نہ تھا

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کا کرم خاص

اس فیصلہ کن مناظرہ کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیانات کا سلسلہ لاہور میں شروع ہو گیا۔ اور حضرت نے تھانوی و گنگوہی اور انبیٹھی و نانوتوی کے کفریات قطعیات کی کتابیں حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ۔ تحذیر الناس وغیرہ دکھا کر آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کئے اور ان پر احکام شرعیہ بیان فرمائے۔

اسی دور میں ایک جمعہ میں حضرت کا بیان بعد نماز جمعہ مسجد وزیر خان میں مقرر ہوا حسب اعلان بعد نماز جمعہ حضرت کا بیان شروع ہوا۔ اس عظیم الشان جلسہ میں حضرت استاذی امام الوقت مولانا مولوی الحاج مفتی ابو محمد سید محمد دیدار علی صاحب قبلہ

قادری رضوی نقشبندی مجددی الوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت نے اس دن میں خطبہ، ورد یہ کی تلاوت کے بعد نعت شریف پڑھی۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

چونکہ صلوٰۃ و سلام پر بیان اختتام پذیر ہوا، اور حضرت امام الوقت نے شیر بیشۂ سنت کو سینے سے لگا کر مبارکباد دی۔ بہت دیر تک دعاؤں سے نوازا اب حضرت قیام گاہ یعنی مرکزی مجلس حزب الاحناف لاہور کے دفتر میں تشریف لائے کچھ وقفہ کے بعد حضرت امام الوقت بھی تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ مولانا مبارک ہو آپ کے شیخ کا آپ پر بہت کرم ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ تو مسجد میں بیان فرما رہے تھے اور مسجد کے محراب کے گنبد پر مسند لگی ہے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ تشریف فرما ہیں اور آپ کا بیان سن کر خوش ہو رہے ہیں بہت مسرور ہیں اور پورے بیان میں تشریف فرما رہے۔ جس سے یقین ہے کہ آپ پر خصوصی کرم ہے۔ اور خاص نظر عنایت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین

سنی حضرات غور فرمائیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کون تھے اور ان کی کیا شان تھی اور ان کے شیخ کا کس قدر کرم تھا۔ فسبحان اللہ وبحمدہ

ڈیرہ غازی خان میں اہلسنت کی فتح مبین

دیوبندی وہابی عطاء اللہ بخاری کی شکست مبین

۱؎ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ کے استاد معظم ہیں ——— محمود رضوی

۲؎ حضرت علامہ سید دیدار علی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذ محبوب ملت کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎
مرحب دیدار عبد کو
کب دیدہ دل ہے دیدہ (؟) ——— محمود رضوی

ڈیرہ غازی خان کے سنیوں نے حضرت کو بلایا۔ دیوبندیوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری وہاں کو بلایا اور دیوبندیوں نے جلسہ کیا۔ جس میں حضرت کو چیلنج دیا۔ حضرت نے پوری آمادگی کا اظہار فرمایا اور نہایت ہمت و جرأت کے ساتھ دیوبندیوں کے جلسہ میں پہنچ گئے اور فرمایا کہ میں آگیا ہوں آپ نے جو چیلنج مناظرہ دیا ہے وہ مجھے قبول ہے۔ آئیے ہم بحث مناظرہ کرکے اس اختلاف کو ختم کر دیں۔
اتنا سننا تھا کہ ان کے سارے مناظر دم بخود ہوگئے۔ اجلاس کے دیوبندی منتظمین معافی خواہ ہوئے۔ حضرت نے ان ہی کے اسٹیج پر تقریر فرمائی احقاق حق و ابطال باطل فرمایا اور صلاۃ و سلام پڑھ کر نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کی گونج میں بخیر و فیروزی قیام گاہ پر تشریف لائے۔ فالحمد للہ

ملتان شہر میں مناظرہ

۳۔۴۔۵ ربیع الاول شریف ۱۳۷۵ھ کو ملتان کے سنیوں نے باغ لانگے خان میں جلسۂ عید میلاد منعقد کیا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کو مدعو کیا جب حضرت حسب وعدہ ملتان تشریف فرما ہوئے تو دیوبندیوں کو بڑی حرارت ہوگئی اور انہوں نے احراری لیڈر عطاء اللہ اور وکیل تھانوی دیوالوی اشرف جہاں پوری کو بلایا اور دکھانے کو تحریر بازی شروع کی مگر مناظرہ سے گریز کرتے رہے یہاں تک کہ اہلسنت و جماعت کا جلسۂ عید میلاد شریف اختتام پذیر ہوا۔
بعد جلسہ قیام گاہ پر سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ حضور ان دیوبندیوں نے جو تحریر بازی شروع کی ہے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور کل دن کا جلسہ ابھی باقی ہے وہ اپنے آخری اجلاس میں ضرور شرارت کریں گے تو اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔
حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی عبد الحفیظ صاحب قبلہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اس اجلاس میں آپ کے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ میں اور حضرت اچانک کل پروگرام بدل دیں اور بذریعہ ٹیکسی گھر ان مقامات پر اطلاع دیں

صبح آپ یہاں علاوہ حضرت شیر بیشۂ سنت اور مجھے رخصت کر دیں۔ اسٹیشن پر سب کے ساتھ ریل میں بیٹھ جائیں اور اگلے اسٹیشن کے ٹکٹ حضرت کے اور میرے ہوں۔ آپ کے دو معتبر اور مستند آدمی، اگلے اسٹیشن پر ہم کو ملیں جو فوراً ٹیکسی کرتے ہوئے ہم دونوں کو اس طرح قیام گاہ پر پہنچا دیں کہ عام سنیوں کو بھی ہمارے آنے کی خبر نہ ہو۔
جب شیر بیشۂ سنت کی روانگی کی خبر دیوبندیوں کو ہوگی تو وہ مناظرہ کو تیار ہو جائیں گے کہ اب میدان خالی ہو گیا اس کے بعد جب وہ چیلنج مناظرہ دیں گے تو پھر ہم دونوں فوراً مقام مناظرہ گاہ میں جا پہنچیں گے۔
پروگرام کے مطابق صبح تمام حضرات کو ملتان کے سنیوں نے رخصت کیا — دیوبندی مخبروں نے دیکھا اور خبر دی کہ دونوں حضرات گئے۔ پھر کیا تھا سارے دیوبندی مولوی مناظر بن گئے اور اہلسنت و جماعت کے سیکرٹری کے نام تحریر آگئی کہ کہاں ہیں آپ کے مناظر۔ بلائیے مناظرہ کرائیے۔ سیکرٹری صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے علمائے کرام آج رخصت ہو چکے اب فوراً بلانا دشوار ہے لہذا اور کوئی وقت مقرر کریں۔ اس تحریری جواب کے بعد دیوبندیوں نے دن کے اجلاس میں خوب زہر اگلا اور سنیوں کا بہت مذاق اڑایا۔
پھر شام کو ۴ بجے دیوبندیوں کی طرف سے تحریر آگئی کہ کل دن میں ۹ بجے سے باغ لانگے خان میں مناظرہ ہوگا۔ آپ اپنے مولویوں کو بلائیے ورنہ آپ کا فرار ہوگا۔
سیکرٹری صاحب یہ تحریر لے کر قیام گاہ پر حاضر ہوئے اور مسکراتے ہوئے دونوں تحریریں پیش کر کے مبارکباد دی۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کا جواب دے دیجئے کہ ہم کوشش کرتے ہیں اور صبح مقام مناظرہ باغ لانگے خان میں حاضر ہوں گے اور فرمایا کہ جس مکان میں میرا قیام ہے یہ مکان صبح تک بند رکھو تاکہ بات مشہور ہو جائے کہ میں یہاں موجود نہیں ہوں اور یہ دیکھو کہ میری غیر موجودگی کے فریب میں دیوبندی کتنا آگے بڑھ سکتے ہیں۔
حضرت کے ارشاد کے بموجب تحریر گئی کہ دن کے اجلاس میں ایجا وقت

اور عطاء اللہ شاہ بخاری نے آپ کے آنے سے پہلے مناظرہ کے مقام و وقت کا اعلان کر دیا کہ کل باغ لانگے خاں میں ہمارے علماء سے مولانا حشمت علی خاں صاحب کا مناظرہ ہوگا ورنہ اگر وہ نہ آئے تو ان کا کھلا ہوا فرار ہوگا۔

مورخہ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ۳ جولائی ۱۹۳۴ء کو صبح حضرت شیر بیشۂ سنت کی قیام گاہ کا دروازہ کھلا اور ملتان کے سنیوں میں بجلی کی سی تیزی سے حضرت کی آمد کی خبر پھیل گئی اور جوق در جوق سنی آ کر ملاقات کرنے لگے اور دیوبندی اور مودودیوں پر حضرت کی آمد کی خبر سن کر مردنی چھا گئی جیسے اپنی موت نظر آنے لگی۔

وقت مقررہ سے پیشتر حضرت شیر بیشۂ سنت صاحب اور حضرت علامہ ابو الاسد مولانا عبد الحفیظ صاحب مقام مناظرہ باغ لانگے خاں میں پہنچ گئے سنیوں نے اپنے پیشواؤں کا بڑی شان سے استقبال کیا۔ کچھ دیر کے بعد دیوبندی مولوی بھی آئے اور یہ سمجھ کر آئے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت تو ملتان سے روانہ ہو کر جانے کہاں گئے۔ میدان مناظرہ میں کیا آئیں گے۔ اور ہم ان کے فرار کا اعلان کر کے اپنی جھوٹی فتح کا اعلان کریں گے۔ مگر جب ان دونوں حضرات کو اسٹیج پر جلوہ افروز دیکھا تو ان پر اوس پڑ گئی۔ ارمانوں کا جنازہ نکل گیا۔ یہ کیا؟ یہ حضرات کیسے اور کس طرح آ گئے؟ اس وقت دیوبندی مولویوں کے چہرہ کا عالم دیکھنے کے قابل تھا ایک رنگ آتا تھا ایک رنگ جاتا تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا خود ہی چیلنج مناظرہ دے کے پھنسے تھے۔

اہلسنت کی جانب سے اعلان ہوا کہ امن و نظام کو برقرار رکھنے کے لئے حضرت علامہ عبد الحفیظ صاحب صدر ہوں گے اور مناظر اعظم حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر ہوں گے۔ عطاء اللہ شاہ نے فوراً اپنی صدارت اور ابو الوفا کے مناظر ہونے کا اعلان کرایا۔ سنیوں کی طرف سے عطاء اللہ بخاری سے مطالبہ ہوا کہ آپ نے ملتان میں آ کر عقائد باطلہ دیوبندیہ کی اشاعت کی۔ حضرات انبیائے

کرام اور اولیائے عظام کی شان اقدس میں بدترین سے بدترین گستاخیاں کیں جس کی وجہ سے ملتان میں ہیجان پیدا ہو گیا تھا آپ ہی مناظرہ کے لئے تیار ہوں مگر عطاء اللہ صاحب پر لرزہ طاری ہو گیا کے باوجود مناظرہ کو تیار نہ ہوئے۔ اور ابو الوفا شاہجہانپوری کو پیش کیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے کفریات قطعیہ یقینیہ دیوبندیہ کو پیش کیا جس کا آخر تک ابو الوفا سے جواب نہ بن پڑا اور عطاء اللہ شاہ صاحب کا زور بیان بھی ختم ہو گیا وہ بھی اپنے مناظر کی مشکل حل نہ کر سکے۔ یہ عجیب منظر تھا کہ عطاء اللہ اور ابو الوفا دونوں کی زبانیں بند تھیں ان کی بے بسی اور بے کسی ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہی تھی جیسے سنی اور وہابی دونوں محسوس کر رہے تھے۔

یہاں تک کہ تیر بند گئے اور دیوبندی صدر و مناظر کا لاجواب ہونا جب ظاہر ہو گیا تو اہلسنت کی فتح کا اعلان ہوا اور نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے فضا گونج گئی۔ دیوبندی فوراً چلتے بنے۔ حضرت نے صلاۃ و سلام پڑھا اور دعا مانگی۔ حضرت مخدوم المخادیم مولانا شاہ سید مخدوم محمد صدر الدین صاحب قبلہ مسند نشین دربار عالیہ قادریہ ملتان نے اس فتح کی خوشی میں حضرت شیر بیشۂ سنت اور حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب کو تمغے عنایت فرمائے۔ اس مناظرہ کی مختصر روداد ملتان میں شائع ہوئی تھی۔ فسبحان اللہ وبحمدہ

گیا میں اہلسنت کی فتح مبین کا دلکش نظارہ

اور

وہابیت کا قادیانیت سے بہناپا

گیا شہر میں سنیوں اور دیوبندیوں کے درمیان مناظرہ مقرر ہوا اور اہلسنت کی طرف سے شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین حضرت

مولانا الحاج حافظ قاری مفتی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مناظر تھے اور دوم یہ کہ، دیوبندیوں کی طرف سے دیوبندیت کے منظور نظر مادر وہابیت کے لخت جگر مولوی منظور سنبھلی مناظر تھے۔

یہ مناظرہ ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ بروز سہ شنبہ سے شروع ہوا تھا اور ۲۸ - ۲۹ ہ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ بروز شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ تین دن ہوا۔ اس مناظرہ کی دو اہم خصوصیات تھیں

(۱) یہ مناظرہ تحریری ہوا تھا

(۲) یہ مناظرہ طیب جی کے دادا مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے کفریات قطعیہ مندرجہ تحذیر الناس انکار ختم نبوت پر ہوا تھا۔ تیسرے روز جب کہ دلائل سے منظور صاحب بالکل ہی تہی دست ہو چکے تھے تو ایس۔ ڈی او صاحب کے حکم سے یہ مناظرہ روک دیا گیا۔ اور اس طرح دیوبندیوں نے مناظرہ سے جان بچائی اور اہلسنت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

اس مناظرہ میں موافق و مخالف تمام حاضرین میدان مناظرہ پر یہ بات آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہو گئی کہ دیوبندیوں کے مناظر منظور سنبھلی کو مدعی اور مدعی علیہ کی تعریف بھی نہیں معلوم --- ... کمال کیا کہ ان کی پشت پناہی کو جو دیوبندی مولوی ڈیڑھ سو کے قریب موجود تھے وہ سارے کے سارے ایسے جاہل تھے کہ کوئی بھی منظور کو مدعی اور مدعی علیہ کی صحیح تعریف نہ بتا سکا اور منظور کو سکھا کر اس کی بگڑی نہ بنا سکا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے مدعی اور مدعی علیہ کی صحیح تعریف اصطلاح فقہ و مناظرہ کی بنا پر بیان فرمائی کہ مدعی وہ ہے جو حکم اصل کے خلاف کسی حکم کا دعویٰ کرے اور سارے دیوبندیوں کو یہ تعریف [illegible] ماننی پڑی۔

اور بعد حاضرین پر جو تقریباً آٹھ ہزار سے ہر ایک پہلو کی وضاحت سے ظاہر

ہو گیا کہ دوسرے دن کی تقریر میں حضرت شیر بیشۂ سنت نے منظور سنبھلی پر تینتیس ۳۳ ایرادات و مطالبات قاہرہ نازل فرمائے اور تیسرے روز کی تقریر میں سترہ (۱۷) تابڑ توڑ نازل فرمائے۔ اور ان ایرادات و مطالبات و سوالات میں طیب جی کے دادا مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا مرتد و کافر ہونا دوپہر کے روشن آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت کر دیا۔ پنچاس سوالات کی مکمل فہرست لکھ کر منظور سنبھلی کے حوالہ کر دی۔

پورا مجمع اس بات کا گواہ ہے کہ ان سوالات کا پلندہ ہاتھ میں لیتے ہی منظور صاحب گھبرا گئے اس کو کھول کر پڑھنے کی بھی ہمت نہ ہوئی اور کسی ایک سوال کا جواب بھی نہ دے سکے۔

دیوبندیوں نے اس مناظرہ میں شروع ہی سے یہ شرارت کی کہ وہ مناظرہ کی خط و کتابت چھیڑی اور ادھر اہلسنت کے جلوس پر پولیس افسران کو دکھا دکھا کر فساد کے خطرے بتا کر مناظرہ بند کرانا چاہتے تھے اور پولیس افسروں کے وظیفے خوب رٹ رہے تھے چپکے چپکے یہاں تک کہ مناظرہ میں ایک انسپکٹر پولیس نے مجمع عام میں کہا کہ آپ کے مولوی ہدایت حسین کو جو خط لکھا ہے وہ میرے پاس پہنچ گیا ہے اس میں آپ نے دیوبندیوں کو ایسے الفاظ لکھے ہیں جن کی وجہ سے آپ پر مقدمہ چل سکتا ہے۔ یہ الفاظ ثبوت ہیں کہ دیوبندی شروع ہی سے پولیس سے مل کر سازش کر رہے تھے ایسے خطرناک ماحول میں حضرت شیر بیشۂ سنت کی ہی ہمت و دلیری تھی کہ علی الاعلان احقاق حق فرما رہے تھے۔

جب شیر بیشۂ سنت نے اپنی آخری تقریر میں منظور سنبھلی سے فرمایا کہ میں آپ کا خصم ہوں تو اس وقت منظور سنبھلی نے رحم بھری نگاہوں سے پولیس افسر کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ الفاظ اشتعال انگیز ہیں اور ان میں میری توہین ہے۔ مولانا نے مجھے اپنی عورت بنایا ہے اور خود میرے شوہر بنے۔

حضرت نے فرمایا کہ خصم کا لفظ اصطلاح مناظرہ میں فریق مقابل کو کہتے ہیں خود قرآن عظیم میں آیا ہے۔ ھل اتاک نبؤ الخصم کیا ہوں خصم

کے معنی شوہر کے ہیں اور خود آپ کے پیشوا مرتضیٰ حسن در بھنگی نے اہلسنت کے مقابل ایک رسالہ لکھا جس کا نام الختم علی المخصم رکھا۔ بتایئے کہ در بھنگی صاحب اہلسنت کو دیوبندیوں کا شوہر اور دیوبندیوں کو اہلسنت کی بیوی سمجھتے ہیں۔ مسعود سنبھلی اس کا جواب بھی نہ دے سکے اور دیوبندی مولوی بھی منظور کو بچا نہ سکے۔

منظور نے پھر عاجزانہ نگاہوں سے پولیس افسر کی طرف دیکھا تو ایس پی پولیس افسر بولا۔ مولانا یہ بھی بیہودہ الفاظ کہے ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے صرف اتنے کہے تھے کہ مناظرہ بند کر دیا جائے۔ صاف فرمایا کہ میں اپنے اس لفظ کو واپس لیتا ہوں۔ ان الفاظ سے ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ کون طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے مناظرہ سے جان بچانا چاہتا ہے اور کون ہے جو احقاق حق کی خاطر ہر صورت میں مناظرہ کے لئے تیار ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند منکر ختم نبوت کی حمایت میں منظور سنبھلی نے مولوی عبد الحئی لکھنوی کی دافع الوسواس صفحہ [illegible] کی عبارت پڑھی کہ "بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے"

حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا - یہ عبارت کھلا ہوا کفر و ارتداد اور اس کا قائل کافر و مرتد ہے۔ مولوی عبد الحئی صاحب نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ ان کا رجوع رسالہ "اصلاح اغلاط قاسمیہ" میں شائع ہو چکا ہے اور کتاب کو بھی حضرت نے پیش کر دیا۔

مگر مسعود سنبھلی اسی بات پر مصر ہے کہ یہ عبارت صحیح ہے اور مولوی عبد الحئی المحدث صاحب نے رجوع نہیں کیا بلکہ اور ایک سفید جھوٹ بولے کہ یہی مضمون ملا علی قاری و شیخ اکبر و شاہ ولی اللہ نے بھی لکھا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ یہ ہے دیوبندی عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد دو جدید نبی پیدا ہو سکتے" ہیں تو نانوتوی استاد ہوا مرزا قادیانی شاگرد ہوا۔

آخر میں ایس ڈی او صاحب کے حکم سے یہ مناظرہ بند ہوا اور دیوبندیوں کی جان بچی

شیخ ملت

۸۰ ـ [illegible] ـ ۱۳

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳۴۰ھ میں سند فراغت و خلافت و اجازت پانے کے بعد بھی لوگوں کو مرید نہیں کرتے تھے بلکہ مرید ہونے والوں کو دوسرے حضرات کی طرف رجوع کر کے کسی کو حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا محمد حامد رضا خاں صاحب و مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب رئیس سجادہ قادریہ رضویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یا حضور قدس سرہ العزیز حضرت مولانا حاجی مولوی حافظ قاری سید شاہ ابو القاسم محمد اسمٰعیل حسن صاحب عرف شاہ جی قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف رجوع کر کے ان کا مرید کر دیتے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ جی ابو القاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا - مولانا آپ نے اپنے کتنے مرید کئے۔ حضرت خاموش رہے تو دوبارہ دریافت فرمایا۔ آپ نے عرض کیا حضور میں کس قابل ہوں جو مرید کروں میں گنہگار سیہ کار بنا مرید کیا کروں۔ ارشاد فرمایا ہم نے آپ کو قابل سمجھ کر خلافت دی اور آپ کہتے ہیں میں کس قابل نہیں جس کے یہ معنی ہوئے کہ ہم نے غلطی کی۔ آئندہ جو آپ سے رجوع ہو اسے آپ داخل سلسلہ کریں اور اسے اپنا مرید بنائیں اور فرمایا مولانا! ہم کو اپنے حلقہ کے مریدوں کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ اب آئندہ اس معاملہ میں ہرگز انکسار نہ کریں۔

اس کے بعد حضرت نے مرید کرنا شروع کیا پھر تو یہ کیفیت ہوئی کہ گجرات کاٹھیاواڑ راجستھان، پنجاب، یوپی، بہار، کلکتہ، بنگال، رنگون، بمبئی وغیرہ مقامات پر بے شمار مریدین حلقہ بگوش ہوئے اور ملک بھر میں آپ کے مریدین و طلبا نظر آنے لگے۔

آپ کے مریدین میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ ان میں مذہبی جوش اور

سنیت کی تبلیغ و تعلیم کا جذبہ اور بدعقیدہ بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری موجود
ہوتی تھی آپ کے مریدین کے نام جو رجسٹر میں درج ہیں وہ تقریباً بیس ہزار
سے زائد ہیں۔ مریدین کے نام کے آگے کیفیت کے خانہ میں ان کی تمام کیفیت بھی
درج ہے کہ مرتد، بیدین ہوگیا تھا اس کو تجدید ایمان کرکے دوبارہ مرید کیا۔ کہیں
تحریر ہے کہ مرتد ہوگیا خارج کیا گیا۔ یعنی کہ صرف مرید ہی نہیں کیا بلکہ ان کی رہبری کرنا
معلومات کرنا خبر گیری کرنا وغیرہ تمام باتیں کیفیت کے خانہ سے ظاہر ہیں۔

فالحمد للہ رب البرایا

حضرت کی شاعری

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ شاعری بھی فرماتے تھے مگر بہت کم
حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں بہت کچھ ہے۔ رنگون
کے دوسرے سفر کے دوران ایک دن جناب شمس الحق صاحب قادری رضوی حشمتی
آئے اور عرض کی حضرت کل ایک نعتیہ مشاعرہ ہے تو سب کی خواہش ہے کہ حضرت
اس میں شرکت فرمائیں۔ حضرت نے عذر فرمایا۔ تو انہوں نے عرض کی کہ حضرت اس
نعتیہ طرحی مشاعرہ کے لئے نعت لکھ دیں۔ مصرعہ طرح ہے۔

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

حضرت نے وعدہ فرمایا اور دوسرے روز صبح یہ نعت شریف ان کو لکھ کر عنایت فرمائی

لذت کش طالب ہے ترا جن و بشر بھی
ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

جس وقت گویائی کی ہوئی ان کو ضرورت
جب بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

چہرہ ہے ترا آئینۂ حسن الٰہی
دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

جس وقت ہوا بزم جہاں میں تری آمد
سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی

کیا وصف ترے چہرۂ انور کا ادا ہو
ہوتے ہیں ترے غیرتِ خورشید و رشکِ قمر بھی

حق نے تمہیں بخشا ہے جہاں اور غیب کا عالم
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایمان
ہر قلب میں ہیں ہم تو گنہگار کا گھر بھی

بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش زمیں پہ
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بر بھی

سرداروں کے سرتاج ہیں وہ پاک ہو تم سے
سب جید دل سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی

ذرہ ترے کوچہ کا اگر جلوہ نما ہو
ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
قبضہ میں ترے ارض و سما خشک بھی تر بھی

کر دے مری جھولی کو حسنین کا تصدق
سگ جو ہے ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

سگ جو ہیں شیر بیشۂ سنی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر نر بھی

اسی دوسرے سفر رنگون کے دوران ایک روز جناب شمس الحق صاحب شمس حشمتی

* حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تخلص حشمت فرماتے تھے مصنف

...رے دربار کی حصول ایک مشاعرہ اور مقرر ہوا ہے لوگوں کی تمنا ہے کہ حضرت بھی اپنے کلام سے نوازیں۔ غزل کا مصرع طرح کیا ہے۔ انھوں نے عرض کیا مصرع طرح ہے ۔ شوق جیسے کا کیا کرے کوئی

دوسرے دن حضرت نے یہ نعت شریف لکھ کر عطا فرمائی

جب عشق کیا کرے کوئی
کیوں تشبیہ خود بجا کرے کوئی

حق نے قاسم بنایا ہے تم کو
جو ہے محتاج [illegible] کوئی

تم کرم پر کرم بھی کرتے ہو
گو خطا پر خطا کرے کوئی

رحم [illegible] کے بعد [illegible]
یوں [illegible] کو سپرد کرے کوئی

میں مریض دل کا وہ مسیحا ہیں
پھر مری کیوں دوا کرے کوئی

[illegible] ہوا اور [illegible] سر [illegible]
لب دل بھی خدا کرے کوئی

یا رفیق و ابلی قرۃ ثم
کچھ تو [illegible] کرے کوئی

آپ سب میں نہ ذات رب جیسے
دعویٰ مدح کیا کرے کوئی

لیس مردود ہے وعدہ دید [illegible]
شوق جیسے کا کیا کرے کوئی

دوزخی لعنتی [illegible] حضور
عمر بھر التجا کرے کوئی

یوں بلا ہے کا آف کا
نادر علم میں جیا کرے کوئی

ڈھونڈ ان سے تم مدد مانگو
شرک و بدعت بکا کرے کوئی

نام جیسے [illegible] شید ان کا
گرچہ جل کر ہمت کرے کوئی

[illegible] کے علاوہ بھی حضرت کا بڑا علمی کلام ہے کچھ شیر سے بھی حضرت نے سلام [illegible] ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے کچھ [illegible] کی [illegible] پر [illegible] ہیں کچھ شادی کے دعوت نامے بھی [illegible] ہیں اس لمبا سے اردو [illegible] مقام [illegible] اشعار [illegible] منصور [illegible]

نان پارہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا مناظرہ
دیوبندیوں کی شکست کا عبرت خیز نظارہ

۲۹، ۳۰ ربیع الآخر شریف و یکم جمادی الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۹، ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء جمعہ، شنبہ، یکشنبہ کو نان پارہ ضلع بہرائچ شریف میں اہلسنت اور وہابیوں دیوبندیوں میں مناظرہ طے پایا۔ ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ یوم جمعہ کے اجلاس میں مناظر اہلسنت حضرت شیر بیشۂ سنت نے بار بار تقاضہ کیا کہ [illegible] اہلسنت کے اس عقیدہ پر کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام ما کان وما یکون کے جمیع کائنات [illegible] واقعات بالتفصیل محیط علم عطا فرمایا۔ آپ کے مذہب میں جو کوئی مسلمان اس عقیدے پر قائم ہیں وہ کافر و مشرک ہیں یا گمراہ و بدمذہب [illegible] ہیں [illegible] صاف بیان کیجئے۔

لیکن صدر مناظرہ مولوی نور محمد [illegible] اور مناظر [illegible] مولوی [illegible] دن بھر باوجود پیہم تقاضوں کے [illegible] اپنا مذہب نہیں بیان کرسکے۔ بے [illegible] بے تابی اور بے [illegible] کا منظر یہ تھا کہ دیوبندی سٹیج سے [illegible] کبھی عبد اللطیف مشورہ دے رہے ہیں تو کبھی حبیب الرحمٰن [illegible] چل رہے ہیں تو کبھی حمید الدین [illegible] بے [illegible] رہے ہیں۔ مگر اس سوال کا جواب [illegible] نہ دیا۔ آخر مناظر اعظم اہلسنت حضرت شیر بیشۂ سنت نے [illegible] مجمع میں اعلان فرمایا کہ عقیدہ اہلسنت و جماعت کا [illegible] ہے اور روز روشن [illegible] ہے کسی دیوبندی کو اس پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں۔ وللہ الحمد

[illegible] اہلسنت کے [illegible] پر اعتراض کرنے سے [illegible] بالکل عاجز و مجبور ہوگئے تو مناظر اہلسنت نے [illegible] فرمایا کہ [illegible] مسئلہ علم غیب

وہابی دیوبندی علماء و صاحبان جاہل مولوی ایسا ہے ... کا کسی طرف بھی ... کہ مسئلہ کا وہ
انکار کرتا ہی کیسے۔ حضرات علماء اہلسنت مناظرہ پر ... کا ہوگیا
کہ ... عقیدہ ... وہابی ہیں اور کسی دیوبندی کو ... ہونے سے انکار کرنے
کی ہرگز ہمت و جرأت نہیں

اس مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں نے تہدید و دھمکی کا خوب مظاہرہ
کیا کہ کسی طرح سنی عوام مشتعل ہو جائیں اور فساد کا ... تاکہ مناظرہ بند کر دیا جائے
لیکن سنیوں نے صبر و ضبط سے کام لیا جس کا ... حلقہ کے پولیس افسر نے
مجمع عام میں کیا۔

دن بھر مناظرہ ہونے کے بعد جب وہابیہ دیوبندیہ نے دیکھا ... یقین کر لیا
مناظرہ تو ... آمد کا مصداق ہوگیا تو ... پولیس امداد کا وظیفہ
پڑھا اور معلوم کیا خفیہ کارروائی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ... پانچ پانچ اور
... پولیس کی طرف سے نقص ... مگر ... کا جوش
... واپس ہوگیا مگر مناظرہ حکماً بند کر دیا گیا۔

حضرت علامہ ... جناب سید بادشاہ میاں صاحب قادری ... رامپوری
مدظلہم نے ۲ رجمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ بروز دوشنبہ مبارکہ مطابق ۲ جولائی ۱۹۳۶ء
کو صبح رجسٹری رسیدی ۱۳۱ پوسٹ ... سے صدر وہابیہ مولوی نور الحق ... کو
چیلنج مناظرہ بھیج دیا کہ اگرچہ ... میں سال بھر تک کے لئے اہلسنت سے مناظرہ نہ کرنے
کا تحریری اقرار آپ لوگ کچہری میں داخل کر چکے ہیں لیکن حدود ... کے باہر آپ لوگ
مناظرہ کے لئے بالکل آزاد ہیں۔ لہذا آپ اپنے مناظر کو لے کر بریلی شریف
جائیں وہاں آپ لوگوں کے ... حفظ امن کے پورے ذمہ دار ہیں وہیں میدان
مناظرہ میں اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیجئے۔ رجسٹری شدہ چیلنج صدر وہابیہ
کو وصول ہوگیا ان کی دستخطی رسید آگئی مگر صدر وہابیہ مناظرہ سے ... قدر ڈرے
ہوئے تھے کہ بریلی شریف میں بھی مناظرہ کو تیار نہ ہوئے۔ ... کے ڈھکنے

کے متعلق ... لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کل غیوب کا علم تو ہے
ہی نہیں البتہ بعض کا علم غیب ہے مگر اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب
تو ہر بچے ہر پاگل ... جانوروں کو بھی حاصل ہے جیسا کہ ... دیوبندیہ
کے پیشوا مولوی اشرف علی ... حفظ الایمان کے صفحہ پر لکھتے ہیں کہ آپ کی ذات
مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول ... صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں
حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات
و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ ... مسئلہ علم غیب کے متعلق اپنے اس ناپاک
عقیدہ کی بنا پر قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہیں اگر ہو سکے تو اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت
دیجئے۔ اس مضمون کا ... وہابیوں دیوبندیوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔
سراسیمہ اور مضطرب ہو کر صدر وہابیہ نے اپنے مناظر کو بٹھا دیا اور خود تقریر کرنے لگا
... کو عاجز دیکھ کر ... مولوی ... ان ... دیکھ کر ... ضعیف
... ہونے لگے ... حضرت مولانا مولوی ... محمد ... احمد
صاحب قبلہ کھڑے ہوئے اور ... کی ... اور سر کو ... فرمائی

دن بھر اہلسنت کا وہابیوں پر ... کافر و مرتد ہونے ... مسلمان
ہونے کا ثبوت دو ... کسی وہابی کے منہ میں زبان ... کہ ہم مسلمان ہیں یا
ہم پر سے کافر ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ جس کی وجہ سے ہر حاضر و عام پر یہ مسئلہ بھی ...
کے ... ہو گیا کہ وہابیہ دیوبندیہ کافر و مرتد ... واضح مسئلہ
ہے جس کی صداقت میں وہابیوں کی ایک زبان بھی نہیں ہل سکتی اور کسی وہابی دیوبندی
کو اپنے کافر و مرتد ہونے سے انکار کرنے کی جرأت و ہمت نہیں وللہ الحمد

... میں وہابی دیوبندی اپنے وہابی ہونے کا شدت سے انکار کرتے
تھے ... کتب ... کہ ہم وہابی دیوبندی نہیں
مگر ... مناظرہ میں ... کے وہابی ہونے کا اعلان کیا گیا مگر کوئی

بے وہابیت دیوبندیت کے پرخچے اڑ گئے حق کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا ہوا۔
والحمد للہ رب العالمین

بسنڈیلہ میں سنیوں اور وہابیوں کا مناظرہ

بسنڈیلہ ضلع بستی میں وہابیوں دیوبندیوں سے لنترانیوں پر مناظرہ مقرر ہوا اور اہلسنت کی طرف سے سلطان المناظرین حضرت شیر بیشۂ سنت، اور سید العلماء سند الحکما حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی مارہروی دامت برکاتہم صدر مقرر ہوئے دیوبندیوں کی جانب سے مولوی محمد منظور مناظر اور وکیل تعلیم تھانوی مولوی حاجی ... پوری صدر مقرر ہوئے
حضرت سید العلماء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے دیوبندی اسٹیج پر تقریباً ڈیڑھ سو دیوبندی وغیر مقلدین کو دیکھ کر میں نے حضرت شیر بیشۂ سنت سے کہا کہ حضرت کس کس کو جواب دیں گے یہ تو بہت ہیں۔ حضرت نے بغیر کسی خوف و ہراس کے جواب دیا۔ حضور! مولویاں سینکڑوں جمع ہو جائیں مگر شیر کے کھڑے ہوتے ہی فرار ہو جائیں گے حضور آپ ابھی خود ملاحظہ فرمائیں گے کہ سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کی کیسی مدد فرماتے ہیں۔

مناظرہ شروع ہوا اور وہابی مناظر کی حاضری دیکھ کر وہابی مولوی نے بھاگنا چاہا تو عوام اہلسنت نے ان کا ارادہ جان کر پہرہ مقرر کر دیا اور مناظرہ گاہ میں اعلان ہو گیا کہ فریقین کے تمام مولویوں کو جب تک مناظرہ ہے اسی میدان میں رہنا ہوگا۔ نماز اسی میدان میں پڑھیں گے۔ کھانا یہاں منگا کر کھائیں گے۔ اسی جگہ سونا بیٹھنا ہوگا۔ رفع حاجت کو جائیں تو ہمارے آدمی ساتھ جائیں گے۔ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے میدان مناظرہ سے کوئی نہیں جائے گا

جب دیوبندی مناظر کا عجز و سکوت خوب ظاہر ہو گیا اور حبیب الرحمٰن مشوری

ف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ...

عبداللطیف مشوری اور وکیل تھانوی کی بات سمجھ سکے نہ ہی مسلمان ہو یا ثابت کر سکے تو پولیس کو درمیان میں داخل کیا۔ پولیس نے مناظرہ بند کر دیا۔ وہابیوں دیوبندیوں نے جان بچائی اور پولیس، سپاہیوں کے ہاتھی کے پیچھے چھپ چھپ کر بھاگے۔ اہلسنت کو شاندار کامیابی و فتح مبین حاصل ہوئی۔ ہزاروں نے وہابیت سے توبہ کی۔ سینکڑوں حضرت سید العلماء صاحب (علیہ الرحمہ) کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ افسوس کہ بسنڈیلہ کے مناظرہ کی روداد شائع نہ ہو سکی۔ ہاں بسنڈیلہ و گرد و نواح کے ہزاروں حاضرین کی زبانوں پر آج بھی حسنہ حسنہ واقعات ہیں جن کو سن کر حضرت شیر بیشۂ سنت کے اس شعر کا مصداق سامنے آتا ہے۔

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگ گئے ہیں شیر ببر بھی!

موراواں میں اہلسنت کی فتح مبین

موراواں ضلع اناؤ میں مولوی عبد الشکور کاکوروی کے ایک چیلے سے وہابیت کا زہر پھیلایا تو سنیوں نے تحقیق محسوس کی اور مناظرہ کی نوبت آئی۔ یہ مناظرہ ۱-۲-۳ ربیع الاول شریف ۱۳۵۱ھ کو موراواں میں ہوا۔ مولوی عبد الشکور کاکوروی ایڈیٹر النجم نے تو اپنی جان بچائی بلا ور محمد منظور نعمانی کے سر آئی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت اہلسنت و جماعت کے مناظر اور حضرت مجاہد ملت علامہ مولانا مولوی الحاج محمد حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم صدر مقرر ہوئے اس مناظرہ کا موضوع بحث اکابر دیوبندیہ تھانوی و گنگوہی و انبیٹھی و نانوتوی کے کفریات قطعیہ یقینیہ اور حاکم پر کہ حفظ ایمان کا دیوبندی گنگوہی کے خلیفہ کا مرید تھا اس کا مجمع عام میں اس نے اقرار کیا۔ اس مناظرہ میں اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی و قاسم نانوتوی و عبد الشکور کاکوروی کے کفریات خوب واضح کئے گئے۔ کاکوروی صاحب کی جاہلیت خوب آشکار کی گئی۔ ... حبیب ...

رحمۃ اللہ علیہ

چھپا ہے۔ اس مناظرہ کی مختصر روداد بنام تاریخی مناظرہ ... کا گریڈیہ چھپا ہے
اس مناظرہ میں ایک موقع پر نور محمد ٹانڈوی نے کہا۔ مولوی ... صاحب
میں دیوبندیوں سے پڑھا ہے اب انہیں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔ ... جیسے
[illegible] صاحب ... اور ... کون ہے۔ حضرت نے فرمایا مولوی صاحب
... حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کریمہ ہے کہ جب حق
واضح ہو گیا تو فوراً جدا ہو گئے اور اسی کے خلاف محاذ قائم فرما کر اعلان حق فرمایا۔
کیا حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی احسان فراموش کہہ سکتے
ہو۔ تو محمد ٹانڈوی اس کا جواب سن کر سکوت و خاموشی کے اور کچھ نہ بول سکے
یہ مناظرہ بھی تیسرے روز دیوبندیوں کی ... سے ... جبکہ دیوبندی
مناظر ... مولوی عاجز و لاجواب ہو چکے تھے

سلانوالی میں منظور سے مناظرہ

جب ... راولپنڈی کے ضلع جہلم میں ایک مقام سلانوالی ہے وہاں مناظرہ
مقرر ہوا اہلسنت کی جانب سے حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر مقرر ہوئے اور دیوبندیوں کی
طرف سے وکیل ... مولوی منظور نعمانی مناظر مقرر ہوئے اس مناظرہ میں منظور نعمانی ایسے
لاجواب اور عاجز ہوئے کہ آئندہ کے لئے مناظرہ سے توبہ کر گئے اور پھر کبھی مناظرہ
... سنیوں کو فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ اس مناظرہ کی روداد ابھی
شائع نہ ہو سکی

بھدرسہ میں دیوبندیوں کی کھلی شکست

ضلع فیض آباد میں بھدرسہ وہ مقام ہے جہاں مولوی عبد الشکور کاکوروی
خارجی کا ہر مہینہ میں کئی بار جانا ہوتا تھا۔ وہاں محب سنیت جناب علی بہادر خاں تھا

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی ابتدائی تعلیم ... دیوبندی اساتذہ سے ہوئی جس کا ذکر گذشتہ
صفحات میں ہوا۔ نور محمد ٹانڈوی ... جماعت شمار کر رہے ہیں۔ منصور رضوی

تو ... رضوی حشمتی نے اپنے شیخ و مرشد حضرت شیر بیشۂ سنت کو تشریف فرما ہونے کی
دعوت دی۔ حضرت تشریف لے گئے اور تین بیانات ہوئے۔ سنیت کی تبلیغ ہوئی
سنیوں کے عقائد میں ... بہت سے مرتد ... توبہ کر کے سنی ہو گئے
یہ خبر کاکوروی صاحب کو اپنی موت معلوم ہوئی تو کاکوروی جی نے بھدرسہ کے دیوبندیوں
کی طرف سے ایک اشتہار تمام سنیوں کو چیلنج مناظرہ کا چھپوا دیا علی بہادر خاں تھا
نے وہ اشتہار حضرت کو بھیج دیا۔ حضرت نے اس کے جواب میں خاں صاحب کو لکھ
کر بھیجے قیام کا ... فرمائیں میں بھدرسہ آ رہا ہوں۔
۱۸ محرم ... کو حضرت بھدرسہ پہنچ گئے اور وہاں کے دیوبندیوں کو اطلاع
دی گئی کہ اپنے مولویوں کو بلاؤ اور مناظرہ کرو۔ روزانہ حضرت کے بیانات کا سلسلہ
جاری ہو اور دیوبندیوں کو للکارا جاتا مگر دیوبندیوں کو مناظرہ کی ہمت نہ تھی۔
جب یہ حال دیکھا تو وہابیہ دیوبندیہ کاکوروی جی کے پاس پہنچے سخت روئے دھوئے
کہ آپ نے پوسٹر شائع کر دیا اب مولانا حشمت علی آ گئے تو ہمارا کوئی مولوی آنے کو
تیار نہیں ہم منہ دکھانے کے لائق نہ رہے اور اب ہم یہ طعنے سنتے ہیں کہ ہم لوگ جاتے
ہیں اور اب ہم ان کے ہاتھ پر توبہ کر کے دیوبندیوں پر لعنت کریں گے۔ تو کاکوروی جی نے
... اور عبد السلام لکھنوی اور ... کو بھیجا مگر یہ لوگ بھدرسہ آ کے
... گھر میں بیٹھ گئے نہ مناظرہ کو نکلے، ... حضرت کے بیانات
برابر ہوتے رہے۔ بھدرسہ کے وہابیوں نے بہت دوڑ بھاگ کی مگر حضرت شیر بیشۂ سنت
کے مقابل آنے کی کسی دیوبندی مولوی میں ہمت نہ ہوئی۔

لیگ اور کانگریس کا فتنہ

لیگ اور کانگریس کی سرگرمیوں کے دوران حضرت شیر بیشۂ سنت لیگ اور کانگریس
دونوں سے الگ رہے بلکہ دونوں پر احکام شرعیہ تحریراً و تقریراً فرماتے رہے اس
دور میں ایک ... حضرت کا مخالف ہو گیا۔ مگر آپ نے اپنی حق پسندی اور حق گوئی

کو چھوڑ۔ آپ کے گھر میں بیٹیاں بیٹھی گئیں۔ حسام وقت لی جو ہے حاجی صد
ہونے کی دھمکیاں دی گئیں قتل کی سازش کی گئی مگر آپ نے حق گوئی کو نہ چھوڑا
ایسے ماحول میں بھدرسہ کے دو جیلوں نے حضرت پر مقدمہ دائر کر دیا

بھدرسہ کا مقدمہ

یہ مقدمہ فیض آباد میں چلا۔ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء سے ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تک یہ مقدمہ جاری رہا اور ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کو مجسٹریٹ درجہ اول فیض آباد کے اجلاس سے فیصلہ ہوا۔ یہ مقدمہ زیر دفعات ۵۰۵، ۱۵۳، ۲۹۸ تعزیرات ہند اور زیر دفعہ ۲۵۸ — ضابطہ فوجداری چلایا گیا جس کی پیشی آتے ہوئے کرتے تھے۔ جس دور میں یہ پارٹی ایک بڑی مسلم لیگ کے نام سے لگی تھی۔ اس دور میں حضرت کو بڑی جمعیت سے بار بار فیض آباد جانا پڑتا تھا پورے دو برس مقدمہ چلتا رہا۔ آخر حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل کا کرم ہوا تو وہ مقدمہ کامیابی حضرت کو حاصل ہوئی کہ دو جیلوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور حاسدین بھی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ فللہ الحمد

دیوبندیوں کے کافر و مرتد بے دین ہونے کی سند گورنمنٹ کے کورٹ سے

حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علمائے کرام و مفتیان عظام مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و مصر و شام و عراق سے اکابر دیوبندیہ کے اقوال کفریہ پیش کر کے ان پر کفر کے فتوے حاصل کئے جو حسام الحرمین کے نام سے شائع ہوئے اور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ سنت نے گورنمنٹ کی کورٹ سے ان دیوبندیوں کے کفر و ارتداد اور بے دینی پر

پر حکومت ثبت کرالی گئی۔ بیان دعویٰ ذیل میں لکھا کہ

(الف) یہ کہ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی محمد قاسم نانوتوی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی، مولوی عبد الشکور کاکوروی و مولوی رشید احمد گنگوہی کافر و مرتد بے دین ہیں۔

(ب) یہ کہ مسمیان عبد الحمید خان و حبیب اللہ خان و محمد شریف خان و مولوی سراج، محمد حکیم محمد یوسف ساکنان قصبہ بھدرسہ وہابی کافر و مرتد بے دین، دیوبندی عقیدے ہیں اور یہ کہ ملزم کی تقریر مذکورہ سے مدعیان و علمائے دین مدعیان کی ہتک توہین اور دل آزاری ہوئی ہے

اس بیان دعویٰ کو پڑھئے اور پھر حضرت کا یہ بیان پڑھئے۔

چونکہ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء سے پیشتر بھدرسہ و اس کے قرب و جوار میں میری متعدد تقریریں ہوتی رہیں اور ان تقریروں میں نے اپنے مذہب اہلسنت کی تبلیغ کے لئے اور سنی مسلمانوں پر دوسرے حاضرین کی نصیحت و ہدایت کے لئے کتاب حسام الحرمین کتاب الصوارم الہندیہ در تبلیغ وہابیہ کی عبارتوں کا اقتباس پڑھ کر سنایا تھا۔ حسام الحرمین میں مکہ شریف و مدینہ شریف کے علمائے کرام نے متفق علیہ فتوے دیئے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی عبارات مندرجہ حفظ الایمان ص ۸ و براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ و تحذیر الناس ص ۳، ۱۴، ۲۸ و فتوائے گنگوہی میں حضور کو تصور کیا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو جانوروں، بچوں، پاگلوں، چارپایوں کے علم غیب کے مثل لکھا ہے۔ حضور پیغمبر اسلام کے سب سے آخری نبی ہونے کا انکار کیا ہے۔ لہٰذا یہ لوگ خدا اور اس کے رسول کے توہین کے مرتکب ہونے کی وجہ سے علم شریعت مطہرہ کافر مرتد بے دین دجال ہیں اور کتاب الصوارم الہندیہ میں ہند سندھ، پنجاب، بنگال، مدراس، بہار، دکن، کوکن، بلوچستان و سرحد گجرات و کاٹھیاواڑ کے دو سو اڑسٹھ ۲۶۸، علمائے کرام نے اجماعی فتوے دیئے ہیں کہ یہ چاروں مولوی حسب حال اپنی انہیں عبارتوں کی وجہ سے شریعت کے حکم سے کافر، مرتد، بے دین ہیں

وہ کتاب حسام الحرمین بہ سند وثبوت صحیح ہے۔

دیکھو سب مسلم و جو کل کی میں بعد شرکے چودھوست علمائے کرام حرمین کی طرف سے ہے جبکہ مولوی عبدالشکور کاکوروی نے یہ کہا کہ حضرت مولانا کے صفحہ ۱۹ پر مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارت کا حوالہ ہے اور ہی حضرت مولانا کے صفحہ ۲۰ پر ہی تھا خود اس کی تائید کی ہے جہاں مولوی عبدالشکور صاحب بھی یہ حضرت مولانا کی ان دونوں عبارتوں کی بنا پر شریعت کے حکم سے کافر و مرتد بتاتے ہیں۔

پڑھئے کتاب فرحت افزا فتح مبین میں حضرت شیر بیشۂ سنت کا وہ بیان جو آپ نے کورٹ میں برسر اجلاس فرمایا ہے اور جو تحریری بیان ہے وہ تو دیوبندیوں پر قیامت ٹوٹی ہے۔ بہرحال حضرت نے ان دعووں کے الف دامے انکار نہیں کیا ہے بلکہ خود اقرار فرمایا ہے کہ ان پانچوں مولویوں کو میں نے اپنی تقریر میں کافر مرتد بے دین وہابی کہا ہے

اب مجسٹریٹ صاحب کا فیصلہ پڑھئے اس فیصلہ کی تفصیل پانچ صفحات میں پھیلی ہوئی ہے آخری الفاظ فیصلہ کے یہ ہیں۔

میں ملزم حشمت علی کو تعزیرات ہند کی دفعات ۵۰۰، ۱۵۳، اور ۲۹۸ سے جن کا الزام اس پر لگایا گیا ہے اور مقدمہ چلایا گیا ہے بے قصور قرار دیتا ہوں اور اس کو آزاد کرتا ہوں زیر دفعہ ۲۵۸ ضابطہ فوجداری اس کو آزاد کرتا ہوں

دستخط مہابیر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اول فیض آباد ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴

تفصیل کے لئے کتاب فرحت افزا فتح مبین کا مطالعہ کیجئے۔

اس مقدمہ میں دیوبندیوں نے مذہبی امور میں ماہر اور ایکسپرٹ کی حیثیت سے وکیل فقہ پوری ابو الوفا کو پیش کیا تھا۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے خود کورٹ میں اس پر جرح و بحث فرمائی تھی اس کی مکمل و مفصل کیفیت رسالہ مبارکہ فتح الابرار علی الکفار دیکھئے۔ خدا کرے کہ وہ چھپ کر شائع ہو جائے تو عوام و خواص

دونوں کو فائدہ ہوگا۔

سیشن جج فیض آباد کا فیصلہ

مجسٹریٹ درجہ اول کے فیصلہ کے خلاف دیوبندی سیشن کورٹ فیض آباد میں اپیل لے کر گئے وہاں بھی فیصلہ سابق ہی بحال رہا سیشن جج صاحب کا فیصلہ وہاں اردو کے چار صفحات میں فیصلہ لکھ کر آخری الفاظ یہ ہیں

تمام پہلوؤں پر بہت غور و خوض کے ساتھ نظر ڈالنے اور تجربہ کر لینے کے بعد اس نتیجہ تک پہنچنے پر مجبور ہوں کہ میں حسب فیصلہ لائق مجسٹریٹ یہ فیصلہ کروں کہ ۶ مارچ ۱۹۳۳ء کو جو تقریر اپیل ہوئی مستغیث عبدالحمید خان وارث جیسے دوسرے مصنفین مذہب کی طرف سے وارد کی ہیں مستغیث بالکل ان کو غلط سمجھتا ہے۔ لائق مجسٹریٹ کا فیصلہ جس میں اس نے ملزم کو بری کر دیا فریقین سے پیش کردہ ثبوتوں کی بنا پر بالکل صحیح اور درست ہے مستغیثان مرسے سامنے لائق مجسٹریٹ کے فیصلے میں کوئی قانونی غلطی دکھا سکے۔ درحقیقت اپیل حق کی مانند نہیں ہے میرے سامنے بحث ہوئی تھی اس میں کوئی جان نہیں ہے اور جس کو میں خارج کرتا ہوں۔

دستخط یعقوب علی رضوی سیشن جج ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج فیض آباد نقل کرنے کی تاریخ ۵ مئی ۱۹۳۴ء

اس مقدمہ کو دیوبندی ہائی کورٹ لے گئے اور یہ مقدمہ ان کو متروک ہی کے طور پر جاتا اور اہلسنت کو بہت کارآمد و مفید ہوتا۔ اس فیصلہ سے بہرحال یہ ثابت ہو گیا کہ دیوبندی کافر مرتد بے دین وہابی ویسے کے ویسے ہیں۔

بھاؤپور میں مناظرہ

یہ پلید مشیم کے دماغ میں کلیدہ ہٹ دھرمی وہ حضرت شیر بیشۂ سنت سے مناظرہ کرنے آیا۔ مگر دو تین تحریروں میں ہی بھاگ کھڑا ہوا۔ اس مناظرہ کی روداد مختصر

ہو چکی ہے

مہوٹہ پاکھر میں حضرت شیرِ بیشۂ سنت کا مناظرہ
اور وکیل تھانوی مع دس مولوی زنانہ مکان میں بند

موضع بچکاوہ تھانہ سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ میں اہلسنت کا جلسہ مقرر ہوا
حضرت شیرِ بیشۂ سنت کی آمد کا شہرہ دور دور تک تھا۔ عداوت سے دیوبندیوں نے اسی کے
قریب مہوٹہ پاکھر میں اپنا جلسہ مقرر کیا۔ اور وکیل تھانوی ابو الوفا ابن کاکو اور [illegible] عبد السلام انجم
وحسیب، منظور، قمر الدین، مقصود، نذیر [illegible] وغیرہ دیوبندی مولویوں کے آنے کا اعلان ہوا۔ دیوبندیوں
نے حسب معمول اچھلنا کودنا شروع کیا۔ ایک دیوبندی سے حافظ محمد حنیف صاحب
قریشی امام مسجد بچکاوہ سے گفتگو ہوئی کہ مناظرہ ہو جائے۔ حافظ صاحب کو حضرت نے
کسی موقع پر شرائط مناظرہ طے کرنے کا اختیار دے دیا تھا کہ جب کبھی کوئی دیوبندی مناظرہ
کا نام لے تو شرائط مناظرہ طے کر لیجئے اور مجھے اطلاع کر دیجئے میں ان شاء اللہ تعالیٰ
ضرور آؤں گا۔ حافظ صاحب اس دیوبندی سے گفتگو کے بعد مہوٹہ پاکھر گئے اور وہاں کے
دیوبندیوں سے بات چیت کر کے مناظرہ مقرر کر لیا۔ فریقین سے باقاعدہ تحریریں ہو گئیں
اور بچکاوہ آکر حضرت شیرِ بیشۂ سنت کو خط سے تمام تفصیلات کی اطلاع دی۔ بچکاوہ
کے جلسہ سے ایک دن پہلے مہوٹہ پاکھر میں جلسہ شروع تھا اور مہوٹہ پاکھر کے دوسرے دن
کے اجلاس میں مناظرہ ہونا طے پایا تھا۔

دیوبندی مولوی مہوٹہ پاکھر آئے۔ اور پہلے دن کے جلسہ میں دھواں دھار
تقریریں کیں۔ اسی روز حضرت شیرِ بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچکاوہ تشریف فرما
ہوئے۔ سنیوں نے شاندار استقبال کیا۔ حضرت نے حالات معلوم کئے۔ مناظرہ کی تحریریں
منگا کر دیکھیں۔ اور ان تحریروں کو محفوظ فرما لیا۔ دوسرے دن صبح فجر کی نماز کے بعد مہوٹہ پاکھر
کی طرف روانہ ہونے کی تیاری ہوئی۔ مسلمانانِ اہلسنت میں یہ خبر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ
پھیل گئی اور سینکڑوں سنی مسلمان حضرت کے ساتھ روانہ ہوئے۔ [illegible] دن سے مناظرہ

کا وقت تھا [illegible] بجے حضرت [illegible] جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے اور اس کے
اسٹیج پر قبضہ فرمایا۔ حاضرین اہلسنت نے نعرۂ تکبیر و رسالت بلند کئے۔

اسٹیج کے سامنے ہی کمرے میں دیوبندی مولوی ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس کمرے کے
سامنے پردہ ڈال دیا گیا اور باہر سپاہی مقرر تھے کہ وہاں دیوبندی [illegible]
میں جانے سے سنیوں کو دور سے روکا جاتا اور صاف کہا جاتا کہ یہ زنانہ مکان ہے۔

حضرت نے جب یہ سماں دیکھا تو منتظمین [illegible] کو بلا کر فرمایا کہ آپ کی عزت
کے محافظ ہیں وہ حسب قرارداد [illegible] اپنے مناظرین کو بلائیے اور مناظرہ کریے
جس کا خلاصہ [illegible] بھی ہو چکے ہیں وقت ہے مناظرہ شروع ہو گا [illegible]
[illegible] آپ [illegible] اور آپ کو خبردار کر رہا ہے۔ جب [illegible] گھنٹے گزر گئے
تو حضرت نے [illegible] تقریر [illegible] جلسہ گاہ
میں [illegible] مسلمان [illegible] بیٹھے تھے حضرت نے کچھ دیر بعد مستقل [illegible] بیان شروع
فرما دیا۔ عزت [illegible] حضرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان اور دیوبندیوں کے
کفریات وانکار پر [illegible] دیابنہ کا [illegible] ان کی کتابیں دکھا کر پڑھنے لگے۔ اور مہوٹہ پاکھر
میں آئے ہوئے تمام مولویوں کے نام لے کر ایک ایک کو للکارنے لگے۔ دیوبندی مولوی
سامنے والے کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اسٹیج سے اپنے پیشواؤں کے کفریات سن رہے
تھے اور چپ سادھے دم بخود تھے۔ جان بچائے کمرہ میں بند تھے۔ حد یہ کہ رفع حاجت کے لئے
استنجا وضو کرنے کو بھی باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ یہاں پولیس [illegible] تھا اور اسی کمرہ میں
تھانیدار کو بلا کر [illegible] باتیں کیں۔ تھانیدار صاحب حضرت کے پاس آئے تو حضرت
نے فرمایا کہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ فریقین کی دستخط شدہ تحریر میرے پاس موجود ہے۔

دیوبندی مولویوں کو باہر لائیے۔ آپ [illegible] مناظرہ کریں گے۔
تھانیدار نے واپس جا کر [illegible] دستخط کنندگان کو کہا کہ وہ [illegible] ہوئے آئے ہیں
تم تحریر دے چکے ہو۔ اب صرف یہ صورت ہے کہ مناظرہ کرو۔

مناظرہ کے نام سے دیوبندی مولویوں کو موت آ رہی تھی۔ ایک بجے [illegible] حضرت نے

بیان فرمایا۔ صلاۃ و سلام پڑھا، پھر اجلاس برخاست فرما کر اعلان کیا کہ نماز ظہر ادا کیجئے اس کے بعد پھر جلسہ یا مناظرہ شروع ہوگا۔ سب لوگ نماز کی تیاری میں لگ گئے اور دیوبندی مولویوں پر خدا کا مزید عتاب ہوگیا۔ اسی جلسہ گاہ میں دائرہ بنا کر حضرت نے نماز ظہر کی امامت فرمائی۔ یہ منظر بھی قابل دید تھا کہ دیوبندی اسٹیج پر حضرت شیر بیشۂ سنت کا میلاد، سلام با قیام اور دیوبندیوں کی جلسہ گاہ میں سنی عوام پیچھے مظہر شیر بیشۂ سنت کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے اور دیوبندی دم سادھے پڑے تھے۔

نماز کے بعد حضرت نے بانی جلسہ اور تھانیدار صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ [illegible] یہ مولوی صاحب مناظرہ سے اس وقت فرار ہوگئے۔ چونکہ مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے آپ لوگ گاؤں سے باہر [illegible] ہیں۔ میلوں کا [illegible] ہیں اور فسادات کے لئے تھانیدار صاحب موجود ہیں۔ یہ مولویوں کو باہر نکالو اور مناظرہ کراؤ ورنہ [illegible] مولویوں کو نکال باہر کرو۔ حاجی سکھنی نے کہا کہ ہم جا کے بلا لاتے ہیں۔ حضرت نے کچھ دیر انتظار کے بعد پھر بیان شروع فرمایا۔ دیوبندی مولویوں کا [illegible] مقابل میں بیٹھے تھے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا حضرت نے اسی جلسہ گاہ میں وہاں کھیوڑی والوں نے وضو کیا اور عصر کی نماز بھی حضرت نے پڑھائی۔

عصر کے بعد دوسرے بانی جلسہ اور تھانیدار صاحب حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ دیوبندی مولوی مناظرہ کو کسی طرح تیار نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا آپ لوگ حق و باطل کو خوب پہچان گئے ہیں۔ حق کا ساتھ دیجئے۔ باطل سے دور رہئے۔ آپ نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ یہ حضرات گھمنڈ تھانوی اور گنگوہی، انبیٹھی، نانوتوی وغیرہ [illegible] کے کفریات علی الاعلان بتائے جارہے ہیں تمہارے مولوی برابر سن رہے ہیں مگر جواب دینے سے جان چرا رہے ہیں اس سے ڈر کر فرار کیا ہوگا۔ اب ان مولویوں کو چاہئے یہاں سے رخصت کریں۔ پھر ہم [illegible] جائیں۔ سکھنی نے کہا وہ ہمارے بلائے ہوئے آئے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ ہمارے جلسہ گاہ سے آپ کب جائیں گے۔ حضرت نے فرمایا جب مناظرہ ہو جائے گا۔ اس نے کہا ہمارے مولویوں میں سے کوئی بھی

مناظرہ کو ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ لکھ کر دے دیں کہ ہم مناظرہ کرنا نہیں چاہتے اور ایک تحریر آپ لکھ دیں کہ ہمارے مولوی وعدہ کر کے بھی کوئی مناظرہ کو ہرگز تیار نہیں اور ہم بھی چاہتے ہیں۔ [illegible] یہ دونوں تحریریں جب ہم کو مل جائیں گی تو ہم چلے جائیں گے ورنہ [illegible] کی طرح ہم بھی پنڈال میں چکورہ ڈالا جلسہ آج شب میں منعقد [illegible] دیوبندیوں نے جیسے حالات [illegible] تو وہ حالات سن کر خوش ہوگئے مگر شیر بیشۂ سنت سے [illegible] کو ختم کرنے کے [illegible] تحریر لکھ دی۔ وکیل [illegible] کے دستخط ہو گئے۔ دوسرے دستخط کے وہ تحریر لا کر حضرت کو دی۔ حضرت نے پھر [illegible] سے کہا آپ لوگ بھی لکھ کر دیں۔ انہوں نے بھی تحریر لکھی۔ [illegible] حالات معلوم کئے۔

مغرب کا وقت ہوگیا تھا۔ حضرت نے [illegible] مغرب کی [illegible] ہوئی۔ پھر چکورہ گاؤں کے جناب کو بلایا کہ [illegible] کسی شخص کو [illegible] اطلاع دی کہ جلسہ کا اختتام چکورہ میں کیا جائے [illegible] پھر حضرت سنت کی فتح مبین اور دیوبندیوں کی شکست [illegible] کا اعلان کیا۔ [illegible] صلاۃ و سلام [illegible] کے ساتھ واپس ہوئے۔ حضرت جب [illegible] کی حدود سے باہر گئے تو دیوبندیوں کی جان میں جان آئی۔ چکورہ پہنچ کر حضرت نے [illegible] عظیم الشان خطاب فرمایا اور [illegible] اجلاس چکورہ میں ہوئے۔

الحمد للہ رب العالمین

پہلی مرتبہ حاضری حرمین شریفین

[illegible] میں حرمین شریفین کی حاضری کا ارادہ فرمایا تو ہندوستان بھر میں یہ خبر پھیل گئی۔ سنیوں میں خوشی و مسرت اور دیوبندیوں میں غم و حسرت کے ساتھ سنی گئی اور بہت سے قسمت والے سنیوں نے حضرت کی ہمراہی میں حاضری کا ارادہ کیا۔ [illegible]

سے چلے تھے " خورشید جہاد محمدی " میں حضرت بمبئی سے روانہ ہوئے ۔ اتفاق کی بات
کہ اسی جہاز میں ہندوستان کے مالی گری چیف منسٹر دو ہندو مووی صاحبان بھی تھے
جو شہر ممبئی کے ہر روز اس سفر لوگ بڑی ہی شان و شوکت کے ساتھ حضرت کو رخصت
کیا ... گودی سے یہ جہاز جدہ روانہ ہوا ... کے تمام مکاشف مخزل
کے ساتھ جہاں حضرت سرت کے ... جلے عنایات میں ... اور حضرت احمد و
نبی ... الرسول کی صلوات میں حضرت ... کی طرف روانہ ہو گئے
آگے سفر میں کیا ہوا اس کی تفصیل حضرت کے والا نامہ میں پڑھیے جو حضرت
نے مکہ معظمہ سے میرے نام روانہ فرمایا۔

مکہ معظمہ سے حضرت کا والا نامہ

از مکہ مکرمہ ... سید محمد مجتبیٰ جمال الملیل
... ابوالمظفر ... رب العزت والعلا ... ادلہ
... جمیع ... آمین بجاہ
حبیبہ المصطفیٰ ... الاعظم ... والسلام
... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل چہار شنبہ ۲۲ ذی الحجہ ... ۱۳۷۰ھ ... ۲۶ ستمبر ۱۹۵۱ء کو ... محبت نامہ پڑھ کر
حد درجہ مسرت ہوئی ۔ فالحمد لربنا الکریم (الحمد علیٰ حبیبہ فلہ الصلوٰۃ والسلام)
مکہ معظمہ سے ایک ... روانہ ہونے ... نام لکھ چکا ہوں ... مولیٰ محبوب
حبیبہ صلی مولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ... ہو گا ۔ ...
... کی شہادت
... ہو جایا کرتی ہے
... کر کے احرام
کھول ڈالا ... فالحمد للہ تعالیٰ وانا لیہ
... وحبیبہ ... توکیل

حمد و ... صلی مولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب ... مرتبہ طیبہ
... کے صدقہ میں مجھ گنہگار سگ بارگاہ رضوی کا حج مبرور ... اور تم سب کو
... سب کو سرکار اعظم مدینہ طیبہ سرکار ... صلی مولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی
حاضری کا شرف ... و ... مصیبت پڑی ... زیارت ... حریت ...
و حضرت ... کے لئے مخلص ۔ ... فرمائیں آمین
بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم ... سیدنا الامام الاعظم ... مرشدنا ... مولیٰ
تعالیٰ علیہ ... آمین ثم آمین
منیٰ شریف میں گرمی کمزوروں بوڑھوں کے لئے ناقابل برداشت تھی ۔ حکومت
نجدیہ کی ... مطابق منیٰ شریف میں شدت گرمی کے سبب ... سو
حجاج مر گئے ۔ ... ایمان ... اور جنت میں پہنچ گئے ... حبیبہ
صلی مولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شہید اور قیامت تک کے لئے ہر سال ... حج ہو گئے
مگر یہ ... کم از کم پندرہ سال جب تک حج موسم گرما میں رہے ہر حاجی کے لئے
علاوہ ... منیٰ شریف میں مکانات کے ... ہر ... کے
لئے کم از کم ڈیڑھ سو ریال ضروری ہیں ۔
... کے یہاں ... میں ... ریال
... ملتے ہیں ۔ آج کل ... ریال مل رہے ہیں ۔ ... منیٰ شریف کی گرمی کو
... نہیں روکتا ۔ ... میں پانچوں نمازیں ... سنت کی ... تعالیٰ ومحبوب
حبیبہ صلی مولیٰ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم ... اور ... جماعت کے ساتھ
علیحدہ ہو رہی ہیں ۔ ... مدینہ طیبہ ... جماعت میں ... ہو گئی ۔
... حضرت شاہ صاحب قبلہ دام ظلہ اور فقیر سگ بارگاہ رضوی ...
... طیبہ ... العلوم ... ساتھ ...
... حضرت ... صاحب قادری ...
... شریف ... (مسعود رضوی)

وبعنایت حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لوگوں کو عقائد مطہرہ کفریہ دیوبندیہ پر مطلع کرکے ان سے خلق اللہ کو توبہ کراتے رہتے یہ عمل خیر بتصدق و بکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اب بھی جاری ہے۔

شیر بیشہ سنت اور منظور سنبھلی کا جہاز میں مکالمہ

جہاز میں ایک روز منظور سنبھلی دیوبندی اس فقیر کے بستر کے قریب آکر بولا٭

منظور: کیا میں تھوڑی دیر بیٹھ سکتا ہوں

فقیر: میں آپ کو کیسے منع کر سکتا ہوں۔ جہاز میرا ملک نہیں ورنہ میں آپ کو جہاز میں سوار بھی نہیں ہونے دیتا کیونکہ میرے نزدیک آپ اپنے عقائد کفریہ کے سبب شرعاً کافر و مرتد و مستحق عذاب و مطرود ہیں۔ خیر آپ بیٹھئے۔

منظور: دراصل ایک مسئلہ کی تحقیق کرنا ہے کچھ تکلیف دینا چاہتا ہوں

فقیر: پلنگ سے اتر کر بستر پر بیٹھ گیا۔ آپ پوچھئے مگر پہلے یہ ضروری ہے کہ دیوبندیت کے عقائد کفریہ کے متعلق تحقیق کر لیجئے کہ تو ان مسلمانوں کا ایمان ان سے کیا تعلق؟

منظور: آپ پلنگ پر تشریف رکھیں

فقیر: نہیں نہیں اگرچہ آپ میرے رب کے دربار میں حکم شریعت مطہرہ سے عقائد دیوبندیہ کے سبب مطلقاً کافر و مرتد ہیں لیکن دنیا میں آپ کو یہ عزت و عظمت ہے یہ مناظرے ہیں آپ میرے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آئے ہیں۔ حالانکہ آپ سے بڑے دیوبندیت ہو جانے تو تحقیق صدمات کر پلنگ سے اتر کر میں بھی آپ کے پاس بیٹھ جاؤں شرعاً ممنوع نہیں۔

منظور: عقائد کے متعلق تو مجھے بحمد اللہ تعالیٰ بالکل اطمینان ہے کہ میں

٭ یہ دیوبندیہ کے مشہور مناظر مولوی منظور نعمانی سنبھلی ہی ہیں جن کا بیان ہے جو شیر بیشہ سنت سے کتنے مناظروں میں شکست کھا چکے ہیں جن کی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان ہوئی ایک مسجد میں حضرت کے پاس ان کی تفصیل خود حضرت کے قلم سے منظور

بالکل حق پر ہوں۔ بس اب ایک مسئلہ جس کے متعلق ایک شبہ کی تحقیق آپ سے چاہتا ہوں

فقیر: یہ بھی ابلیس کا زبردست دھوکہ ہے کہ اپنے آپ کو حق پر جانتے ہیں۔ یہی مرض رافضیوں، خارجیوں، مرتدین بلکہ نصاریٰ و یہود و مجوس و مشرکین کو بھی لاحق ہے۔ اسی غرور کو دھریے کے سبب تو جیسے کہ آپ کی طرح ہر ایک ہر ایک شخص ہر ایک کافر کہہ سکتا ہے کہ الحمد للہ مجھے اطمینان ہے کہ میں بالکل حق پر ہوں۔ خیر اب وہ مسئلہ پوچھئے

منظور: بات یہ ہے کہ میں نے مناظرہ چھوڑ دیا ہے۔ مناظرے میں ہر فریق کے مناظر کی ذاتی کوشش ہوتی ہے کہ میرا مقابل جس طرح ہو باطل کو حق کر کے تسلیم کر لے تاکہ اس کو مغلوب کرنے میں مجھے کامیابی ہو جائے اس لئے عقائد میں آپ سے کسی انداز سے میں مباحثہ ہرگز نہیں چاہتا۔ صرف ایک فقہی مسئلے میں آپ سے تحقیق چاہتا ہوں۔

فقیر: مناظرے میں ہر فریق کے مناظر کی جو غرض آپ نے بتائی ہے یہ تو بہت مذموم ہے۔ بلکہ کبھی مناظر کی ہو جیسے گی اگر آپ کی یہی نیت تمام مناظروں میں رہی ہے تو یہ شک یہ بھی آپ کا ایک مغالطہ تھا۔ میری تو ہر مناظرے میں بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صرف یہی رہی ہے کہ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت کے ڈنکے بجیں اور عقائد کفریہ و باطلہ سے بھولے بھالے مسلمان بچیں۔ اور مناظرہ تو خود یہی ہے کہ جس کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ مناظرے کا مقصد تحقیق حق ہی تو ہوتا ہے خواہ اصول عقائد میں ہو یا فروع فقہ میں۔ مناظرہ تو سیدنا و محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم کا بلکہ حضرات انبیاء و مرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔

منظور: آپ کچھ بھی فرمائیں میں مناظرہ بالکل بند کر چکا ہوں۔ مسئلے کے متعلق ایک مسئلہ اگر آپ اجازت دیں تو پوچھوں ورنہ چلا جاؤں

فقیر: خیر آپ ناراض نہ ہوں۔ پوچھئے کیا مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں مجھے

معلوم ہو گا تو ضرور گذارش کروں گا۔

منظور:- کیا اعلیٰ حضرت نے مناسک حج میں کوئی رسالہ تحریر فرمایا۔

فقیر:- جی ہاں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مناسک حج میں بھی نہایت بہترین رسالہ مبارکہ تحریر فرمایا ہے کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ دیکھئے میرے پاس ابھی موجود ہے اس کا تاریخی نام انور البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ ہے۔

منظور:- تو اس میں اعلیٰ حضرت نے ہندوستان سے آنے والوں کے لئے احرام باندھنا کہاں سے تحریر فرمایا ہے۔

فقیر:- محاذات یلملم سے تحریر فرمایا جیسا کہ تمام فقہائے کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ آنے والا اگر میقات سے ہو کر نہ گذرے تو جب سب سے پہلے وہ کسی ایسے مقام سے گزرے گا جو کسی میقات کے محاذی ہے وہیں سے اس کو احرام باندھنا ضروری ہے۔

منظور:- مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے جو حاجی میقات پر سے نہ گذرے وہ جدہ سے احرام باندھے۔

فقیر:- مگر ہم ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد نہیں۔ تمام ائمہ حنفیہ علیہم الرحمۃ کی تصریحات جلیلہ کے خلاف ایک اکیلے ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کا تفرد ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہیں۔ ملا علی قاری تو ملا علی قاری ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ — ہم تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نصوص کے مقابل امام ابن ہمام بلکہ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تفردات کو بھی قبول نہیں کر سکتے۔

منظور:- مگر یلملم تو جہاز سے ہم کو نظر نہیں آتا پھر اس کی محاذات ہم کو کیوں کر معلوم ہو۔

فقیر:- جہاز والے اطلاع دے دیتے ہیں کہ اب جہاز یلملم کے محاذات میں آگیا ہے

منظور:- جہاز والوں کو بھی یلملم دکھائی نہیں دیتا پھر ان کا کہنا کیوں کر معتبر ہوگا

فقیر:- ان کے سامنے نقشہ قطب نما گھڑی جیسی چیزیں بالکل صحیح ہوتی ہیں۔

منظور:- نقشہ کا کیا علم ہے

فقیر: نقشے کا قطب نما کا اور گھڑی کا علم رکھا جاتا ہے جو جہاز کا سفر طے کرتا ہے ورنہ جہاز کہیں کا کہیں چلا جائے سمندر میں ٹکرا جائے یا تباہ ہو جائے

منظور:- مگر جہاز والے تو کافر ہوتے ہیں پھر ان کی خبر کیوں کر معتبر ہوگی۔

فقیر: دیانات میں تو کافر کی خبر معتبر نہیں تجربے میں تو معتبر ہے۔

منظور: مگر احرام باندھنا تو امور دینیہ سے ہے

فقیر: احرام باندھنا ضرور امور دینیہ سے ہے لیکن جہاز کا یلملم کے محاذی آجانا تو ایک دنیاوی خبر ہے جہاز کے ملازم تو کہتے نہیں کہ حاجیو احرام باندھ لو وہ تو سیدھی سی بات صرف اس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ اب جہاز یلملم کے محاذات میں آگیا ہے

منظور:- الحمد للہ میری تسلی ہو گئی جو میرا خیال تھا آپ کے جواب سے اس کی تائید ہو گئی ہے اب میں اجازت چاہتا ہوں۔

فقیر:- تشریف لے جا سکتے ہیں مگر ایک ضروری سی بات سنتے جایئے اس پر دن کی تنہائیوں میں رات کی بیداریوں میں ٹھنڈے دل سے غور کریں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے کیسے جاؤ گے وہ یہ کہ آپ دیوبندی حضرات کے نزدیک علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کسی طرح علم غیب ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ہم اہلسنت کے نزدیک ذاتی علم غیب صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اور بارگاہ الٰہی سے عطائی و بالواسطہ علم غیب عطا ہونا حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے پھر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی علم غیب ثابت کرنا اور آپ کا اس کی تائید و حمایت کرنا حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی توہین ہے یا نہیں۔؟

منظور:- میں مناظرہ مدت ہوئی قطعاً بند کر چکا ہوں۔ سلّ و لی صبح جہیم

میں جب میرا آپ کا مناظرہ ہوا تھا تو مناظرہ ہو کر دیکھنے کے بعد ہوا تھا۔ مگر حضرت مولانا آمین علی شاہ وان بھیراں والے رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر مجھے مجبوراً جانا پڑا تھا۔ میرے کیے سوال کا اس وقت بھی کوئی جواب نہیں دیا جا سکا تھا۔

حقیر: آپ مناظرہ سے روکنے کے مناظرہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا امر ہے جس پر مسلمان غور و فکر کریں۔ آپ کیلئے دیوبندی بات کا اور سب سے اہم اللہ تعالیٰ عز شانہ اور رسول المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible] حضور علیہ [illegible] کو باسلوب ایک آخری بات مجھے حاضر جو ضروری ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ایسے کفریات قطعیہ یقینیہ کی بنا پر ایسے کافر و مرتد ہیں کہ جو ان کے کفریات پر باخبر ہو کر ان کو کافر نہ سمجھے یا ان کے عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

منظور: اچھا مانتے ہوئے آپ مناظرہ بھی کرتے ہیں اور بھی کوئی واسطہ جاتے ہیں کہ یہ مناظرہ نہیں ہے۔ حقیر: یہ حکم ہی ہے اس لئے بیان کیا کہ کل میدان قیامت میں احکم الحاکمین جل جلالہ اور اس کے حبیب رؤف رحیم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و بارک وسلم کے سامنے حاضری کے وقت تم یہ نہ کہو کہ ہم نے دوران سفر حرمین طیبین حضرت علی کو دینی مسائل میں حکم بنایا تھا اس نے اس وقت اوہام کا مسئلہ تو بیان کیا مگر تکفیر علمائے دیوبند کا حکم بیان نہ کیا ورنہ ہم حکم مان لیتے اگر ہم سے تکفیر کا مسئلہ بھی بیان کیا ہوتا تو وہ بھی ہم تسلیم کر لیتے۔ یہ سنتے ہی مولوی منظور صاحب دیوبندی خاموش اٹھ کر چلے گئے۔

برادر محترم جناب مجاہد صاحب سلمہ کے ہمراہ جانے سے پہلے [illegible] تعالیٰ حضرت کرام اہل اللہ و رسل [illegible] مدینہ سیدنا محمد رسول اللہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان کو ان کے اہل و عیال [illegible] کریمی دربار میں [illegible] دمشق میں حضرت [illegible] کے بعد ہی ایک بڑی سڑک مسجد کا تقاطع کرتی ہوئی [illegible] جاتی ہے جس پر سو لاریاں [illegible] سے گزرتی [illegible] ہیں جس سے حجاج کرام [illegible] کے درمیان [illegible] بڑی دقت پیش آتی ہے [illegible] حکومت [illegible] کیلئے دوسری سڑک ہو سکتی ہے۔ مقام مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زیارت سے بھی مشرف ہوا [illegible] حکومت [illegible] کر دیا [illegible] سلطان [illegible] تعالیٰ نے اس مقام مقدس کو [illegible] وسیع کر دیا ہے تاکہ [illegible] ساتھ ہی [illegible]

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ مکان مبارک جس میں حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیاہ کر تشریف لائی تھیں۔ جس جگہ پر تھا

اس کی بھی زیارت کا شرف حاصل کیا گیا، تھا وہ زمین ہے جس پر کوڑا کرکٹ جمع ہے پرانے مزاروں کے ٹوٹے ہوئے پردے پڑے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

کو دیکھ کے دل میں اس متبرک دار بنی ارقم یعنی سیدنا ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوا جس میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر دربار رسالت علی صاحبہا والہ الصلوٰۃ والتحیۃ ہو کر مشرف الاربعین کے لقب سے ملقب اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے اب تک وہ مقفل تھا اب وہاں غیر مقلدین خدلھم الواحد تقید رہ ھلکھم نے حکومت سے مانگ کر اس میں اپنا مام و خبیث دارالحدیث کھول دیا ہے جس تک ہم لوگوں کی حاضری ہوئی ہے۔ خبثاء کہیں باہر گئے تھے ہم لوگوں نے اطمینان سے اس کی در و دیوار کی تقبیل کا شرف حاصل کیا۔

حضرت سید شریف حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کامل نجدیوں کی گولہ باری سے اب تک ٹوٹا پھوٹا کھڑا ہے اس کے دروازے پر حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف تھا اب سڑک کی زمین کے برابر ہے جس پر موٹر گزرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مقام مولد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بالکل محاذی وہ مکان اقدس ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وقت ہجرت مکہ کا مسکن مبارکہ اور مہبط جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا ہے۔ کچھ لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں۔ باہر سے اس کی بھی زیارت کی اور بارگاہ نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام میں دست بستہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔

جنۃ المعلیٰ جدید و قدیم دونوں کی زیارت کی بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگلاخ زمین میں ٹریکٹروں کے ذریعہ ہل چلا دیئے گئے ہیں۔ واحد قہار جل جلالہ ان اعداء پر اپنے قہر و غضب کے ہل چلائے۔ (آمین)

حضرت سیدنا عبداللہ بن سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مزار پاک بھی ایک کوڑا (?) ریگ زمین میں ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پاک ٹوٹا پھوٹا ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے شہزادے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہماری اور سب مومنوں کی پہلی ماں ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پیاری اماں جان حضرت سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پردادا حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارات طیبہ کی زیارت سے مشرف ہو۔ تمام قبے قطعاً نیست و نابود کر دیئے گئے ہیں۔ بعض مخصوص قبور مبارکہ کے چاروں طرف پتھر رکھ دیئے ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن ابن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مزار پاک بھی بس ایک بالکل ہموار سطح چبوترا ہے۔ ہم لوگ ان سرکاروں کے قدموں سے لپٹ لپٹ کر خوب روئے۔ بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم آنسوؤں سے اپنے معاصی دھوئے۔ فواتح عرض کئے۔ دعائیں و التماسیں (?) اپنے لئے آپ سب حضرات اہلسنت و دیگر جملہ راسخ خواہران اہلسنت سلمکم ربکم وایاھم جمیعاً کے لئے پیش کیں۔ جب ہم لوگ ان تمام سے فارغ ہو کر چلنے لگے تو ایک نجدی عسکری (سپاہی) پہنچ گیا اور دوسرے حاضرین کو دست بستہ کھڑے ہوئے مزارات طیبہ کو بوسہ دینے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے سے نہایت تشدد کے ساتھ منع کرنے لگا۔

ہمارے یہاں تین مرتبہ محفل میلاد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئیں جس میں بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم وہابیت نجدیت دیوبندیت (?) سب کی کھلم کھلا دھجیاں اڑائی گئیں۔ یہاں مکہ معظمہ میں بھی تین مرتبہ اپنی قیام گاہ پر حاجی (?)

الف جی میں، اور ایک مرتبہ حاجی یاسین صاحب سوداگر قصیں (?) آبادی مسلمہ ربہ کے والد حاجی محمد کلیم صاحب سلمہ ربہ کی قیام گاہ پر محلہ ستبکہ (?) میں اور ایک مرتبہ حیدرآبادی رباط میں مولانا الحاج سید قادر علی الدین (?) صاحب رضوی مدظلہم کی قیام گاہ پر بمعارف شاہ (?) میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی محافل قدسیہ منعقد ہوئیں جس میں بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کھلم کھلا احقاق حق اسلام سنیت و ابطال وہابیت نجدیت دیوبندیت کی گئی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سبحنہ وتعالیٰ وھو العلی العظیم۔ ان بیانات کو سن کر بہت سے لوگوں نے کہا کہ ہم تو وہابیوں دیوبندیوں کو مسلمان سمجھے اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے توبہ کی۔ فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام

آج شنبہ ۲۷ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ و ۲۹ ستمبر ۱۹۵۱ء کو مسجد حرام شریف میں جماعت اہلسنت کے ساتھ ایک نماز عصر حنبلی مصلے کے پیچھے جہاں سے کعبہ اور پیچھے کا بھی کعبہ دونوں سامنے ہوتے ہیں پڑھ کر طواف کر کے مقام ابراہیم علیٰ نبینا الکریم وعلیہ وعلیٰ آلہما الصلوٰۃ والتسلیم پر نماز واجب الطواف ادا کر کے مقام ابراہیم پر دعا کر رہا تھا کچھ سنی مسلمان ان جالیوں کو چومنے لگے جن کے اندر مقام ابراہیم رکھا ہوا ہے۔ ایک نجدی عسکری (سپاہی) آتش غیظ میں جل کر بکنے لگا

مَا فِيْهِ وَاللّٰهِ إِلَّا الْحَجَرُ وَالْخَشَبُ وَالْحَدِيْدُ فَلَا تُقَبِّلُوْهُ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَشِرْكٌ عَظِيْمٌ۔ یعنی نجدی سپاہی نے کہا قسم اللہ کی اس مقام ابراہیم میں کچھ نہیں مگر بس کچھ پتھر اور لکڑی اور لوہا ہے تو اس کو چومو نہیں۔ خدا کی قسم اس کو چومنا بڑا شرک ہے۔ اس گنہگار سگ بارگاہ رضوی کو بھی غصہ آگیا اور نجدی سپاہی کا ہاتھ پکڑ کر ملتزم کے سامنے کر کے کہا ما فی ھذہ الکعبۃ المعظمۃ الا الاحجار و الخشب والحدید او معبودک فیھا قائم او جالس

ام مضطجع تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ولکن
یقبلونھا ویلتزمونہ بیدوا لھم اولیس ھذا اعدک
للشرک عظیم فعیبت ان تصنع لک من اولا عنک
ھذا الشرک العظیم (یعنی حضرت نے نجدی کو جواب میں فرمایا
اس کعبہ معظمہ میں کچھ دروازے ہیں مگر وہاں کچھ پتھر رکھا ہے۔ یا تیرا معبود اس میں کھڑا
ہے یا بیٹھا ہے۔ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور
اس کو چومتے ہیں اور اس کی دیواروں سے لپٹتے ہیں کیا یہ تیرے نزدیک شرک
عظیم نہیں۔ تجھ کو لازم ہے کہ پہلے اس شرک عظیم سے لوگوں کو روکے۔ نجدی بولا۔
قال اللہ تعالی فی حق ھذا البیت جعل اللہ الکعبۃ
البیت الحرام قیاما للناس فقیر نے کہا فقد قال اللہ
تبارک وتعالی فی شان ھذا المقام فیہ ایت بینت
مقام ابراھیم وقال عزوجل واتخذوا من مقام
ابراھیم مصلی (اس وقت وہاں پر فقیر کے ہمراہ فقیر کے رفقاء
سلمھم ربھم نہیں تھے وہ طواف میں مشغول تھے۔ وہاں ایک مجمع نجدی
سپاہیوں کا ہو گیا کچھ یمنی و مصری مجھے صبر و سکوت کی تلقین کرتے ہوئے اور میرے
جواب کی تائید و تحسین کرتے ہوئے اس مجمع سے نکال کر مصلی حنفی پر لے آئے۔
پیارا مصطفے پیارے مدد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم۔

واقعات اور بھی بہت ہیں کہاں تک لکھوں اب تو حاضری سرکار اعظم مدینہ
طیبہ کے لئے تیار ہے رزقنا اللہ تعالی وایاکم جمیعا بالخیر آمین
پرسوں قال المعتمد میں پہنچ کر حضرت سید محمد علی رضوان دام ظلہم العالی کی خدمت
بابرکت میں حاضری دی۔ ۔۔۔ اصحاب المیمنۃ الحاج ابوبکر و عبد ۔۔۔ سلمہم
سلمہا ربہا وسلمہم کا سلام پہنچا کر طلب دعا عرض کیا۔
دعا کرتا ہوں اور کرتا ہے کہ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی

علیہ وعلی آلہ وسلم مجھ کو تم سب کو میرے تم سب کے جملہ متعلقین و اہل بیت سلمھم ربھم کو
حضور علی حضرت قدسہ امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالی عنہ کے
مسلک دین و مذہب کی کامل پیروی مکمل پابندی کی ہمیشہ کے لئے بالخیر والعافیہ توفیق
عطا فرمائے جو حضور اعلی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مبارک کتب سے ظاہر ہے۔
خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم تم کو عافیت دارین
سنیت و صدر صاحب اور سنی ہوٹل والوں اور سب بھائی اور چھوٹے بچے محمد صاحب
وحیات محمد حاجی محمد صدیق و محمد شفیع و عثمان بھائی گوندل والے و حاجی الٰہی بخش
وغیرہ وصیا و ابراہیم حاجی قاسم و دیگر عبد برادران اہلسنت سلمہم ربہم جمیعا کو ہمیشہ اپنی
حفاظت میں رکھ کر برکات دارین سے نوازے۔ آمین

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی
رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ربہ
مقیم حال حارۃ الباب مکہ معظمہ مسلم سید احمد شیخ جمال اللیل

مکہ معظمہ سے دوسرا والا نامہ

٧٨٦
٩٢

جان برادر سد سنت محب مرضا ابو المظفر حفظکم ربکم المولی ایانا
وایاکم من کل فتنہ ومکیدۃ و سوء امین بحرمۃ
حبیبہ الا کرم علیہ وعلی الہ وصحبہ و ابنہ الغوث
الاعظم وحزبہ افضل الصلوات لفرمی التسلیمات
الدھر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کل شنبہ ٢٧ ذی الحجۃ الحرام ١٣٧٠ھ ٢٩ ستمبر ١٩٥١ء کو ایک خیریت نامہ
لکھ چکا ہوں۔ امید کہ بعونہ تعالی و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم
مل گیا ہوگا اس میں ایک ضروری بات لکھنی بھول گیا وہ یہ کہ برادر عزیز محمد عامل اللہ مولوی

سلمہا ربہا القوی، اور ان کی والدہ سلمہا سب دوست مسٹر عمر ڈوسا صاحب ربہ مجید کریم کی خیریت معلوم ہوئے سے بہت ہی رائمد پریشان ہیں۔ مسکری عمر ڈوسا صاحب سلمہ ربہ سے بعد سلام مع مسنون مع دعائے خلوص مشکور ہیں۔ کہہ دو کہ وہ ہیں اور پسے گھر بھر کا مفصل خیریت نامہ بذریعہ ٹیلیگرام جلد سے جلد بھیج دیں۔ احمد عمر کی والدہ صاحبہ خیریت نہ ملنے کے سبب اکثر اوقات روتے روتے گذرا ہے۔ میرے چھوٹے بیٹے جن کا نام ایسست علیہم رحیم اس پہلے دو ماہ سے ہیں سلام و دعا لکھ چکا ہوں ان سب کو نستر حاجی الٰہی بخش وعلیہ اسد بیگ سلمہا ربہا کو مسنون مع دعائے خلوص مشکور ان

نور لطیف محمد اشعال رحمن ان و قرہ ہمرہ۔ بارک اللہ تعالٰی فی عمرھما وعلمھما ودینھما ودنیاھما کو دعا اور پیار۔ اور ان کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام و دعا۔

پر سول حقی مفضل کے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظمہ کا دیدار کر رہا تھا۔ مولانا سید قادر محی الدین صاحب ربہ مجید ہم بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ شرق کا وقت تھا کہ وہی جیرانی بھوپالی اہلحدیث جس کو برادرم محمد صدیق صاحب قادری سلمہ جاری جانتے ہیں طرح جانتے ہیں ایک مصری سنی مسلمان سے جھگڑنے لگا۔ سنی مسلمان مصری کہتا ہے کہ ہم تو اصل میں صرف حضور سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے دربار اقدس کی حاضری کے لئے آئے ہیں کعبہ معظمہ اور اس کا حج تو حضور کے طفیل میں ہے۔ جیرانی بھوپالی وہابی اہلحدیث مصری سے جھگڑا کرنے لگا کہ حدیث میں ہے

---

(۱) بیدائشی تاریخی نام ہے جو حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے رکھا۔ والد محترم حضرت مولانا ۔۔۔ علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی علمی ۔۔۔ میں یہ تاریخی نام نمبر وار تفصیل تحریر فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ ۔۔۔ فرزند دلبند سلمہ کا نام محمد رکھا ہے۔ حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی نے فرزند موصوف سلمہ کا تاریخی نام احسان الرحمٰن رکھا ہے۔ چونکہ میرے نام محمد مصطفٰی لکھا گیا یہ بھی میری خوش قسمتی ہے کہ جب والد محترم علیہ الرحمۃ نے میری رسم بسم اللہ خوانی کی تو حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ نے ہی کی بمبئی کی بڑی مسجد مرحومہ مبینا کے حجرہ میں مجھے بسم اللہ پڑھوائی۔ فالحمد للہ رب العالمین

لا تشد الرحال الا الٰی ثلثۃ مساجد کی وجہ سے کیسے جائز ہیں۔ مگر حدیث میں مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصٰی۔ لہذا صرف مسجد نبوی کی حاضری اور اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے مدینہ شریف جانا چاہئے کہ اس میں جانے سے ثواب پچاس ہزار نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد نبوی کی حاضری کے ضمن میں روضہ مبارک کی زیارت ہو جائے گی وہ قبر شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حدیث شریف کی رو سے جائز نہیں۔ وہ مصری سنی ناقد دو کیا جواب دیتے۔ اس سنگ دل اور گستاخ وہابی سے سہو گیا اور نہ بول سکا کہ اس حدیث شریف میں مستثنٰی مفرغ کا مستثنٰی منہ اگر مکان یا شئے رکھ جائے گا کہ لا تشد الرحال الی مکان او الی شئی الا الی ثلثۃ مساجد تو تجارت کے لئے بلکہ جہاد لاعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بلکہ طلب علم دین کے لئے بلکہ مفروض حق فقط مدینہ طیبہ سے دارالاسلام کو ہجرت کے لئے سفر کرنا بھی حرام بلکہ تجدیدی دیوبندیوں کے عقیدہ میں شرک ہو جائے گا۔ تو ثابت ہوگا کہ اس حدیث شریف میں مستثنٰی منہ ہرگز عام نہیں بلکہ مستثنٰی کی جنس ہی سے مسجد ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے لا تشد الرحال الی مسجد الا الی ثلثۃ مساجد یعنی کسی مسجد کی خاص زیارت یا اس میں نماز پڑھنے کی نیت سے دور دور سے سفر کر کے سوا ان مسجدوں کے کہ مسجد ہونے کی حیثیت سے ہر مسجد برابر ہے کسی مسجد میں کوئی خاص خصوصیت ثواب کے کم و زیادہ ہونے کی حیثیت سے نہیں ہے، ان تین مسجدوں کے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا لاکھ گنا، مسجد نبوی شریف میں پچاس ہزار گنا اور مسجد اقصٰی میں پچیس ہزار گنا ثواب ہے باقی تمام دنیا کی سب مسجدیں ثواب کے لحاظ سے برابر ہیں۔ جب حدیث شریف کے صرف یہی معنی ہیں اور یقیناً صرف یہی معنی ہیں تو مزارات انبیاء علٰی سیدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام واولیاء کرام کی قبور مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا اس حدیث شریف سے کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے۔ تم خود سمجھتے ہو کہ مسجد نبوی کی حاضری کی نیت سے

سفر پر جا رہے ہو تو اس کو مسجد نبی نہیں کہا بلکہ مسجد نبوی کہا یعنی نبی والی مسجد جس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف نسبت کی وجہ سے مسجد نبوی شریف کے لئے سفر کرنا جائز ہو گیا تو خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا کتنی بڑی عبادت اور ثواب ہوگی۔

پھر میرے آقا مجدد کہا سنتے ہو کہ کعبہ معظمہ جس پر نظر کرنا بھی مسلمان کے لئے عبادت ہے [illegible] وہی کعبہ مقدسہ جس کا حج عمر میں ایک بار بالغ مسلمان مستطیع پر فرض اعظم ہے اس کی حقیقت اہل دل والوں کے نزدیک کیا ہے میرے آقا نعت گو حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ [illegible] فرماتے ہیں

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل ⁂ روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ ⁂ لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ ابویہ ابراہیم الخلیل و اسمٰعیل الذبیح وعلیٰ آلہ و اہلہما وسلم

میری جب تقریر ختم ہو گئی وہ وہابی [illegible] مبہوت لاجواب ہو کر بھاگ گیا فلوجہ ربی الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ و آلہ الصلاۃ والسلام

حضرت مخدومی مولانا جیلانی میاں صاحب دامت فیوضہم [illegible] قبلہ گاہ پر جیسے فرماتے ہیں میں حضرت محمودی میاں صاحب [illegible] کے تذکرے کے ساتھ چند قیام گاہ پر جمعہ کو بھی جماعت کے ساتھ ظہر پڑھتا رہا [illegible] تک [illegible] محدث [illegible] صاحب [illegible] مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] مکاتیب [illegible] نحو [illegible] سے حاصل [illegible] کی [illegible] فقیر کی معلومات [illegible] ملک میاں احمد [illegible] سنی [illegible] خطیب مسجد [illegible] کا [illegible] تسلی بخش کلمات کے ساتھ ضرور ضرور جلد لکھ دیا ان میں سے کسی کا جواب نامہ فقیر کو اب تک نہیں ملا۔

[illegible]

مٹی میں مبارک انجمن تبلیغ صداقت نے جو حضرت سیدی مفتی اعظم مدظلہم الاکرم کی زیر صدارت جلسہ تہنیت منعقد کرنے کا [illegible] اعلیٰ حضرت [illegible] کا [illegible] الاعظم [illegible] نیز دوسرے تمام [illegible] اسلام [illegible] کو [illegible] وکامیابی عطا رہے [illegible] آپ اس کے تمام ارکین [illegible] دین و دنیا کی برکتیں [illegible] سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا محبوب الاعظم وبرکۃ سیدنا الامام الاعظم والمصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا بہم فی الدارین آمین ثم آمین۔

ایک نجدی وہابی سے گفتگو میں یہ کہا کہ محبوبان خدا علیہم وعلیہم الصلاۃ والسلام و [illegible] کی بارگاہ [illegible] شرک [illegible] سلام [illegible] اگر [illegible] دی جائیں تو سلام [illegible] مقام [illegible] حضرت [illegible] کو [illegible] کی [illegible] قرآن عظیم بھی [illegible] علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ [illegible] کہلاتے ہیں۔

[illegible] کے پیچھے بیٹھے ہوئے [illegible] کا مذکر ہے تھے [illegible] کی بارگاہ [illegible] کی حفاظت کرتے ہیں [illegible] قوم سے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا [illegible] ہونے کا دعا کرتی ہے [illegible] مقدس بارگاہ [illegible] ایک ایک کر کے [illegible] ہے کسی [illegible] سنی مسلمان بھائی کو [illegible] جانے پھر [illegible] سلام [illegible] اہلسنت [illegible] کے [illegible] مقدس [illegible] تو نہیں کہے آئیں

[illegible] مسجد [illegible] پڑ ے کہ کسی انسان کی بارگاہ [illegible] کرامات پرستی ہے [illegible] جو کہ وہ شرک ہیں وہ گر [illegible] کی بارگاہ [illegible] کے اپنے [illegible] شرک کا [illegible] مسلمان ہو [illegible] کی [illegible] کر [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] کا [illegible] بارگاہ [illegible] سے [illegible]

وحررہ احمد حسان

عبید الرضا رضوی لکھنوی غفرلہ از مکہ معظمہ

محلہ حارۃ الباب منزل سید محمد شیخ [illegible]

مکہ شریف سے تیسرا والا نامہ

٧٨٦
٩٢

[illegible] الحبیب [illegible]

ولی الحمد والرضوان کرمکم بما جمیع الفقر و لمقاصد
ومن شرور جمیع الاشرار و الحساد و الحسد [illegible]
بحرمة حبیبه المرتضی صلی الله تعالی علیه وآله و
صحبه و ابنه الغوث الاعظم وحزبه [illegible]

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

مکہ معظمہ سے تین خطوط بھیج چکا ہوں آج [illegible]
[illegible] محرم الحرام ۱۴۰۶ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء [illegible] کوئی جواب [illegible]
[illegible] یکم محرم الحرام ۱۴۰۶ھ کو طواف کے بعد [illegible] کے مقام
ابراہیم [illegible] جب طواف پڑھ کر [illegible] مقام ابراہیم علیہ
الصلاۃ والسلام کی [illegible] لگا [illegible]
والحجر هذا الشرك عظيم [illegible] اور پتھر کو [illegible]
شرک ہے)

میں نے کہا کہ لا تقبل الحدید والحجر بل نقبل ما
بنسبة الی حضرة سیدنا ابراهیم الخلیل علیه الصلاة والسلام
یعنی ہم لوہے اور پتھر کو نہیں چومتے بلکہ اس نسبت کو [illegible] جو اس کو حضرت
ابراہیم خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے حاصل ہے۔

[illegible]

[illegible] مقام [illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible] پاک [illegible]

[illegible] پاک فرمائیے۔

فبهت الذی کفر و الله لا یهدی القوم الظالمین

مجھے کب تک مدینے سے بلاوا آتا ہے اب یہ [illegible] ہے کہ حضور سرکار
دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible] سرکار کرم [illegible]
دربار [illegible] مجھ گنہگار [illegible]
کو بھی۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلاة
والسلام علی حبیبه وآله وصحبه وابنه الغوث الاعظم

نجدی بولا و ھذا المقام ھو معبودك کیا یہ مقام ابراہیم تمہارا معبود ہے

میں نے کہا و ھذا الکعبۃ ھی معبودك کیا یہ کعبہ معظمہ تمہارا معبود ہے

نجدی بولا۔ معبودی ھو اللہ رب الکعبۃ میرا معبود وہ اللہ ہے جو کعبہ کا رب ہے

میں نے کہا معبودنا ھو اللہ رب المقام و رب الکعبۃ و رب ابراھیم

ہمارا معبود وہ ہے جو مقام ابراہیم کا رب ہے جو کعبہ کا رب ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رب ہے

نجدی بولا سلم انت علی ھذا المقام تم سلام کرو اس مقام ابراہیم کو

میں نے کہا سلم انت علی ھذا الکعبۃ تو اس کعبہ کو سلام کر

نجدی بولا۔ تقبیل غیر الکعبۃ شرک کعبہ کے سوا کسی کو چومنا شرک ہے

میں نے کہا۔ فالتقبیل عندکم عبادۃ خاصۃ للمعبود لا تجوز ان تکون لغیر المعبود فثبت ان الکعبۃ المعظمۃ ھی معبودکم تو چومنا تمہارے نزدیک معبود کی عبادت خاص ہوئی کہ غیر معبود کے لئے جائز نہیں تو ثابت ہوا کہ کعبہ معظمہ تمہارا معبود ہے

نجدی بولا لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

پھر میں نے کہا اسمع کلامی ھل یجوز تقبیل غلاف الکعبۃ الشریفۃ۔ میری بات سن کیا کعبہ معظمہ کے غلاف کو چومنا جائز ہے

نجدی بولا نعم ہاں جائز ہے۔

میں نے کہا فانظر الی الغلاف ای شیء ھو انما ھو القطن و الابریسم فتل فغزل ثم نسج ثم خیط فصار غلافا ثم القی علی الکعبۃ المکرمۃ فلما جاور الکعبۃ المعظمۃ حصلت لہ العظمۃ و الکرامۃ و بعد ھذا جاز تقبیل ھذا الغلاف ایضا فالتعظیم للنسبۃ التی حصلت لہ الی الکعبۃ المقدسۃ و الکعبۃ انما ھی بیت بناہ سیدنا الخلیل علیہ الصلاۃ و السلام للطائفین و العاکفین و الرکع السجود و ھذا

مقام قام علیہ سیدنا الخلیل علیہ الصلاۃ و السلام ببناء الکعبۃ المشرفۃ فحصلت لکلیھما نسبۃ الی سیدنا ابراھیم علیہ الصلاۃ و السلام و نحن نعلم بالضرورۃ ان الحجر الاسود الشریف [illegible] ھو یاقوت من یواقیت الجنۃ لا ینفع ولا یضر الا باذن اللہ تعالی و نحن انما نقبلہ لانا نعلم یقینا ان سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ وسلم قبّلہ و قد قال اللہ تعالی و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

فثبت بھذہ الآیۃ الکریمۃ ان لھذا المقام ایضا مرتبۃ و شرفا و کرامۃ عند اللہ تعالی فتعظیمہ و تقبیلہ ایضا عبادۃ للہ تعالی کما ان تقبیل الحجر الاسود و نحوہ عبادۃ للہ تبارک و تعالی۔ یعنی دیکھو کہ غلاف کعبہ کیا چیز ہے وہ روئی و ریشم ہے کہ دونوں دھاگے بنے گئے پھر بٹے گئے پھر سیئے گئے تو غلاف ہوگیا پھر وہ کعبہ مکرمہ پر ڈالا گیا تو کعبہ معظمہ کی مجاورت سے اس غلاف کو عظمت و بزرگی حاصل ہوئی اور اس کے بعد اس غلاف کو چومنا بھی جائز ہوا تو تعظیم اس نسبت کے لئے ہے جو اس غلاف کو کعبہ مقدسہ سے حاصل ہوئی اور کعبہ خود ایک گھر ہے جس کو حضرت سیدنا خلیل علیہ الصلاۃ و السلام نے طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے بنایا اور یہ مقام وہ ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ مشرفہ بنانے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو ان دونوں کعبہ اور مقام ابراہیم کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام سے نسبت حاصل ہوئی۔ اور ہم خوب یقین سے جانتے ہیں کہ حجر اسود شریف جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اللہ تعالی کے حکم سے۔ اور ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے اور چومتے ہیں کیونکہ ہم کو علم ہے کہ یقیناً حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا ہے اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ مقام ابراہیم کو مصلی بناؤ تو اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ اس

مکہ شریف سے چوتھا والا نامہ

۷۸۶

جناب برادر موصوف و لنظر محب الرسالۃ اسد اللہ حفظکم ربکم تبارک
وتعالیٰ وایانا و دشمنا من کل شر و فتنۃ آمین بحرمۃ
حبیبہ مالک الجنۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ
و منہ الغوث الاعظم وحزبہ صلاۃ وسلاما یکونان لنا
من بلاء الدنیا و عذاب الآخرۃ جنۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج دوشنبہ مبارکہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء تک کسی پہلی بیعت۔ وکا پوری مبارک پور سے کوئی خط وصول نہ ہوا۔ مقدور حسب حال جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب کو تم سب کو ہم سب کو اسلام و سنیت پر بحمدہ تعالیٰ مع عافیت صحت و سلامت و فتح و نصرت و راحت و مسرت و وسعت و برکت و عزت و حسرت ہمیشہ ہمیشہ ثابت و مستقیم رکھیں آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سیدنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضاہم عنا و رضی عنا بہم فی الدارین آمین

حج سے فارغ ہونے کے بعد سے تم کو چار دعا نامے لکھ چکا ہوں اس لئے کہ مجھے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خط لکھنے کی فرصت نہیں لہذا امید ہے کہ تم کان پور مبارک پور دہلی بمبئی کو مفصل و تسلی بخش خیریت نامے ضرور بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم لکھتے ہوگے۔

حکومت نجدیہ کی طرف سے جو نشرکا اشتہار شائع ہوا ہے اس کے مطابق بیستمبر ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ کو تمام بندگان بارگاہ نبوی کی مکہ معظمہ سے سرکار اعظم مدینہ طیبہ کی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لئے بفضل اللہ تعالیٰ

وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم روانگی ہوگی۔
اس خط کا معنون جو ہے بھی اسی پتہ پر ہوائی ڈاک سے بھیجو۔

محمد حشمت علی خاں رضوی لکھنوی۔ بر مکان حضرت مولانا شاہ
محمد ضیاء الدین صاحب مہاجر۔ محلہ باب السلام مدینہ طیبہ (عرب)

پتہ اردو و انگریزی میں صاف اور خوش خط ضرور ہو۔ مقام جعرانہ شریف کی بھی حاضری سے عمرہ لانے کے لئے مشرف ہوا یہ وہ مقام مبارک ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم غزوہ حنین سے واپس تشریف لاتے ہوئے یہیں سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف لائے تھے۔ پھر عمرے سے فارغ ہو کر یہیں تشریف فرما ہو کر غنائم حنین تقسیم فرمائے تھے۔ یہاں پانی تھی تو تھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہ رسالت علی صاحبہا و آلہ الصلاۃ والتحیۃ میں استغاثہ کیا حضور ساقی کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنا نیزہ مبارک ایک مقام پر نصب فرمایا وہیں سے پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پایا تو سخت کڑوا تھا۔ پھر عرض کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اقدس ڈال دیا اور شیریں ہو گیا وہ مبارک پانی پینے کا شرف مجھ ہم غلامان سرکار رضوی کو بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم حاصل ہوا۔ میں نے اپنی اتنی عمر میں کہیں بھی ایسا ٹھنڈا اتنا میٹھا پانی نہیں پیا۔ اس وقت حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر مبارک زبان پر بے ساختہ جاری ہوا کر فرماتے ہیں۔

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

مسجد سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا لیکن افسوس کہ اس کا دروازہ اقدس پتھر چننے سے تیغا کیا ہوا پایا۔ نذر حاضری سے محروم رہ؟ دور سے مقام حق الغرکی زیارت کے لئے جانے لگا۔ نجدی عسکری نے روکا

کہنے لگے شرک شرک شرک، الحجرة التی تقصدونها هی لا
لا اسم یہ شرک ہے شرک ہے۔ شرک ہے یہ پتھر جنھیں تم لوگ چومتے
ہو یہ بھی صنم ہیں۔
میں نے کہا نحن نقصد الله سبحانه وتعالى وحده
لا نشرك بالله تعالى شيئاً ولا نعبد إلا إياه مخلصين له
الدين حنفاء وإنما نريد أن نذهب ونزور المقام
الذی قام فیه رسول الله صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم
وشق القمر بإذن ربه سبحانه وتعالى ہم بحمدہ اللہ
تعالیٰ کے فضل وکرم سے موحد ہیں نہ ہم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانتے ہیں
اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو پوجتے ہیں صرف اسی پر عقیدہ۔ کہنے میں ایک
طرف ہو کر ہمارا ارادہ یہ ہے کہ وہاں جائیں اور اس مقدس مقام کی زیارت
کریں جہاں تشریف فرما ہو کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
نے اللہ کے حکم سے چاند کے ٹکڑے کئے۔ وہاں کی زیارت کر کے واپس جائیں
جب ہم نے کچھ ان سے کہا تو کہنے لگے بخشش بخشش میں نے کہا نعطیکم
البخشش ہم تم کو بخشش دیں گے۔ کہنے لگے من کل واحد ریال
ہر شخص کی طرف سے ایک ایک ریال۔ اب میں نے کہا هل یجوز عندکم
الشرك بريال واحد۔ ريال واحد قيمة الشرك وثمنه
لديكم يكون الشرك مباحا على مذهبكم في ريال واحد
هكذا مذهبكم وهذا دينكم فلعنة الله تعالى عليكم
وعلى شرككم کیا تمہارے نزدیک ایک ریال میں شرک جائز ہے یہ ایک
یہ ایک ریال شرک کی قیمت ہے اور اس کا ثمن تمہارے دھرم میں ایک ریال
ہے کہ وہ مل جائے تو شرک مباح ہو جائے ایسا گھٹیا تمہارا مذہب ہے
اور یہ تمہارا دھرم ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمہارے شرک پر اور تمہارے

شرک پر۔ وہ نجدی مارپیٹ پر آمادہ ہو گئے مگر دوران لعنت سمجھ بیٹھ
ہمراہ تھے۔ مجھ کو زبردستی وہاں سے ہٹا لائے۔
مسجد جن شریف کی زیارت کے لئے بھی ہم سب لوگ حاضر ہوئے۔ بڑا
مقام متبرک ہے جہاں حضور سید الانس والجن ومالک و جن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ
وسلم حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ رکاب قدس
میں تشریف لے گئے تھے اور جنوں کو قرآن عظیم سنا کر تبلیغ اسلام فرما کر
ان کو مشرف باسلام فرمایا تھا جہاں سورۂ جن شریف نازل ہوئی تھی۔
اس وقت ان مسجد کا باب بند ہے۔ دروازہ بند تھا۔ دق الباب کیا، تو ایک
دس بارہ سال کے نجدی عسکری بولا من انت ایش تبغی کون ہو کیا چاہتے ہو۔
میں نے کہا نحن بحمد الله تعالى مسلمون مؤمنون موحدون لله تعالى
نريد أن نصلي في هذا المسجد۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم مسلمان مومن
موحد ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھیں۔ بولا ممنوع منع ہے
میں نے کہا هل الصلاة لله تعالى في المسجد ممنوع في مذهبك
کیا تیرے مذہب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز مسجد میں پڑھنا
منع ہے۔ کون سا دھرم ہے تیرا۔ کہنے لگا هذا ليس بوقت الصلاة یہ
نماز کا وقت نہیں ہے۔ میں نے کہا هذا وقت الصلاة الاشراق یہ وقت
نماز اشراق کا ہے ومنا من يريد أن يصلي تحية المسجد ومنا من
يريد أن يصلي صلاة الاشراق لله تعالى افتح الباب ہم میں کچھ لوگ
تحیۃ المسجد پڑھنا چاہتے ہیں۔ بعض ہم میں نماز اشراق پڑھنا چاہتے ہیں دروازہ
کھولو۔ اس نے الحمد للہ دروازہ کھولا۔ ہم سب داخل ہو گئے۔ جس کا وضو تھا وہ نماز
پڑھنے لگا۔ اور باقی حضرات نے بھی تحیۃ کا نفل کیے، اور صلاۃ وسلام بارگاہ
حضور سید عالم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام عرض کرنے لگے اور وہاں سے
رخصت ہوئے ولله الحمد وعلی حبیبه وآله الصلاة والسلام

عاشورہ شریف و عاشورہ شریف والوں کی زیارت سے محرومی پر سخت افسوس ہے معلوم ہو کہ روس مقدس مقاموں کے راستہ میں نجدی لشکریوں کا پہرہ ہے جو زائرین کو زیارت کے لئے جانے سے روکتا ہے۔

آج شب کو بعد عشاء باط حیدر آباد میں اور پھر پنجشنبہ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ کو صبح ۹ بجے جبکہ پٹنی قیام گاہ پر حارۃ الباب میں فقیر سگ بارگاہ رضوی کا واقعات شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان ہوگا۔

برادر دینی و یقینی حاجی مفتی عبد المجید صاحب قادری رضوی مسلمہ ربہٗ طواف میں یا رسول اللہ کہہ رہے تھے۔ ایک وہابی ان کو سمجھانے لگا۔ ھذا شرک "قل یا اللہ" یہ شرک ہے یا اللہ کہو انہوں نے کہا رسول کو چھوڑ کر اللہ کو کیسے کہہ سکتے ہیں۔ پہلے ہم کو رسول ملا۔ پھر رسول کے واسطے سے ہم کو اللہ عزوجل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ملا اتنا کہہ کر پھر پکارنے لگے یا رسول اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ خبیث ان کو دھکا دے کر کہنے لگا لعنۃ اللہ علی المشرکین لعنۃ اللہ علی المشرکین۔

شاہ محمد شفیع صاحب وارثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خلیفہ جو ہریں کا پور وہ کانپور کے رہنے والے ہیں طواف میں ساتھ تھے وہ بھی اوران کے ساتھ فقیر کے رفقا سلمہم سب بلند آواز سے پکارنے لگے یا رسول اللہ یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ وہ وہابی جل بھن کر چیخنے لگا لعنۃ اللہ علی المشرکین لعنۃ اللہ علی المشرکین وہ شاہ صاحب وارثی بھی جوش میں آکر پکارنے لگے لعنۃ اللہ علی الشیاطین لعنۃ اللہ علی الوھابیین۔ پھر وہ وہابی مجمع طائفین کے اندر کہیں غائب ہوگیا۔ اور بات رفع دفع ہوگئی طواف سے فارغ ہو کر ایک دکان پر باب العمرہ میں ٹھہرے۔ وہاں سے روغن ریحون لینا تھا۔ میرے منہ سے حسب عادت یا رسول اللہ نکلا۔ تین

وہابی دکان کے آگے کرسیوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ چلانے لگے ھذا شرک "قل یا اللہ ولا تقل یا رسول اللہ" یہ شرک ہے یا اللہ کہو یا رسول اللہ مت کہو۔ میں نے کہا۔ نحن نقول یا اللہ ونحن نقول یا رسول اللہ ھذان الندا ان کلاھما من دیننا و ایماننا۔ ہم یا اللہ بھی کہتے ہیں اور ہم یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں یہ دونوں ندائیں۔ ہمارا دین اور ہمارا ایمان ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ھو المعطی المغنی وسیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ھو وسیلتنا الی ربنا اللہ تعالیٰ وقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ فنحن نقول یا رسول اللہ ونبتغی الی ربنا الوسیلۃ اللہ تعالیٰ ہی دینے والا اور دولت غنی بنانے والا ہے۔ اور ہمارے حضور سرور انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں جہاں میں ہمارے وسیلہ ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے حضور وسیلہ تلاش کرو تو ہم یا رسول اللہ کہتے ہیں۔ اور اپنے رب کے حضور وسیلہ چاہتے ہیں۔

ان میں سے ایک بولا انت لا تفھم معنی الوسیلۃ و الوسیلۃ لیس مخلوق یستعی وانما الوسیلۃ ھی الاعمال الصالحۃ من الصلوٰۃ والصبر والصیام والزکاۃ والحج وغیرھا من العبادات والطاعات تم نے وسیلہ کے معنی نہیں سمجھے اور وسیلہ کوئی مخلوق نہیں جس سے چاہا جائے وسیلہ تو یہی نیک عمل ہیں۔ نماز صبر اور روزہ اور زکاۃ اور حج وغیرہ عبادات و طاعات میں نے کہا انما الاعمال الصالحۃ ھی من الاعراض والافعال التی لا تقوم الا بذوات عباد اللہ الصالحین ولا تصدر الا عن ذواتھم بخلق اللہ تعالیٰ وکسبھم اذا کانت فعل الصالحین وسیلۃ الی اللہ تعالیٰ فکیف لا تکون ذوات الصالحین وسیلۃ الی اللہ تعالیٰ وقد قال اللہ سبحنہ وتعالیٰ۔ اولئک الذین

یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب ویرجون رحمته
ویخافون عذابه ولا اعمال الصالحة لانطلق علیهم شئ
الی ربهم اقرب ومرجع ضمیر لفظ ایهم فی هذه الآیة
الکریمة لیس الا الانبیاء والملٰئکة علیهم الصلاة والسلام
فمن هو اقربهم الی الله تعالٰی سوی سیدنا محمد رسول الله
صلی الله تعالٰی علیه وعلی آله وسلم فهو سید الانبیاء
والملٰئکة علیهم الصلاة والسلام الی ربهم تبارک وتعالٰی
فنحن نؤمن بفضل الله تعالٰی بجمیع آیاته ونقول
یا الله ونقول یا رسول الله نیک اعمال سب اعمال ہیں اور تمام
اعمال صالح اللہ تعالٰی کے نیک بندوں کی ذوات مقدسہ کے ساتھ قائم اور
ان کی ذات مبارکہ سے اللہ تعالٰی کی تخلیق اور ان کے کسب سے صادر ہوتے ہیں اور جب
صالحین نیکو کار بندے اعمال صالحہ کی بارگاہ الٰہی میں وسیلہ ہیں تو ذوات صالحین
کیونکر اللہ کے دربار میں وسیلہ ہوں گے اور یقیناً اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ وہ
مقبول بندے جنہیں یہ کافر معبود سمجھتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے
ہیں ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے
ڈرتے ہیں اور نیک بندوں پر ہرگز یہ اطلاق نہیں کیا جا سکتا کہ ان میں سے کون سا زیادہ
قریب ہے اور مرجع ضمیر جمع غائب کا اس آیت کریمہ میں صرف حضرت انبیائے کرام
و ملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں تو ان حضرات کرام میں حضور اقدس
صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کے سوا کون قریب ہے اللہ تعالٰی کے حضور میں اور
حضور والا ہی حضرات انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے وسیلہ ہیں
اللہ تعالٰی کے حضور میں ہم اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے تمام آیات قرآنیہ پر ایمان
رکھتے ہیں اور ہم کہتے ہیں یا اللہ اور ہم کہتے ہیں یا رسول اللہ
کہتے رہیں گے الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

صلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہو
ہیں کہ ہم کہتے ہیں الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلٰی آلک یا رسول اللہ ونحن نقول مدد یا رسول اللہ ونقول
الغیاث یا رسول اللہ ونقول المدد یا رسول اللہ ونقول
اسألک الشفاعة یا رسول اللہ کریم الصلاۃ والسلام علیک وعلی آلک
یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں اور مدد یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں اور غیاث یا رسول اللہ
بھی کہتے ہیں المدد والغیاث یا رسول اللہ بھی کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ
ہم بے سہاروں کے مددگار ہیں۔ لاجواب ہو کر صاحب شور مچانے لگے۔ ذکا ...
... بیہودہ بکنے لگا السلام فی السوق لا یصلح ...
... دائرہ ... اور ... کی کہ اس کی تعریف کرنے لگا ... کی
... کا ... کے متعلق گفتگو ... اللہ ...
اکثر ... میں ... کتب ... کی ...
... ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سبحانہ
تعالٰی وهو العلی العظیم۔
آج صاحب ... کی سفر سے واپسی ہو گئی طرف
... کے وقت ... شریف کو ... دعائیں ... آمین
... تاریخ ...
... انا للہ وانا الیہ راجعون
حضرت شاہ محمد ... صاحب ... کام
... ہو گئے ہیں شفاهم اللہ سبحانہ وتعالٰی شفاء
... بحرمة حبیبه المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیه وعلٰی
آله وسلم آمین تمام ... کی طرف سے ... کی طرف سے آپ سب
حضرات کو السلام ... عبید الرضا رضوی

جدّہ سے والا نامہ

۷۸۶
۹۲

جان برادر اسد السنۃ وشاہ عجیب ابو الظفر محب الرضا حفظہ ربہ سبحانہ وتعالیٰ وایدہ دائما من شرور جمیع الحسد والعدی و من کل فتنۃ وبلاء امین بحرمۃ حبیبہ المصطفیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلوٰۃ والسلام وانما ابدا من ربنا ولی الحمد والرضا تبارک وتعالیٰ وجل علا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو شنبہ مبارکہ ۲۰ محرم ۱۳۷۵ھ کا دن گذار کر شب کو بعد نماز مغرب سرکار اعظم مدینی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے رخصت ہوتے ہوئے سسکتے روتے ہوئے دل تھام کر رخصت ہوئے بعد مغرب بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت وعافیت جدہ پہنچے۔ اب یہاں سے امید ہے کہ یکشنبہ چہارم صفر المظفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم محمدی جہاز روانہ ہو سکے گا جہاز ہے اللہ مولیٰ تعالیٰ عز وجل وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم علمائے جمعیت کے نام تار دے دیا جائے گا مگر وہ مختصر ہوگا مفصل یہ خط ہے وہ صدر صاحب اور سیٹھ محمد رفعت صاحب سلمہم ربہم ضرور ضرور تشریف لائیں تاکہ فقیر کو اور فقیر کے ساتھیوں سلمہم ربہم کو جہاز سے اترنے میں کچھ آسانی ہو۔ امید ہے کہ تم کو ڈاک پڑھ کر

و میرا جہ وہ جمعیت ... ایک ایک مختصر کارڈ ضرور ضرور لکھ دو گے۔ میرے برادرم مولوی ابو اسحٰق ... سکندر پور ضلع بستی ... تاجر ... صدیق احمد صاحب قادری سلمہم

کو مختصر السلام علیک لکھ دو گے کیونکہ ڈاک نکلنے کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ فقیر کو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خط لکھنے کی فرصت نہیں

سرکار اعظم میں فقیر کو صرف ایک وقت کی نماز منفرد پڑھنے کا اتفاق ہوا اور ... میں ہر ہر وقت کی نماز اپنے سنی بھائیوں کی جماعت کے ساتھ مسجد نبوی شریف ہی میں علی الاعلان ادا کی جاتی رہی وللہ الحمد۔

و حضرت شاہ صاحب قبلہ دام ظلہم ... کے ... پڑھی۔ واقعات کثیر ہیں برکت ملاقات ... وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان ہوں گے

فقیر اور دیگر رفقا سلمہم ربہم بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخیریت آرہے ہیں

فقط عبیدالرضا رضوی

یوم الخمیس غرہ صفر المظفر ۱۳۷۵ھ ... اکتوبر ۱۹۵۵ء

۷۸۶
۹۲

بزعیدہ غرہ صفر یوم الخمیس ۱۳۷۵ھ

خراب حال کیا دل کو پر ملال کیا ٭ تمہارے کوچے سے رخصت کیا نہال کیا
نہ حسن ... ٭ سگان کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

ضروری اعلان

سگِ بارگاہ رضوی بندۂ سرکارِ قادری گدائے کوئے رضوی کو معلوم ہوا ہے کہ فقیر
کا جو فوٹو بمبئی میں حاضری حرمین طیبین کے وقت پاسپورٹ میں شامل کرنے کے
لئے قانونی مجبوری کی بنا پر لیا گیا تھا۔ جس سے فقیر سُنی کے برادرانِ اہلسنت کے
سامنے ... حضرت بابرکت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدی و مرشدی
امام اہلسنت سیدنا الشیخ الاعظم مولانا الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب
قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کو بہت ہی ... مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و عزاً و مدینہ شریف
و مواجہہ اقدس شہنشاہ کونین باعث وجود عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کے حضور **توبہ کر چکا ہے**۔ ان کی کاپیاں عیاذاً باللہ تعالیٰ
کسی حیلہ طریقہ سے حاصل کرکے لوگوں تک پہنچادی گئی ہیں لہٰذا فقیر اعلان کرتا
ہے کہ جن صاحبوں نے وہ کاپیاں حاصل کی ہیں یا ان کے حاصل کرنے کی قولاً یا فعلاً
کوششیں کی ہیں ان پر سب سے توبہ فرض ہے۔ نیز جس مسلمان بھائی کے پاس اس
فوٹو کی کوئی کاپی پہنچی ہے اس پر اس کاپی کا فنا کردینا فرض ہے۔ وما علینا
الا البلاغ۔ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محمد
تعالیٰ ... کا ان کے طفیل مجھ گنہگار سگِ بارگاہ رضوی کا حج مبرور اور عرض
صلوٰۃ و سلام بمواجہہ حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مقبول
فرمائیں۔ اور فقیر کے تمام برادران دینی و برادرانِ اہلسنت کو بھی مناسک حج کامل
شرعیت اس شرف سے نوازیں آمین والسلام علی اہل الاسلام

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہ
معرفت شیخ سلیمان سیوری وکیل
جدہ عرب شریف

۱۸۹

جناب برادرم مولانا محمد عارف رضوی ... سنیت سنی ...
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مضمون تحقیق بہت جید ... میں تمام و کمال بلا کم و کاست (اگرچہ ماحرت
ہوا) نمایاں طور پر بعونہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم بہت ہی جلد شائع کرکے ہر ایک اہلسنت کی متعدد کاپیاں
خرید کر ایک ایک کاپی کا ... شریف و ... چند روپیہ کی قیمت
دعا ... مبارک ... سرکار ... بھیج کر باقی ... رکھئے۔
خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہم کو آپ سب
کو لایخافون فی اللہ لومۃ لائم کا سچا مصداق بنائیں آمین
جملہ برادرانِ اہلسنت کو سلام و دعا۔ فقیر عبید الرضا غفرلہ

یہ ہے مثال حق پسندی و حق گوئی کی۔ اس سال سے حج پر سعودی حکومت
نے فوٹو کی پابندی عائد کی بلکہ اس سال بھی مشرکوں کے ... جب تک
... اس پابندی کے گئے اور ... تو قانونی مجبوری سے فوٹو
بنوایا اور اس پر اس سے توبہ کی اور ... اخبارات میں اعلان
کرائے۔ فالحمد للہ رب العالمین

نصائحِ ضروریہ

حضرت شیخ ملت شیر بیشۂ سنت مظہر حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کے ارشادات و نصائح میں یہ تین نصیحتیں بہت تاکیدی تھیں جن کے
سننے والے ہزاروں موجود ہیں۔

اول یہ کہ اسلام و سنیت پر تصلب و پختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا۔
دوم:- دشمنانِ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

سے قطعی دور رہا۔ جیسے وہابی، دیوبندی، [illegible]، تبلیغی، ندوی، [illegible]، مرزائی، رافضی، مودودی وغیرہم

سوم۔ یہ کہ کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز ہرگز کبھی کوشش نہ کرنا۔ غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بتانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

حج و زیارت حرمین شریفین سے ہند میں تشریف آوری

اور بمبئی میں شاندار استقبالی جلوس

۱۰ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۵۱ء روز یکشنبہ کو صبح ۹ بجے بیلارڈ پیئر گودی پر ہزارہا سنی مسلمان بھائی حضرت کے استقبال و زیارت کو جمع تھے۔ دس بجے کے بعد حضرت بابرکت کسٹم سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے۔ مسلمانوں نے مسرت میں نعرہ اکبر و یا رسول اللہ کے نعرے بلند کئے۔ فلک شگاف نعرے بلند ہو رہے تھے۔ وہابیوں کے دل دہل رہے تھے ہار گلدستے پیش کئے گئے۔ اس وقت سنیوں کی فرحت و مسرت کی شان دیکھنے کے لائق تھی۔ بعدہٗ حسب اعلان کرافورڈ مارکیٹ سے جلوس مرتب ہوا۔ اور انجمن تبلیغ صداقت کی قیادت میں وہاں سے یہ جلوس بڑی شان و شوکت سے مسلم محلوں سے گذرتا ہوا ہزارہا سنی مسلمانوں کے مجمع کے ساتھ نعرہائے تکبیر و رسالت بلند کرتا اور حضرت شیر بیشۂ سنت زندہ باد و انجمن تبلیغ صداقت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ راستہ بھر پھولوں کے ہار پیش کرتا ہوا سنی بڑی مسجد مدنپورہ پر آ کر ختم ہوا۔ شب میں بعد عشاء مدنپورہ گھیلا بائی اسٹریٹ میں ایک جلسۂ تہنیت

منعقد ہوا جس میں تقریباً بیس ہزار کا عظیم الشان مجمع ہوا۔ گھیلا بائی اسٹریٹ کی تینوں گلیاں حاضرین سے بھری ہوئی تھیں۔ وہابی کوٹھوں میں دبکے ہوئے تھے جو سارے ہندوستان میں شور کر رہے تھے کہ مولانا حشمت علی خاں صاحب کو مکہ میں گرفتار کر کے گردن ماردی گئی اور آج وہ حضرت کو دیکھ رہے تھے۔ وہابیوں کی حسرت و ذلت کا عجیب عالم تھا جو کہہ رہے تھے کہ ہم جھگڑے کی بنا پر حضرت کا تیجہ اور دسواں اور بیسواں کر چکے تھے آج حضرت کا دیدار بھی کر رہے تھے اور بیس جل رہے تھے۔ بمبئی میں اس موقع پر ہیبت سے چار جلسے ہوئے اور چار دنوں میں حضرت نے بے مثال عرفان و ایمانی بیانات سے مسلمانانِ اہلسنت کے ایمانوں کو تازہ اور قلوب کو منور فرمایا

حضرت کے متعلق وہابیہ کی بے سروپا افواہیں

وہابیوں کی غلط اور بے سروپا افواہیں حضرت کے متعلق آج کوئی نئی بات نہیں۔ سنی بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ وہابیوں نے حضرت شیر بیشۂ سنت کے خلاف ایک بار نہیں بارہا غلط افواہیں اڑائیں اور سنیوں کو دھوکے دینے کی کوشش کیا۔ تین مشہور موقعے تو اپنے سنی بھائیوں کو میں یاد دلاتا ہوں۔ اول [illegible] والے حج کے موقع پر۔ دوم [illegible]ھ میں دوسری بار حاضری حرمین شریفین کے موقع پر۔ سوم۔ ذی الحجہ [illegible]ھ میں جبکہ حضرت علیل تھے۔ مگر طبیعت رو بصحت تھی۔ اور دہلی کے اخبار [illegible] جمعیۃ وہابیہ دہلی کے آرگن اور مددگار الجمعیۃ نے حضرت کا انتقال چھاپ دیا اور واقعہ تو یہ ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو جھوٹا مانیں (دیکھو فتاویٰ [illegible] اور جہد المقل [illegible]) اور رسولوں نبیوں کو جھوٹا مانیں (دیکھو تصفیۃ العقائد [illegible]) وہ خود کب سچ بول سکتے ہیں

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(خدا ہر سنی کو ان کے شر و مکر و فریب سے محفوظ رکھے) آمین

آستانۂ عالیہ قدسیہ رضویہ پر حضرت کی حاضری

اور بریلی شریف میں شاندار استقبال و جلوس

حضرت نے حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ عالیہ پر حاضری کا ارادہ فرمایا اور بمبئی سے بریلی شریف آمد ہوئی۔ بریلی شریف کے برادران اہلسنت نے بڑی شان سے حضرت کا استقبال کیا اور بریلی سٹی اسٹیشن سے شاندار جلوس کے ساتھ نعت شریف پڑھتے ہوئے حضرت کو آستانۂ رضویہ تک لے گئے اور پھر تہنیت کے اجلاس منعقد ہوئے جس میں حضرت کے مبارک و ایمان افروز و وہابیت سوز بیانات ہوئے۔

کانپور اور پیلی بھیت میں جلوس

بریلی شریف کے بعد کانپور کے احباب کی درخواست پر حضرت کانپور تشریف لے گئے۔ وہاں بزم قادری رضوی کے اہتمام میں حضرت کا بہت شاندار استقبال کیا گیا اور شہر میں بڑا جلوس نکالا گیا۔ بزریہ کرنیل گنج کے چوک میں جلسۂ تہنیت ہوا اور حضرت نے سنیت افروز نجدیت و وہابیت سوز بیان فرمایا۔ بدمذہبوں کے منہ کالے ہوئے اور سنیوں کے منہ اجالے ہوئے۔ بزریہ کے جلسہ میں لوگوں نے اتنا عظیم الشان مجمع پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

پیلی بھیت کے سنی مسلمانوں نے تو بڑی تیاری کی تھی۔ اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا اور جلوس کے ساتھ حضرت کو دولت سرا تک لے گئے۔ حضرت کے دولت کدہ پر اسی وقت محفل میلاد منعقد ہوئی اور خود حضرت نے بیان فرمایا۔ صلاۃ و سلام و دعا کے بعد حاضرین کو حرم شریف اور مدینہ طیبہ کی کھجوریں تقسیم کی گئیں۔

والحمد للہ رب العالمین

سن ۱۳۸۳ھ میں موضع محمد حسن ضلع فرخ آباد میں حضرت کو دیوبندیوں سے مناظرہ میں فتح حاصل ہوئی، اور سن ۱۳۸۳ھ میں آپ نے رسالہ مبارکہ الصولۃ الاحمدیہ عق وزن کے رد میں تحریر فرمایا۔

شیخ ملت کے خلفاء کے اسمائے گرامی

حضرت نے جب اپنے ذریعہ سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے اجراء کا خیال فرمایا تو سنیوں کے قلوب میں بیعت کا رجحان پیدا ہوا اور بے شمار سنی حضرت کے ہاتھوں بادۂ قادریت و برکاتیت و رضویت سے سیراب ہوئے۔ حضرت کے مریدین کے کئی رجسٹر چوری ہو گئے اور کتنوں کے نام بھی درج نہیں ہوئے۔ جو کاپیاں اب موجود ہیں ان کے لحاظ سے دس سے پندرہ ہزار کے قریب حضرت کے مریدین ہیں اور ان کاپیوں سے ہی حضرت کے جن خلفاء کے نام مجھے معلوم ہوئے وہ یہاں درج کر رہا ہوں۔ ان خلفاء کے ناموں میں ترتیب وہی ہے جو کاپیوں میں درج ہے

(۱) مولوی محمد سراج الدین بن مرشد غلام محی الدین صاحب دیم گام

(۲) مولانا مولوی محمد قدرت اللہ صاحب فیض آباد

(۳) جناب شیخ خیرات علی صاحب ابن صاحب دین ضلع سلطان پور

(۴) مولانا محمود افضل ابن شیخ مشرف علی بہار

(۵) مولانا مولوی محمد فصیح الزماں صاحب ابن حکیم محمد مسیح الزماں صاحب رنگون

(۶) مولانا عبد السبحان صاحب مانڈلے برما

(۷) ملا عبد الرحمن صاحب ابن رجب اسلام پورہ مالے گاؤں ناسک

(۸) مولانا مولوی ملک نیاز احمد صاحب ابن محمد اسمعیل صاحب بارہ بنکی مقیم کانپور

(۹) صوفی محمد یوسف صاحب حاجی بارہ بنکی مقیم مانڈلے برما

(۱۰) مولوی عبد السلام صاحب رنگون

(۱۱) مولوی سید نیاز احمد صاحب حسینی عرف اچھے فتحپور ہسوہ مقیم کانپور

(۱۲) حافظ سلطان احمد صاحب محمدی فتح پور ہسوہ
(۱۳) حافظ فضل الرحمٰن صاحب محلہ حاجری فتح پور ہسوہ
(۱۴) مولوی حافظ عبدالسلام صاحب فتحپور ہسوہ

(۱۵) مولانا شاہ محمد وحید الدین صاحب غازی پور
(۱۶) مولانا محمد طیب صاحب بانی فتح بہدوان
(۱۷) مولوی صدیق احمد ولد مولانا شاہ یار علی صاحب براؤں شریف
(۱۸) مولانا شمس الحق صاحب خطیب مسجد جنگا تیل ہوڑہ

حضرت نے لکھا ہے کہ ان چاروں حضرات کو سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ میں طالب کر کے خلافت و اجازت دی گئی۔ بارک اللہ تعالیٰ فیہم وعلیہم آمین
دوشنبہ مبارکہ ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۹۶ھ مقام فیض آباد

(۱۹) مولوی حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب بھاڑ پور بستی
(۲۰) مولوی صوفی حبیب اللہ پیپری بستی
(۲۱) مولانا مفتی احمد خان صاحب حافظ پور اعظم گڈھ
(۲۲) مولانا جلال الدین احمد صاحب تاجی ولد بابا عبدالصمد شاہ صاحب
ہیکی پور۔ ضلع رائے بریلی
(۲۳) مولانا سید احمد حسین صاحب عرف مولوی آرہ فیض آباد
(۲۴) مولوی محمد صدیق صاحب مومناواڑ سورت
(۲۵) مولانا نظام الدین صاحب مومناواڑ سورت
(۲۶) مولانا محمد سلیم صاحب صاحب ابن محمد عبداللہ سلطان پور
۲۷ مولوی شہاب الدین ابن مولانا شاہ عماد الدین صاحب سنبھل
(۲۸) مولانا مولوی محمد حنیف صاحب کانپور
(۲۹) مولانا عرفان احمد ابن مولانا جمال محمد صاحب رضوی جیا

(۳۰) مولانا غیاث الدین ابن مولانا شاہ عماد الدین صاحب سنبھل
(۳۱) مولوی محمد اسحق خان ولد محمد مصطفیٰ خان رائے بریلی
(۳۲) مولانا مولوی محمد ذکر اللہ صاحب بستی
(۳۳) حاجی سپہر سائل خان ضلع گونڈہ
(۳۴) محمد ادریس خاں صاحب
(۳۵) مولوی محمد سجاد حسین صاحب چمن گنج کانپور
(۳۶) حافظ خلیل الرحمٰن صاحب فتحپور ہسوہ
(۳۷) مولانا محمد شفقت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی بمبئی
(۳۸) علمدار سبیت المحرم ابوبکر صاحب ابن حاجی احمد ابراہیم والا بمبئی
(۳۹) مولانا محمد عزیز الرحمٰن صاحب بھاڑ پور بستی
(۴۰) مولانا عبدالرب احمد صاحب براؤں شریف ضلع بستی
(۴۱) مولوی محمد ادریس رضا خان صاحب ڈونڈہ جرنگ فرخ آباد
(۴۲) مولانا محمد شمس اللہ صاحب صدیقی پیپری بستی
(۴۳) مولانا عبدالجلیل صاحب فتحپور ہسوہ
(۴۴) محتاج صوفی حافظ شاہ بابا ضلع گونڈہ
(۴۵) قاری صوفی سید حسین علی صاحب ضلع بستی
(۴۶) حافظ محمد عمر صاحب اسکول بارہ بنکی
(۴۷) حافظ محمد محبوب علی صاحب ضلع گونڈہ
(۴۸) مولوی قاری قمرالدین صاحب ضلع گونڈہ
(۴۹) حضرت سید عبدالسبحان صاحب بہر گھاٹ فیض آباد
(۵۰) مولانا مولوی افتخار احمد صاحب نگر بستی
(۵۱) حاجی احمد حاجی عمر ڈوسا صاحب بمبئی
(۵۲) مولوی حافظ تجمل حسین صاحب اسلام پورہ مالیگاؤں

(۵۳) مولانا سید صغیر حسین صاحب پرتاپ گڈھ

(۵۴) مولانا حافظ قاری اشتیاق احمد خاں صاحب محبت پور مرادآباد

(۵۵) مولانا محمد بشارت بدر حسن خاں صاحب مرحوم برادر اکبر سجادہ نشین حضرت شیخ ملت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ

ضروری نوٹ: کاپیوں سے جو نام درج ہیں وہ یہ ہیں اس کے علاوہ جو حضرات ہیں اور کاپیوں میں ان کا نام درج نہ ہو سکا ہے وہ خود ظاہر فرمادیں۔

سایۂ دامان حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

ڈاکٹر حکیم محمد صدیق صاحب قادری برکاتی قاسمی رتلامی زید مجدہم[1] کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا ایک بہت بڑا سجا ہوا عالی شان دربار ہے اور بڑے بڑے بزرگ حضرات تشریف فرما ہیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا الحاج حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی خان صاحب بھی اس دربار میں تشریف لائے تو سب حضرات نے آپ سے بیان کرنے کی درخواست کی آپ نے بیان شروع کیا۔ بڑا ہی ایمان افروز بیان ہو رہا ہے۔ سب حضرات مسرور ہو رہے ہیں کہ ناگاہ ہمارے آقائے دوعالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس اجلاس میں تشریف لاتے ہیں۔ سب با ادب احترام سے کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام عرض کرنے لگے اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے پھر بیان شروع کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بکمال رحمت حضرت کو اپنی عبائے اقدس کے دونوں دامان مبارک میں چھپا لیا اور اسی شان سے حضرت بیان فرماتے رہے تمام حضرات بیان سنتے رہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تبسم کناں جلوہ فرما رہے۔ بہت دیر تک یہ جلوہ دیکھتا رہا پھر

---

[1] محترم ڈاکٹر صاحب بہترین مبلغ تھے اور اپنے دواخانے میں بیٹھے بیٹھے سنیت کی اشاعت کا کام کرتے رہتے تھے چند سال ہوئے موصوف کا انتقال ہو گیا۔ مولا عزوجل مغفرت فرمائے آمین
(منصور رضوی)

آنکھ کھل گئی۔ صبح کا وقت تھا اٹھا اور وضو کیا نماز فجر پڑھی مگر اس خواب یاد کرکے لطف اندوز ہوتا رہا۔

یہ خواب ڈاکٹر صاحب نے اس دور میں دیکھا تھا جبکہ بہت سے مدعیان سنیت حضرت کی حق گوئی و حق پسندی کی بنا پر خلاف ہو رہے تھے۔ یہ مبارک خواب بتا رہا تھا کہ وہ تو میرے دامان کرم کے سائے میں ہیں۔ میرے پیارے علما کی حمایت میں ہیں اور یہ کہ حق پر ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین

حضرت مولانا حسن میاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کرتے ہیں

وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مخالف اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا جو میرے دامن میں ہو اور یہ بھی کہ ایسے شخص کی عظمت و بزرگی کو کون پہنچ سکتا ہے جو آقائے دوعالم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامان کرم میں ہو۔

ایک اور بشارت

مولوی حافظ محمد عمران صاحب قادری برکاتی رضوی مصطفوی نے اس دور میں جبکہ مجلس کے مقدمہ کا فیصلہ ہونے والا تھا اور حضرت فیض آباد گئے ہوئے تھے خواب دیکھا کہ صبح صادق ہو چکی ہے۔ نماز پڑھنے کو گھر سے چلے باہر نکلے تو سنا کہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ بھی نیاز حاصل کرنے چلے دیکھا کہ بڑی شان سے جلوس آرہا ہے اور حضور اعلیٰ حضرت بہت فرحاں و مسرور ہیں۔ میں نے بڑھ کر سلام عرض کیا اور دست بوسی اور قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضور والا! مولانا حشمت علی خان صاحب کے فتح و ظفر یاب ہونے کی دعا فرمائیں۔ تو حضور اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا میں اس مقدمہ میں ان کی فتح مبین اور وہابیہ کی شکست مبین کی مبارکباد دینے ہی تو آیا ہوں۔ مولانا کو فتح ملے گی اور وہابی ذلیل ہوں گے۔ پھر میں نے کچھ مسائل

لیگ وکانگریس جھگڑے کے متعلق دریافت کئے۔ سرکار مفتی اعظم نے ان کے وہی جواب ارشاد فرمائے جو مولانا حشمت علی صاحب قبلہ نے دئے تھے اور مولانا کی تائید فرمائی۔ پھر فجر کے اذان سے میری آنکھ کھل گئی اور یہ مبارک منظر غائب ہوگیا۔ نماز فجر پڑھی۔ آج جو نکر فیض آباد میں فیصلہ کی تاریخ تھی بعد نماز حضرت مولانا طیب صاحب کے پاس حاضر ہو کر خواب سنایا حضرت بہت خوش ہوئے اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ جو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے بشارت دی ہے ایسا ہی ہوگا۔ حضرت شیر بیشہ سنت مع خدام کامیاب و بامراد و دلشاد اور وہابی دیوبندی ذلیل ہوئے۔ منصور و بامراد و دلشاد ہوئے۔ پھر جب میں فیض آباد سے مبارکپور کا ٹیلیگرام موصول ہو سنی حضرات یہ بھی دیکھیں کہ علوم اولیاء کی کیا شان ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ حضرت شیر بیشہ سنت کی کیا شان تھی۔ وہ نائب حضور مصطفیٰ ویز شیر خدا آئینہ جمال وجلال غوث الوریٰ مظہر رشد اعلیٰ حضور احمد رضا تریسٹھ سال ۱۳۸۰ھ میں رہ کر اور دین مصطفیٰ کی خدمات انجام دیتے ہوئے ہم سے رخصت ہوگیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

بھیساوہ اور سنہٹیا میں مناظرے

بھیساوہ اور سنہٹیا ضلع گونڈہ میں جو حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مناظرے ہوئے وہ بھی تاریخی مناظرے ہوئے اور ان مناظروں میں بھی حضرت کو روشن ترین کامیابی حاصل ہوئی وہابیہ دیوبندیہ ذلیل ہوئے

بازار باغ دھانے پور میں مناظرہ

حبیب اللہ بہرائچی کی وہابیت طشت ازبام

مقام بازار باغ دھانے پور ضلع گونڈہ میں ایک شاندار مناظرہ ہوا اور اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ مولوی حافظ محمد محبوب علی خان قادری برکاتی رضوی حشمتی

نے حبیب اللہ بہرائچی کو ایک رجسٹرڈ خط بھیجا جس کا مضمون تھا کہ اگر جب مرحب تشنہ ہو کو جلسہ بازار باغ میں آکر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دو کیونکہ آپکے پیشوا اور مقتدی مولوی عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتاب بنام مختصر سیرت نبویہ کے صفحہ ۲۲ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس برس کی عمر شریف تک ایمان و تہذیب و اخلاق کی ہر خوبیوں سے قطعاً صفا جیسے لکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سخت ترین توہین اور قرآن پاک کی صریح تکذیب کی ہے جس سے خود کاکوروی صاحب کافر و مرتد ہیں اور اس کفری عبارت کو حق ماننے والے سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ کافر و مرتد ہو گئے۔

حبیب اللہ بہرائچی نے یہ رجسٹرڈ خط پڑھ کر مناظرہ کی مصیبت سے بچنے کی یہ صورت سوچی کہ بازار باغ پہنچ کر ایک عریضہ ایک سو پچاس روپے پورے بارہ بجے کا مطالبہ کریں گے اتنی رقم غریب سنی دے سکتے نہیں ہیں ہم مناظرہ کئے بغیر کامیابی کے ساتھ بستر مناظرہ سے فرار ہو جائیں گے کہ سنیوں نے ہمارا خرچ ایک سو پچاس روپے بارہ بجے نہیں دیا تو ہم مناظرہ کیا کرتے شیر اہلسنت کو کیا معلوم کہ حبیب اللہ کو یہ رقم نہیں دی

جیسے ہی دیوبندی مولویوں نے عبدالسلام بن عبدالشکور کاکوروی و محمد صدیق وانعام الحق وکلیم اللہ بہرائچی و نسیم اللہ بہرائچی وغیرہم پندرہ دیوبندی مولویوں کو اپنی پشت پناہی کے لئے لیکر بازار باغ پہنچے اور جلسہ گاہ میں منہ لپیٹ کر چپ چاپ بیٹھ گئے تو سنیوں کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ حبیب اللہ تم مقرر ہو لوگوں میں تقریریں کرتے ہو اور خود کو سنی بتاتے ہو تم پر وہابیت دیوبندیت کا الزام ہے اب تمہاری وہابیت ظاہر ہوگئی۔ تمہاری وہابیت پر ہی بحث ہے تم اگر سچے ہو تو حضرت شیر بیشہ سنت کے سامنے آؤ۔ وہابیت دیوبندیت کے عیب سے اپنی صفائی دو۔ بار بار سامنے آنے کا مطالبہ ہوا مگر تم کے لڈو کھائے چپ سادھے بیٹھے رہے اور سارے بے پانچ گھنٹے کے مکالمہ میں حضرت شیر بیشہ سنت کے سامنے

ایک حرف بھی بول نہ سکے بالآخر ان کے مستقل کتابیں کر کلیم اللہ ہیراجی کھڑے ہوئے اور بولے کہ حبیب اللہ ہیراجی صاحب کا سفر خرچ ایک سو پچاس روپے پورے بارہ آنے دیدو تب مناظرہ شروع ہوگا۔ دوسرا ایک گھنٹہ اسی بحث میں ضائع کر دیا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے ارشاد فرمایا۔ عام طور پر مشہور تھا کہ ایک روپیہ دو روپیہ یا پانچ روپے ہوتی ہے۔ حبیب اللہ صاحب کی ضد دکھائی اتنی مہنگی ہم نے دیکھی نہ سنی۔ یہ مناظرے سے بھاگنے کے لئے کھلی ہوئی چال نہیں تو کیا ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس مناظرے میں احقاق حق و ابطال باطل کی پوری جلوہ گری ہو اور خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چاہیں تو حبیب اللہ اور ان کے ہم رقادہ کو کفریات وہابیہ دیوبندیہ سے توبہ و اسلام وسنیت نصیب ہو اسلام وسنیت وہ عظیم دولت ہے جس پر ایک سو پچاس روپے پورے بارہ آنے کیا چیز ہے ہفت اقلیم کی دولت ہو تو وہ بھی اس پر قربان ہے یہ بات آپ لوگوں کی کتنی گندی اور گھنونی ہے کہ جب تک ایک سو پچاس روپے پورے بارہ آنے ہماری جھولی میں نہ ڈال دو گے ہم تمہاری حق بات بھی ہرگز نہ سنیں گے۔ اس پر کلیم اللہ ہیراجی سخت نا کر تالوں کی دھمکی دیتے ہوئے بیٹھ گئے۔ آخر میں کلیم اللہ نے دیوبندی مولوی کے سنہ دور عبد السلام ابن عبد الشکور کاکوروی کے مناظر ہونے کا اعلان کر دیا اہلسنت وجماعت کی طرف سے حاجی اکرام الدین صاحب کے صدر اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے مناظر ہونے کا اعلان ہوا اور دیوبندی مناظر صاحب سے تقریر کے لئے مقرر ہوئے۔

دیوبندیوں نے اس کے بعد سنیوں کو دھوکہ دینے کے لئے پھر ایک چال چلی کہ مسئلہ رسالت یا رسول اللہ بلند آواز سے پکار اور سارے مولوی کھڑے ہو کر دست بستہ باادب صلاۃ وسلام یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک پڑھنے لگے تاکہ دھوکے ہوں گے ان پڑھ عوام … میں مبتلا ہیں اور دیوبندیوں وہابیوں کو بھی سنی سمجھیں۔ مگر شیر حق کے آگے ہو مکر دیگر کی چال نہیں چلتی۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فوراً کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ

مسلمانو دیکھو یہ دیوبندی وہابی رسمت سنہ میں تقسیم کر کے صلاۃ وسلام میں یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک کے ساتھ پڑھ کر … پکار کر یہ قیامہ گنگوہی صاحب کی بنا پر کافر و مشرک ہوئے بلکہ تقویۃ الایمان صفحہ کی بنا پر ابو جہل کے برابر کافر و مشرک ہو گئے … سے پڑھو … میں مشرک کر رہے مسلمانو اس … کے … اس وقت سارے یہ مولویوں کی شرمناک صورتیں قابل دید تھیں … کی چال ناکام ہو گئی اور شکست ظاہر ہو چکی تھی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے مناظرہ … عبد الشکور کاکوروی تمہارے باپ نے اپنی ناپاک کتاب مختصر سیرت نبویہ کے صفحہ ۲۲ پر لکھا کہ "اخلاق محاسن کے یہ جوہر ہیں۔ تہذیب اخلاق، تدبیر منزل، سیاست مدن۔ ان تینوں سے بے تعلقی واجتناب … جب آپ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ کتاب الٰہی کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے تو … محاسن سے آپ کو کیونکر آگاہی ہو سکتی تھی۔" اس ناپاک ملعون عبارت میں تمہارے باپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر شریف تک معاذ اللہ تہذیب سے بے بہرہ … تمام … سے … کھلی ہوئی گستاخی … ملعون کفر ہے اور اسی کفر و ارتداد کی وجہ سے تمہارا باپ کاکوروی کافر و مرتد ہے اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت ہوا ہے دیوبندی مناظر عبد السلام بن عبد الشکور کاکوروی اپنے باپ کا یہ کفر و ارتداد نہ اٹھا سکا۔ موافق مخالف نے دیکھا کہ کاکوروی کتنا بڑا کافر و مرتد ہے اور اس کا بیٹا کیسی شان … کہ اس کے سامنے اس کے باپ کو کافر و مرتد کہا جا رہا ہے اور وہ اس کا کفر و ارتداد نہ اٹھا سکا نہ … سکتا ہے پھر کاکوروی کے کفر و ارتداد کا ثبوت زبانی سنایا نہیں بلکہ اس کی کتاب دکھا کر تحریری ثبوت پیش کیا جا رہا ہے مگر بیٹا … کاکوروی کا حامی … و حبیب اللہ ہیراجی اپنے باپ اور بیٹا کا اسلام ثابت نہ کر سکا۔

عبدالسلام اپنے باپ کو جماعت اللہ سمجھ کر اپنے بیٹوں کو الزام کفر سے بری نہ کر سکے حضرت
شیر بیشۂ سنت نے حفظ الایمان تھانوی کی صفحہ ۸ اور صفحہ ۹ کی کفری عبارت
اور براہین قاطعہ گنگوہی و انبیٹھی صفحہ ۵۱ کی تحقیق اور کفری عبارت اور تحذیر الناس
نانوتوی کی صفحہ ۳ و صفحہ ۱۴ و صفحہ ۲۸ والی عبارات کفریہ اور حسام الحرمین شریف
کی کفری عبارت پیش کر کے فرمایا کہ ان عبارات کفریہ کی وجہ سے بحکم شریعت یہ
مذکورین ایسے کافر مرتد ہیں کہ ان کے کفریات پر یقینی اطلاع کے باوجود ان کو کافر
و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے ایسے لوگوں کی مدح میں جو پڑھا جائے ان کی تعریف میں
پڑھیں ان کو ماہ سما حسام الحرمین کے ہاتھ کا دیکھ حسام الحرمین دیوبندی عبدالسلام مبہوت
ہو کر رہ گیا جواب نہ دے سکا۔

ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۹۶ کی عبارت کا حضرت نے جب مطالبہ فرمایا کہ اصل عبارت
دکھاؤ تو سارے دیوبندی علماء کی آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئیں اور ملفوظات شریف
کی تمام جلدوں میں اس عبارت کا نام و نشان نہ دکھا سکے۔

دیوبندی مناظر عبدالسلام نے حدائق بخشش حصہ سوم کے چند اشعار پڑھ کر
حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی توہین کا الزام لگایا۔ معاذ اللہ

حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس کا دندان شکن جواب دیا کہ یہ اشعار جو آپ نے
پڑھے ہیں یہ اشعار حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان مبارک
میں ہرگز ہرگز نہیں بلکہ ام زرع کی گیارہ کافرہ دیہاتیوں کے متعلق ہیں جن کا ذکر قصہ
صحیح مسلم شریف میں ہے جس کی طرف حدائق بخشش حصہ سوم کے اس شعر میں اشارہ ہے

یاد وہ مجمع رنگین عروسان قصہ ٭ اور بیان کہ چھپ بیٹھیں گی حالت شوہر

کاتب کی غلطی سے یہ شعر بے ترتیب الٹے ہو گئے

(۱) پھر بھی کلام کے درمیان دو جگہ رشتے حق قسم سے لفظ علیحدہ لکھا ہوا ہے
(۲) پھر اس کا مقطع بھی نہیں ہے

یہ معلوم ہو گیا نہیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ کلام غیر مرتب اور نامکمل ہے لہٰذا جو لوگ ان اشعار
کو جو دیوبندی سیدہ ام المومنین کی شان میں بتاتے ہیں وہ خود حضرت ام المومنین کی
توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس کا الزام حضور اعلیٰ حضرت قبلہ پر لگاتے ہیں۔ الہٰا یہ
دیوبندیوں کی جہالت اور بےحیائی ہے۔ یہ سن کر دیوبندیوں کے چہروں پر جو ہوائیاں اڑ رہی
تھیں وہ دیکھنے کے لائق تھیں

عبدالسلام ملفوظات و حدائق بخشش حصہ سوم سے کچھ پڑھ کر حضور سیدنا اعلیٰ
حضرت قبلہ پر کفر و ارتداد کا الزام لگانے لگا اور اکابر دیوبند کے کفریات سے جان بچانے کا
راستہ تلاش کرنے لگا۔

حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا پہلے اکابر دیوبند کے کفریات اٹھاؤ اور ان کو
قبول کر کے مسلمان بن جاؤ پھر کچھ اور کہو۔ تم تو دیوبندیوں کے کفریات اٹھاتے نہیں بلکہ دوسروں
پر الزام لگانے لگے اور اگر سننا ہے تو سن لو ملفوظات کو صاحب ملفوظات خود مرتب
نہیں کرتا بلکہ اس کے خدام و مریدین و معتقدین اس کے ملفوظات سن کر دربار شریف سے
جب اپنی جگہ واپس آتے ہیں تو جو کچھ سنا ہوا یاد ہوتا ہے اس کو اپنے الفاظ میں قلمبند
کرتے ہیں۔ وہاں دربار میں دو ایسے شخص گزرے ہیں جنہوں نے پرنٹنگ کا پیکٹ
لے کر یہ ملفوظات مرتب کرنے اور اس کا باقی عمدہ منظم ہو تیار ہو گیا۔ ولی جب یہ
کے نیچے مجلس سید احمد سے ان کا اہتمام کیا۔ دیکھو سیرت سید احمد طبع دوم۔ اور دوسرے
مولوی اشرف علی تھانوی نے برٹش گورنمنٹ سے چھ سو روپیہ ماہوار لے کر یہ ملفوظ
لکھنے کے لئے خادم رکھے اور باقی عمدہ اس کی دیکھ بھال کی۔ دیکھو مولوی اشرف علی تھانوی کے
ملفوظات۔ ملفوظات پورے جب کتابت میں لکھے گئے تو بعد طبع ہو جاتے ہیں اور
ہو سکتا ہے کہ اصل مطلب یا لفظ رہ گیا ہو تو کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حدائق بخشش
حصہ سوم بھی خود اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ حیات ظاہری میں
چھپی نہیں بلکہ خود حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے مرتب نہیں فرمایا۔ تقریباً وصال شریف
کے تیس برس بعد چھپ پایا۔ اگر بالفرض کوئی ایک شعر کے ہم معنی ہیں۔ معاذ اللہ

مقصود تحریف یا صدق گستاخی حضور سرور عالم ہی کچھ ہے تو ..... یاد رہے کہ یہ رسالہ کا الزام ترتیب دینے والے پر ہی ہوگا۔ حضور سید اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عبارت میں کہیں تحریف کوئی اور ہرگز ہرگز نہیں آسکتی۔ مخالف ان کے برعکس آپ کے خصوصیت تھی کہ گنگوہی و نانوتوی و تھانوی وغیرہ کی عبارات کے مطالعہ کے حکم میں لگے بلکہ حسام الحرمین ..... ہے کہ گنگوہی و جہد نقل حضرت مفتی ..... کفریہ پر عدو ..... کا حکم شرعی لگاتے ہیں ..... ان کی حرکتہ ..... جو حوالوں کی مدد گی میں ..... مولیٰ اور ان کی مدد گی میں ..... دیا گیا ..... سالہ دیو بندیوں کو بھیجے گئے ..... کو بلا سکے گئے .....، ہوئے، ..... آپ کے ..... پاک کی ہے۔ ..... اپنے ہی پریس میں چھاپ ..... شائع کی ..... بھی مت لع ہو رہی ہے۔ پھر بھی ہم اہلسنت کو آپ کافر جانے کے لئے مسود تحریف و صدق گستاخی حضور سرور کی عبارتوں کو پیش کرتے ..... تک سے ..... ہی ..... کی گستاخی ثبوت دیتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ وہ صاحبوں کو آج یہ لوگ کافر کہتے ہیں مگر کفر کی مہر نہیں لگاتے۔ آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی ..... نمبر ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

یک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے
پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی؟
فرمایا ہاں ..... ہم ان کو کافر نہیں
کہتے۔ اگرچہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں

اس کا صاف اور صریح مطلب یہ ہوا کہ دیو بندیوں کی نماز ..... اہلسنت کی اقتداء میں ہو جائے گی کیونکہ حضور ..... حضرت ..... کے

متبعین الحمد للہ مسلمان ہیں اہلسنت میں خود تھانوی کے نزدیک بھی مسلمان ہیں اگرچہ کسی بریلوی کی ..... دیوبندیوں کے پیچھے خود تھانوی ..... ہوگی کیونکہ مسلمان ..... اہلسنت کے ..... دیو بندیوں کے ..... ہیں۔ ..... ہم کو کافر کہتے ہو تو تھانوی جی ہم مسلمان اہلسنت کو مسلمان کہہ کر ..... سے کافر ہو گئے ..... ان کو مسلمان کہہ کر ..... سے کافر ہو گئے جبکہ ..... قرآن و تکریم حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ..... مسلمانوں ..... کافر کہہ کر خود کافر ہو گئے تو تھانوی ..... ہی کا کافر ..... ہو گیا ..... پیچھے ..... ہو گئے ..... دیوبندیت ..... مسلمان ..... پھر ایک ..... دیوبندی کا ..... سے نکلا۔ ہے

پہلے سے حبیب کو پکار ..... ہی کا نام لے
واں سلسلے میں آ۔ ..... بھول تھا ہے

..... سلام نے ان کا جواب تو دیا پھر ..... کہا کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر ..... معاف ہیں اس کو علماء مرشد ..... کافر لکھا ہے۔ ..... پھر ایک ..... کہا تو حضرت ..... سے کہا کہ ..... مولوی صاحب یہ ..... کر کہنے ..... کہ علماء ..... لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ مجھ پر ..... معاف ہیں وہ کافر ہے۔ ..... اس مطالبہ پر گھبرا گیا۔ چہرہ فق ہو گیا ..... کہہ کر یہ ..... کہ ..... کہا تھا کہ جو شخص کہے کہ مجھ پر نماز معاف ہے وہ کافر ہے ..... شور مچانا شروع کر دیا اور ہنگامہ برپا کر دیا۔ جب ..... گڑبڑ شروع ہوئی تو حضرت ..... سے فرمایا کہ اب یہ مناظرہ تحریری ہوگا ..... کر ..... کا موقع ..... کا موقع ہے ..... معقول ..... کی وجہ سے تمام دیو بندیوں کا دم نکل گیا اور اس ..... جھگڑا ..... لگے تو ..... کو امن قائم کرنے کے لئے مداخلت کرنی پڑی .....

نے اس طرح روزگر دیا بدعتیوں کی مشکل کشائی کی۔ وہابیوں دیوبندیوں کی جان چھوٹی دیکھو بیا سنے جیرے سے بدھو گھر کو آنے کا وظیفہ پڑھتے ہوئے سامنے بھاگ کھڑے ہوئے اور اہلسنت کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

حبیب اللہ علیہ السلام اور ان کے دیوبندی وہابی ملکر بھی طواغیت اربعہ دیوبندیہ وغیرہ کی کفریات نہ اٹھا سکے ان کا اسلام ثابت نہ کرسکے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس مناظرہ کی مختصر کیفیت اس طرح کی کچھ تفصیل اس وقت پوسٹر کے ذریعہ شائع ہو گئی تھی۔ اس کی تفصیلی روداد چھپ جاتی تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ مند ہوتی۔

حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق حضرت نے دیوبندی مکاروں شرو کے رد میں ایک سوال کے جواب میں فتویٰ بنام تاریخی مرح کید الخبثاء تحریر فرمایا جو لاجواب ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ میں سارے وہابیہ دیوبندیہ کی منظم سازش کے تحت دیوبندی انقلابی فتنہ اٹھایا گیا۔ بہت سے سنی نما مطلب پرستوں ضمیر فروشوں نے اس آگ کو بھڑکایا۔ الوارث کے ایڈیٹر نے اس آگ پر پٹرول چھڑکا۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حضرت شیر بیشۂ سنت پر دیوبندیوں کا آخری مقدمہ

محرم الحرام ۱۳۷۳ھ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کے مبارک بیانات بمبئی میں ... بلڈنگ کے سامنے انجمن خدام چشتیہ کے زیر اہتمام ہو رہے تھے۔ ۴ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۵۳ء شنبہ کو شب میں دیوبندیوں کی طرف سے ایک وہابی نے

---

۱ دین سے غداری کرنے کی سزا بھی الوارث ایڈیٹر کو ملی، وہ ایسی عبرتناک موت ہوئی کہ اس دور کے جو حضرات آج زندہ ہیں وہ اس خوفناک موت کا ذکر کرتے ہوئے مرتعش ہوتے ہیں۔ اللھم عافنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ آمین۔ حشمتی بمبئی

مسلمانوں کیا کہ آپ کے محبوب ذی محبوب علی خان نے حضرت ام المومنین کی شان میں گستاخی دیے، ردی کی ہے اس پر کیا حکم ہے؟ دیوبندیوں پر حد میں فتویٰ لگائیں جیسے یہ گھر کی خبر لیں اور صفائی پیش کریں (یہ وہ دور تھا کہ بمبئی کے بڑے بڑے دنی ز انقلابی فتنہ سے مرعوب ہو چکے تھے۔ اور حاسدین خوش ہو رہے تھے) حضرت نے بہت ہی شجاعت اور سنجیدگی سے وقری سے جواب دیا۔ اور فرمایا کہ الحمد للہ میرے بھائی نے اپنی خطا کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت صفائی سے یہ توبہ کا اعلان کیا اور اس کو شائع بھی کر دیا۔ واقعہ نے شعر کی تدوین کرنے میں شرم کی حالانکہ غلطی کاتب کی ہے کہ اس نے ان اشعار کو بے ترتیب لکھ دیا پھر بھی مولانا محمد محبوب علی خان قادری کلمہ پڑھنے کے بعد اپنی توبہ شائع کر دی۔

تم اپنے گھر کو دیکھو کہ تمہارا حکیم الامت تھانوی کیا کہتا ہے یہ دیکھو رسالہ الامداد تھانہ بھون ماہ صفر ۱۳۳۵ھ میں تھانوی جی کا ایک خط بنام المکتوب المدینۃ للقلوب المنیبۃ چھپا ہے اس میں لکھا ہے کہ

> ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئے گی اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے۔

مسلمانو! ہزار افسوس، بے شمار افسوس اس چودھویں صدی کے حکیم الامت کو حضرت سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ادب اور عظمت و احترام بھی نہ رہا۔ بے غیرتی نے غیرت آدمی اپنی ماں کو خواب میں

سمجھ کر تعبیر دے دی جسارت نہیں کر سکتی۔ سن کی اسی سن وصال کی مناسبت سے شادی ہو جائے گی۔ ... کہ شاید کوئی بھی تعبیر نہ کرے گا مرحوم تھانوی کی غیرت و حمیت اس درجہ پہنچ گئی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ... پاک پر ہماری ماؤں کی جانیں قربان مگر تھانوی خوب سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی مائیں ہیں اور یہ مسلمان ہی کب ہیں۔ ... اب آپ غور کریں کہ تھانوی بارگاہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کتنا گستاخ بے ادب ہے۔ معاذ اللہ

چالیس سال سے یہ تو ہیں [illegible] لیکن ناموس رسالت کے تحفظ کا دعویٰ کرنے والوں نے حضرت سیدہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت و عظمت کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے اس ناکارہ کمیٹی کو اس پر کچھ بھی غصہ نہیں آتا بلکہ ایسی گندی نگاہ کو بھی سر آنکھوں پر رکھا ہے اور اپنی معصوم گستاخی لکھنے والے کو اپنا حکیم الامت مان رہی ہے۔

سنی مسلمان بھائیو! سچا ایمان والا کبھی اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسی گستاخی کو ... کرنے والوں سے ...

اور دیکھو مولوی اشرف علی تھانوی کے جانشین عبدالماجد دریابادی کی کتاب حکیم الامت مطبوعہ مطبع معارف اعظم گڑھ کے صفحہ ۵۶ پر اپنے پیر تھانوی کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں۔

> ایک شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں حاضر ہیں۔ وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ میں انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ الحمد للہ ... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی۔ تصویر بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور دیکھتے ہیں۔ کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں۔ اب یہ بڑے غور و

> حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ شکل و صورت وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں

اس کے بعد پھر اسی خواب میں تھانوی صاحب کی نئی بیوی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیوی اور خود تھانوی جی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاص مثال ... دیا گیا ہے۔ پھر اسی کے صفحہ ۵۷ پر تھانوی صاحب نے اس کی یہ تعبیر دی کہ

> خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں مگر رؤیائے صالحہ کا جزو نبوت میں سے ہونا حجت شرعیہ سے ثابت ہے۔ کسی کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا شرعاً مامون ... کسی کی حضرت عائشہ کی بشارت ہے ... کی ... صالح کی طرف

العیاذ باللہ تعالیٰ تھانوی صاحب کی نئی بیوی کے سیدہ عائشہ صدیقہ ہونے کا خواب بنایا جائے اور تھانوی جی یہ کہہ کر خوش ہوں کہ میری نئی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ کی وارث ہے۔ اپنی نئی بیوی کو عائشہ صدیقہ کہا جا رہا ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ آہ ... کسی بیوی کو ... عائشہ صدیقہ بتایا جا رہا ہے اور آسمان ایسی گستاخی پر پھٹ نہیں پڑتا۔ ... پتھر نہیں برستے۔ مگر ... دیوبندی ... ناموس رسالت کے تحفظ کے نام ... اتنی غیرت نہیں کرتے کہ تھانوی جی نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیسی سخت شدید گستاخی و بے ادبی کی ہے ...

---

۱ اس ... حضرت ... اس کا ... نام ... کی طرف اشارہ ہے۔ ...

مانند تعالیٰ اور تھانوی کی تعلیمات دیکھو کہ کیا گیا ہے کس پر
سرورِ کونین شریف۔ معاذ اللہ۔ ایسی گستاخی پر خوش ہونے کی جسارت علم
سے جرأت ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ گستاخی وہ ہے کہ ایک حق
دیا جا رہا ہے۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم تو تھانوی نے جو گستاخی
بے ادبی کی اور دوسروں کو توہین کرنے کی تعلیم بھی دی۔ اور حیرت ہے کہ ان شرفا سے
اس کو جو شریعت یا کسی دیوبندیوں سے ان کے خلاف کوئی ایک تحقیق کیا ہو کریں گے
اگر نہیں تو کیوں نہیں۔

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ
پریس دہلی صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں۔

> "سب آپس میں سب بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ
> بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی
> تعظیم کیجئے۔" پھر ایک سطر کے بعد لکھتے ہیں
> "یعنی جتنے اولیاء اور امام زادے، پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب
> بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے
> بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہیں ہم کو
> ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔"

اس گندی عبارت میں صاف طور پر کھلے لفظوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کو بڑا بھائی اور اپنے کو چھوٹا بھائی کہہ دیا۔ اور صاف صاف کہہ دیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بس اتنی تعظیم کرنا چاہئے جیسی چھوٹا بھائی
بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ بڑے بھائی کی بیوی چھوٹے بھائی
کی بھابی ہوتی ہے تو اس عبارت کو لکھ کر تمام مسلمانوں کی محترم و معظم و مقدس مائیں یعنی
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

کو دیوبندی مذہب کے پیشواؤں نے اپنی بھابی بنا دیں (معاذ اللہ
معاذ اللہ) قرن گزر گئے۔ کچھ بیت چکے ہیں۔ ناپاک کتاب میں یہ ملعون گستاخی
شائع ہو رہی ہے۔ اس پارٹی کے کرتا دھرتا، دیوبندی وہابی ملاؤں کو یقینی طور
پر اس کی اطلاع بھی ہے لیکن آج تک ان میں سے کسی کی زبان کسی کے قلم سے اس کے
خلاف ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔ اس پوری پارٹی کے ممبران کی تمام نام نہاد غیرت اسلامی
کو کچھ بھی جوش نہیں آتا۔ سب کے ہاتھوں میں قلم ٹوٹ گئے ہیں۔ سب کی زبانیں
سوکھ گئی ہیں۔ آہ! آہ!! آہ!!! حضرت امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن
کو دیوبندی عقیدہ، وہابی اعتقاد (معاذ اللہ) اپنی بھابی بتائے اور اس
پارٹی کو اس کے حق میں کچھ بھی غیرت نہ آئے۔ اور ایسی شدید گستاخی کو یہ بے غیرت
پارٹی اپنے لئے خیر دنیا سمجھے اور ایسی ملعون گستاخی لکھنے والے کو اپنا مذہبی مقتدا
ٹھہرائے۔ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ ستا ہے ایسے ظالموں پر واحد
قہار کی اور جملہ علماء کی لعنت اور پھٹکار۔

اور ... مولانا محمد حبیب علی خان ... نے ... کاتب کی غلطی
سے قصیدے کے اشعار بے ترتیب چھپ جانے کی جب اطلاع پائی تو فوراً
اپنی توبہ شائع کر کے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے
دربار رحمت میں بھی توبہ کرلی۔ حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی سرکار کرم میں بھی معافی مانگ لی۔ مسلمانان اہلسنت کی خدمات میں بھی معافی طلب
کی۔ حضرات علمائے اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اس معافی کے شرف
قابل قبول ہونے پر متفق علیہ شرعی قرآنی فیصلہ صادر فرما دیا۔ اس کے علاوہ ماہنامہ
سنی لکھنؤ اور اخبار ہندوستان بمبئی میں بار بار اعلانات شائع فرمائے کہ

> ان تینوں شعروں کا حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ
> عنہا کی کنیزان سرکار بلکہ آپ کی خاک نعلین پاک سے بھی ہرگز
> دور کا بھی تعلق نہیں۔

اور کتاب کا دوسرا ورق صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوا کر شائع کر دیا اور یہ اعلان بھی کسی پارہ روزنامہ میں چھپوا دیا کہ

> کتاب مذکورہ کا دوسرا ورق صحیح ترتیب کے ساتھ چھپوا کر ہم نے شائع کر دیا ہے کہ جن صاحبوں کے پاس وہ کتاب موجود ہیں تو کتاب میرے پاس بھیج کر قیمت واپس طلب کیجئے یا ورق نکال کر جا ہئے کہ وہ بلا ترتیب چھپا ہو، ورق کتاب سے نکال کر میرے پاس بھیج دیں اور صحیح ترتیب کے ساتھ چھپا ہوا ورق مجھ سے منگا کر کتاب میں لگا لیں

تو اب شرعاً موصوف پر کوئی بھی الزام نہ رہا۔ یہی قرآن پاک کا ارشاد ہے اور یہی حدیث شریف کا فرمان ہے۔ یہی علمائے اہلسنت کا مسلک علیہ فتوے شرعیہ ہے۔ ورنہ علماء جو قرآن عظیم و حدیث کریم کے خلاف ہو ہرگز قابل قبول نہیں۔ ایسی من مانی شریعت والے علماء کی شرع مطہرہ کے نزدیک کچھ قدر و قیمت نہیں۔ افسوس اسی لاعلاج عمل ولاعلاج توبہ کرنے والے کے خلاف گالیوں، دشنام کا محاذ قائم ہے۔ توبہ ستر سہیر کر گندی گالیوں اور ناپاک دھمکیوں میں اڑایا جاتا ہے۔ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔

سنی مسلمان بھائیو، بہنو! یہ گزرے ہوئے فتنہ و فساد کے دور ہیں جس اختلاف ودلائل سے اللہ تعالیٰ توفیق دے آمین۔ اس مبارک ایمان افروز باطل سوز بیان کو سن کر سنی مسلمانوں کے چہرے کھل اٹھے۔ دیوبندی وہابی، غیر مقلد پروپیگنڈہ کے قرآنی پہاڑ پاش پاش ہو گئے۔

دوران تقریر پھر ارشاد فرمایا۔ سنی بھائیو! سنو اور خوب غور سے سنو کہ حدائق بخشش حصہ سوم کا نام لے کر برادرم مولانا مفتی محمد محبوب علی خان صاحب کے خلاف اس زور و شور اور منظم سازش کے تحت جو پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور توبہ و معافی کے بعد بھی ختم نہیں ہوئے بلکہ اور زور پکڑ رہے ہیں اس کی اصل وجہ تو اور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس طرف قریب کے چند برسوں میں

برادرم سلمہ ربہ کی چند لاجواب تصنیفات[1] رد وہابیہ دیوبندیہ مرزائیہ و مودودیہ تبلیغیہ میں ایسی شائع ہوئی ہیں جن کے جواب سے سارے کے سارے وہابی غیر مقلد وہابی دیوبندی مودودی تبلیغی حیران و پریشان ہیں جیسے (۱) دیوبندی ترجموں کا آپریشن (۲) برق خداوندی بر دیوبندی وہابی دیوبندی اسی تاریخ، عیال وہابیہ (۴) معدنیات الیاس علی ما ابن الیاس (۵) تاریخ مودودیہ حرب وہابیہ اور دیگر تصنیفات کہ جن کا جواب ہے آج تک دیا اور نہ آئندہ دے سکتے ہیں۔ انھیں کتابوں سے لاجواب ہو کر منظم سازش کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کو آڑ بنایا ہے۔ اس کے بعد کچھ اور بیان فرمایا، صلوٰۃ و سلام و دعا کے بعد جلسہ بڑی اس طریقے پر ختم ہوا۔

مگر اس تقریر کی حقانی بیان پر سارے دیوبندی پریوں میں کہرام مچ گیا۔ دیوبندی وہابی گھرانوں میں آگ لگ گئی۔ جمعیۃ العلماء وہابیہ کے رہ نما حلقوں میں اور اس کی نو مولود بیٹی مقدار ایڈیٹی پر لعنتوں کی بارش ہونے لگی۔ جواب تو ممکن نہ تھا کہ ہابت وہابیہ سے تو یہ کرنے کی بھی توفیق نہ تھی۔ چنانچہ حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک مائل مقدمہ وطعون اسقاط ایک پرانے اور مشہور دیوبندی وہابی منظور الحق کے نام سے دائر کرا دیا کہ حضرت ام المومنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ یہ گالی دی ہے کہ کر اپنی کی مجسٹریٹ کورٹ میں ۸ محرم شریف سے ۸ جمادی الاخریٰ ١٣٧٥ھ تک پیشیاں پڑتی رہیں اور ۱۰ رجب الاخریٰ ١٣٧٥ھ مطابق ٣ فروری ١٩٥٥ء بروز جمعہ مبارکہ کو اس مقدمہ کی آخری پیشی ہوئی۔ حضرت شیر بیشہ سنت نے کورٹ میں پوچھے جانے پر ارشاد فرمایا کہ یہ مغالطہ مجھ پر خالص بہتان اور صرف افترا ہے میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا، کوئی سنی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے۔ مستغیث سے کہا گیا کہ جب ملزم ان الفاظ سے قطعاً انکار کرتا ہے جو مستغاثہ

---

[1] حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیفات کی فہرست اس کتاب کے آخر میں پیش کی گئی ہے۔ مصطفیٰ رضوی

ان کی طرف منسوب کئے ہیں وہ تو سنی [illegible] لیسے ہیں تم کو کیا عذر ہے ۔ مستغیث نے کہا علامہ قسم کھا کر انکار کرے تو میں مان لوں گا حضرت شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ میں قسم کھا کر انکار کرتا ہوں مستغیث کی طرف سے کہا گیا کہ آپ قسم کے ساتھ لکھ دیجئے کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور اگر غلطی سے میں نے ایسا کہا ہے تو میں معافی مانگتا ہوں۔ حضرت شیر بیشہ سنت نے فرمایا میں نے ہرگز کبھی ایسی غلطی نہیں کی میں نے کبھی حضور ﷺ کی بے ادبی نہیں کی۔ میں نے تو وہابیوں کے ایسے کفری عقیدے سے توبہ کرنے کی ان کو، و ایسے ناپاک عقیدے سے بچنے کی اپنے سنی بھائیوں کو ہدایت و نصیحت کی۔ اس پر کہا گیا کہ آپ نے ایسا نہیں کہا پھر بھی عدالت سے معافی مانگتے ہیں کیا حرج ہے حضرت شیر بیشہ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا سے معافی مانگنا تو ہمارے دین میں عبادت ہے۔ ہم روزانہ پانچ وقت کی نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں حسب ذیل تحریر لکھ کر پیش کردی۔

جو کوئی شخص اس قسم کے الفاظ استعمال کرے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی بھاوج یا بھابی ہیں اس کو خدا سے معافی مانگنی ضرور ہے میں بالقسم کہتا ہوں کہ میں نے ایسے کوئی الفاظ استعمال نہیں کئے جیسا کہ مستغیث نے دعویٰ دائر کیا ہے پھر بھی میں خدا تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں۔

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان بقلم خود

اس تحریر پر مستغیث نے حسب ذیل الفاظ لکھ کر دستخط کر دیئے۔

مجھے منظور ہے۔ منظور الحق اعظمی بقلم خود

اور اسی پر یہ مقدمہ ختم ہو گیا۔ والحمد للہ وعلی حبیبہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام۔ وہابیوں کی طرف سے حضرت پر یہ آخری مقدمہ تھا اس میں بھی [illegible] علامہ ابو الفتح کو فتح مند و ظفریاب ہی رکھا۔ اس موقع پر آپ نے

رسالہ مبارکہ جو اس تاریخی نقضِ اقترافیہ کے جواب میں تحریر فرمایا جو شائع ہوا اور بحمدہ تعالیٰ لاجواب ہے۔ [illegible]

سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں دیوبندیوں کا ہنگامہ

میرے معتقدین و علامات وکالت نامہ معافی نامہ کی اشاعت اور حصہ سوم کا طبع ہو کر چھپنے کے باوجود وہابیوں دیوبندیوں کا میرے خلاف ہنگامہ ختم نہیں ہوا کیونکہ وہ تو ان کا جواب کتب مذکورہ بالا کا منتظر تھا وہ خوب بڑھایا گیا۔ لوگوں میں اشتعال کی آگ تیزی سے بھڑکائی گئی یہاں تک کہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیچر کو سنیوں کی بے خبری و بے دھیانی میں ظہر کی نماز کی اذان سے ۲۵ منٹ پہلے ہی تقریباً دو سو وہابی دیوبندی سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں بہت سے لوگوں کے ساتھ آگئے اور مسجد میں اگلی چار پانچ صفیں گھیر کر بیٹھ گئے۔ مسجد میں وقت پر اذان ہوئی اور ان وہابیوں دیوبندیوں نے دکھانے کی سنتیں ادا کیں۔ اور جب امام جماعت کے وقت مقررہ سے پہلے مصلے پر پڑھانا چاہا تو مسجد میں آئے ہوئے سنی نمازیوں میں سے ایک سنی نے ولولہ انگیز نعرۂ رسالت یا رسول اللہ بلند کیا اس مبارک نعرہ کی ہیبت سے دیوبندیوں پر ایسی ہول کی کیفیت طاری ہوئی کہ سامنے دیوبندیوں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ بھاگتے نظر آئے [illegible] کہ جماعت کرانا، مصلے پر قبضہ کرنا تو کہاں [illegible] ترتیب بھی چھوڑ گئے دو تین منٹ میں وہابی دیوبندیوں سے مسجد خالی ہو گئی۔ [illegible] وہابیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ظہر کی جماعت روزانہ کے مقررہ وقت پر سنی امام کے ساتھ سنیوں نے ہی پڑھ لی ان وہابیوں کے بہت سے [illegible] کو مسجد کے باہر جا کر [illegible] آئے تھے [illegible] اس ہنگامہ کو رنگ دینے کے لئے اپنے ایک [illegible] کو [illegible] چڑھا گئے اور اس کا الزام سنیوں پر لگایا۔

مغرب کی نماز سے کچھ پہلے پولیس کے [illegible] قریب [illegible] دیکھ کر

ناگپاڑہ پولیس اسسٹنٹ پولیس کمشنر صاحب آئے ہوئے تھے ان سے درخواست کرتا ہے آپ تھوڑی دیر کے لئے ہم سے ساتھ چلیں وہ ناگپاڑہ پولیس اسٹیشن پر ہمارے ساتھ حراست میں لے لیا

میری حراست کے بعد ان دونوں مسلمانوں کو حراست میں لے لیا گیا تھا۔ مقدمہ چلایا۔ اس مقدمہ میں اہلسنت کی طرفداری اور دونوں سنیوں کو عزت سے بری کرانے میں حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی جو خدمات ہیں وہ بہت خصوصی ہیں جو ہرگز بھلانے کا نہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے مقدمہ کے دوران دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھا۔ وکیل کیا۔ مقدمہ میں مقتدیٔین اہلسنت کے لئے کوشش اور محنت فرمائی اور کوئی خیال کبھی نہ آیا کہ صرف ان کا تعلق نہیں ہے۔ بلکہ وہ شہید اور مجرم سنی بھائی ہیں وہ اللہ پھنس جائیں۔ دیوبندیوں نے اس موقع پر آپ کو بدنام کرنے کی بھی کوشش کی مگر وہ [illegible] اور یہاں ناکام رہا۔ موافق [illegible] سب پر ظاہر و روشن ہو گیا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کو ان دو سنی مظلوموں کا کس قدر درد تھا اور ان کے لئے حضرت نے کیا کیا کام کیا اور کتنی کوشش کی کس قدر محنت اور دوڑ دھوپ کی۔

آخر اللہ تعالیٰ و کریم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم **۹ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ** مطابق **۱۷ فروری ۱۹۵۱ء** کو سیشن کورٹ میں جسٹس [illegible] ایچ دیوان صاحب کے اجلاس سے فیصلہ ہوا اور حضور سیدنا غوث اعظم سلطان بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر سنی مظلومین عزت سے بری ہوئے

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

---

۱ اس مقدمہ میں [illegible] دیوبندیوں نے پوری طاقت و قوت صرف کی غریب سنیوں کے پاس وہ دولت کی فراہمی کہاں مگر ایسی حق و شاندار فتح مبین حاصل ہوئی کہ اس فتح مبین کی گونج پورے ملک میں محسوس کی گئی اور [illegible] کے وہابی دیوبندی تو [illegible] کے لائق [illegible] ہے۔

اس مقدمہ میں [illegible] جج شری جسٹس دیوان کا فیصلہ جو انگریزی کے کئی ہزار الفاظ پر مشتمل ہے وہ ایک یادگار فیصلہ ہے۔

قصیدۂ معترضہ کی ترتیب

[illegible] فتنہ کے دور میں سنی شعرائے کرام نے اس قصیدے کی ترتیب دی چنانچہ مشہور ادیب و شاعر جناب [illegible] صاحب کی ترتیب دیا ہوا قصیدہ ۱۹۵۰ء میں ہی [illegible] اقبال [illegible] میں چھپا لیکن بقول حضرت سید العلماء [illegible] مولوی حافظ قاری [illegible] تاج العلماء ابو محمد [illegible] سید آل مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی [illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر علی [illegible] رحمۃ اللہ [illegible] حضرت [illegible] اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام سمجھنے کا [illegible] ملکہ عطا فرمایا تھا [illegible] کے عرس [illegible] عام میں [illegible] کے سامنے خود حضرت نے بیان فرمایا تھا۔ اور اس پر حضرت سے خود [illegible] تو [illegible] کا بیان فرمایا تھا تو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت [illegible] **عنق عیظ لمنافق** [illegible] ترتیب قصیدے کو مرتب فرمایا۔ [illegible] مرتب کیا ہوا قصیدہ حضرات شعراء کے آگے پیش کیا۔ سب نے دیکھ [illegible] پڑھا اور بالاتفاق [illegible] کہ یہ ترتیب بالکل صحیح اور درست ہے اور اس پر کسی کا کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حضرت [illegible] نے [illegible] حیثیت سے اس ترتیب کی تعریف و توصیف فرمائی۔ چونکہ یہ حضرت شیر بیشۂ سنت [illegible] عقیدہ کی ایک [illegible] یادگار [illegible] آپ کا [illegible] شاعری [illegible] دلیل ہے [illegible] حضرت کا

---

۱ حضرت محبوب ملت کا کورٹ میں تحریری [illegible] بیان بھی قابل مطالعہ ہے [illegible]

تاریخی **حق کا اُجالا** کے نام سے یہ ترتیب [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو گی [illegible]

ترتیب دیا ہو قصیدہ لکھتا ہوں وھو ھذا

قصیدہ مبارکہ بترتیب صحیح

علیحدہ در ذکر عروس لب حجاز کہ در حدیث بخاری و ترمذی و مسلم مذکور شد

یاد وہ مجمع رنگین عروسان عجب تر
ورنہ یوں کہ چھپ بیٹھیں گی نہ جا سا شوہر

تنگ و چسپ ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے اس کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامے بیرون سینہ و بر

خوف ہے کشتی بیرون بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن جلے کی صورت بڑھ کر

ماہ رز زرع کی شاداب وہ کشت امید
برق خرمن و حماق او بنگاہ دیگر

رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن!
خار حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغ حسرمال کا کوئی چاند کا ٹکڑا سا کوئی
مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی ادھر

علیحدہ اشعار تشبیب

خامہ کس قصد سے اٹھا تھا کہاں جا پہنچا
راہ تو دیکھئے ہو جانب تشبیب سفر

آج دروں میں کس کا اب حجاب کا ہے گزر
ختم ہے سبزہ بیگانہ کو یا بر نہ بر

بخیئہ نا نگہ سوراخ ترکان سے کرے
آج آنکھوں میں کھٹک اس مثل حبیب کی نظر

نہ اٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
ہے یہ خود بینی خدہ بینی کی جا سے منحجر

تپل مدھ سب آپ فلک سے شفاف
ساتھ پڑتے ہیں نمائش کے زحل سا تجھ پر

مردم دیدۂ نظر بند ہیں سب کے عوض
پہرہ دیتے رہے گو نہ سرہ دہ پر

تھیں جو بے پردہ عدن میں عروسان حسن
شرم سے چھپتی ہیں دامن صبا رب منہ پر

جبیں چھوڑو دو پلکوں کی چکیں ڈال دو جلد
کہہ دو مردم کو کہ دامن لگے منہ پر

نہیں ڈھل جائے گا آنکھوں کا پردہ ہے
وہ اگر یوں ہی رہیں آج بھی حسن حشر

آنکھیں ہو جائیں گی سے ماہ حجاب پسینہ
چشم بد دور ہو تو بھی بہت شوخ نظر

گرچہ دست ہوس دہر سے دامن ہے بری
مگر آوارہ ہر حجاب ہے عروس خاور

روح معشوقہ بے غش تھی پر نجل نہیں
بار پائے قربے آغوش ادب میں لے کر

تاج دیدہ کو دیکھیں بلبل چمن آنکھوں میں
نرگس زیبا ہے پریشاں نظری کی خوگر

خاک گزاری مجھی آزوقہ بہر دشت وطن
بے حضوری کی ہوا سر میں ہے سے بادِ سحر

حدت گشت معاف آج ہے گوشہ نشیں
حکم سرکار ہے [illegible] دائمی قیصر

گو نشیں آشفتہ چرخ آشفتہ پرتو کا ہجوم
سر شجر رنجبر ہیں تہہ اشجار شجر

غم صید دستِ قدرت ہیں عنادل کہ یہاں
سب ہمیں آشفتہ ہے دم چھپے گا کیوں کر

عکس باہم سے عجب لطف لطافت بخش
مہر ہیں لالہ و گل سبزہ و ورق اخضر

ہم سخن [illegible] فسر [illegible]
وہ کیا سبزہ و گل [illegible] جوہر

علیحدہ در مدحت اُم المؤمنین زوجۂ سید المرسلین

حضرت سیدتنا صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حسن رویت کے لیے شوق سے آنکھیں ہوئیں
ہمسر سرکار کا ملوک ہے [illegible] کو شرا

جن کہاں [illegible] میں سرکار کی عفت حرمت
کہہ دو مجھ سے کہ [illegible] پھولوں کا گجرا لیکر

تیرے قدموں کے پسینے کا جبیں پر چھینٹا
نخل قرب کی جبیں سے گلے کا زیور

باغ تطہیر کی کلیوں سے مائیں کنگن
تیرے نور کا ماتھے پہ [illegible] جھومر

تب قدس میں جب آیۂ تطہیر کا ہو
سورۂ نور کا سر پہ گھر [illegible] معجز

یہ حمیرا کا تب پاک [illegible] گل کا جوڑا
کلینی کے [illegible] آویزۂ گوش [illegible] طہر

بانوا تیرا سر بر فلک عفت وہ ربیع
جبیں میں ہے [illegible] روح قدس کا ہی گزر

سن کر حضرت شہ دل ہیں [illegible]
شاہ ہر دو سرا سے بھی [illegible] کتاب طہر

سورۂ نور نے کا ئے کئے [illegible] اعلائے
لعنۃ اللہ علیٰ کل شقی اکفر

تیرے تصدیق پرستش حیدر [illegible] مستقیم
تیری تحقیق کے قائل عمرو بن عسر

کوئی خاتون تری مثل کہاں سے لائے
باپ صدیق سا اور ختم رسل سا شوہر

تیرے جلوے سے ہوئی مسند [illegible] روشن
عہد صدیق سے تا دور جناب حیدر

جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدر جلیل
وزراء عمر [illegible] ہیں مگر

عاقل [illegible] صف [illegible] کوشش
کہ ہے جو دل میں [illegible]

تجلی تھی جو سونی بجلی کا تپ محشر میں
آج جس سایہ میں تو سوئے ہے سب کل بھر

تو سید کا ہے لیکن کہ سگ ہے امید
تیرے سگوں میں گن جائے یہ ننگ در

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہ ہو سکے۔

حضرت کی تصنیفات

اس مضمون میں آپ کی بعض تصنیفات کا ذکر آگیا ہے۔ اب یہاں کے مطابق ان تصنیفات کا اجمالاً ذکر کرتا ہوں

(۱) القلادة الطيبة المرصعة — دیوبندیوں کے سات سوالوں کا مدلل جواب کئی بار چھپ چکا ہے

(۲) قہر القہار — مسلم لیگیوں کے اقوال پر احکام شرعیہ کا بیان کیا ہے

(۳) مصحح دماغ محجوب — ... کو آپریشن کے دور میں حکم شرعی کا بیان

(۴) رد المهند على النهيق لا سحق المفند — دیوبندی مہند کا لاجواب رد ہے جس کا جواب دیوبندی مدرسے ... سے ... ایک بار اردو دوبار گجراتی میں یہ کتاب چھپی ہے۔

(۵) الصوارم الہندیہ — حرمین کی تصدیق میں دو سو اڑسٹھ (۲۶۸) علمائے حرم ... کا مجموعہ ایک بار چھپا۔

(۶) تقریر منیر قلعہ ... سلام پر لاجواب تقریر کئی بار شائع ہو ...

(۷) الانوار الغیبیہ — مسئلہ علم غیب پر لاجواب رسالہ ابھی تک نہیں چھپ

(۸) قہر توحید ... بر ہمشیر بسط البنان تھانوی جی نے ... اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کو ... تغییر عنوان لکھی اس کا رد ہے کئی بار شائع ہو

(۱۹) الفرح والتاج ... معراج جسمانی پر حضرت کا عظیم الشان رسالہ ہے ابھی تک نہیں چھپ ہے

(۱۰) فتح الابرار على الكفار — مقلد ... مدرسہ میں ... کے جواب ابھی تک نہیں چھپ

(۱۱) لطمة ... — ... مولوی کے ... کے جوابات گجراتی میں ایک بار شائع ہو۔

(۱۲) جمال الایمان — تقویۃ الایمان کے اقوال کفریہ کا ... چھپا ہے

(۱۳) لاز سیرت کمیٹی — سیرت کمیٹی کے اقوال کفریہ کا شرعی رد (")

(۱۴) مخزن ہدایت — بعض فتاوی پر شکوک و شبہات کا جواب (")

(۱۵) کہرا معبود — ابوالاعلیٰ مودودی کے اقوال کفریہ کا رد (")

(۱۶) القول الازہر — لاؤڈ سپیکر کی حد پر ہر شخص تحریمہ باندھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس بارے میں فتویٰ ہے۔ ایک بار چھپا ہے

(۱۷) القدر ... کے جوابات القلائد ... کے ... میں دیوبندیوں کے اعتراضات کے جوابات ایک بار چھپا ہے۔

(۱۸) الجوابات المنبہ — لیگ پر احکام شرعیہ کا بیان ایک بار شائع ہوا

(۱۹) شمامة العنبر — اور ... کس جگہ کہنا سنت ہے " "

(۲۰) پشت خار ... — ... وصولی ... کا رد "

(۲۱) ہیبت ... — غیر مقلدوں ... سے حضرت کے مناظرہ کی روداد — ایک بار شائع ہوا

(۲۲) عطر الصندل — مزارات اولیائے کرام پر صندل چڑھانا جائز ہے اس ثبوت میں حضرت کا لاجواب رسالہ ہے ایک بار چھپا ہے

(۲۳) جمع نور الرضا — ایک بار چھپا ہے

(۲۴) ستر ... سوالات ... "

(۲۵) الصولة الاحمدیہ — ایک بار چھپا ہے

(۲۶) سل الصوارم الصمدیہ۔ علی نجدیہ تحریر پر فتویٰ ایک بار چھپا ہے

(۲۷) تفسیر امداد السبحان قرآن مجید کی تفسیر تحریر فرما شروع کی مگر مکمل نہ ہو سکی۔ صرف پاؤ پارہ کی تفسیر لکھ سکے۔

بہت سی تصنیفات ان کے علاوہ بھی ہو گئیں اور کثرت تصنیفات حضرت سے بچے احباب اور تلامذہ کے نام سے شائع فرما دیں ان کا نام لینا ہی بے سود ہے اور ان تصنیفات کے علاوہ حضرت کے دو سے ہزار فتاویٰ ہیں۔ جو ملک میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں کسی کی نقل حضرت کے یہاں ہے کسی کی نہیں ہے۔ ان فتاویٰ کو کوئی صاحب جمع کر کے شائع کریں تو اہلسنت وجماعت کے لئے بڑی کار آمد چیز ہو

آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العُلماء

اس انقلابی وہابی ہنگامہ کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ سنیوں میں بیداری پیدا ہوئی اور آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کا وجود عمل میں آیا اس کے بانی اوّل حضرت شیر بیشۂ سنت ہی ہیں اور آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے پرچم کی خصوصیات اور اس کے رنگ تجویز کرنے والے بھی حضرت شیر بیشۂ سنت ہی ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کے بانیوں میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنت ہیں

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء زندہ باد۔ کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ زندہ باد

دوسری مرتبہ حاضری حرمین شریفین

۱۳۵۳ھ میں دوسری بار حرمین شریفین کی حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے آخری جہاز کے ذریعہ بمبئی سے روانگی ہوئی۔ سنی مسلمانوں نے بڑی شان سے جدہ تک پہنچا کر دوامی سلام عرض کیا۔ اس سفر میں مولانا حکیم محبوب علی صاحب قادری رضوی حشمتی بھاؤ پوری و جناب صوفی حاجی فیض محمد شمس

شاہ صاحب و حاجی عبد اللطیف صاحب قادری رضوی مارہروی۔ حاجی محمد شمس صاحب قادری رضوی حاجی نام محمد شمس صاحب مارہری رضوی کا پورا سفر خرچ سے اجا بحضرت کے ہمراہ تھے اس مبارک سفر کا عربی مکتوب گرامی فقیر کے پاس ہے وہ درج کیا جاتا ہے

سرزمین حرم سے حضرت کا فرمان نامہ

جان برادر مولانا ابو الفتح محب الرضا خان کرم ولطف الی امداد ربی من ربہ سبحٰنہ وتعالٰی ومن حبیبہ علیہ وعلی الہ الصلاۃ والسلام الحبیب الامین لحرمۃ حبیبہ المصطفیٰ علیہ وعلٰی الہ وصحبہ و ابنہ الغوث الاعظم وحزبہ وعلی مرشدنا مجدد ملۃ وعیننا ومن جمیع اھلبیتہ الصلاۃ والسلام دائماً ابداً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک خط عدن سے لکھا پھر ایک خط بریڈ بھی محرم ۱۳۵۳ھ کو مکہ معظمہ سے لکھا۔ پھر ایک خط سید العلماء حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ میاں صاحب کے ہاتھ بھیجا مگر تمہاری طرف سے کسی خط کا جواب نہیں ملا۔

علمبردار سنیت عالم اصحاب الحاج ابوبکر صاحب بارک اللہ تعالیٰ فی دینہ ودنیاہ سے معلوم ہوا کہ تم کو اور تمہارے رفقاء کو اہلسنت مسلم دیکم کو مقدمہ میں عظیم فتح مبین حاصل ہوئی اور انہیں قطعاً شکست فاش دوچار کر دیا گیا۔ فالحمد للہ

۱ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے سفر حج کے اکثر رفقائے کرام انتقال فرما گئے ہیں۔ آخری رفیق سفر حضرت الحاج صوفی محمد حسین تبلی صاحب قادری رضوی نے طویل عمر پائی، دو گزشتہ سال ان کا بھی انتقال ہو گیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

۲ حضرت سید محمد عبد الرحمٰن الرضوان بھی اسی سال حج و زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے حضور مفتی اعظم ہند کی بڑی مسجد جامع مسجد کے مقدمہ میں (جس کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا) ہائی کورٹ میں وہابیوں کو شرمناک شکست ہوئی تو پھر بمبئی ہائی کورٹ میں وہابیہ دوسرے اپیل کی ہائی کورٹ میں بھی ہر گوشہ سے کرم سے اہلسنت وجماعت کی ہی کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی حضرت شیر بیشۂ سنت اس وقت سعودی عرب میں تشریف فرما تھے وہاں حضرت کو اطلاع ملی اس کا ذکر اس خط میں فرمایا ہے۔ (مفتی محمود)

وبنا الکریم الحمد وعلی حبیبہ والہ الصلاۃ والسلام مگر تو ترے ... کوئی اطلاع نہیں کہ حضرت سید العلماء مولانا ... یوسف ... قطعیہ کرکوئی تار یا خط اگر کسی مشغولی یا مجبوری کے سبب ارسال نہ فرما سکے۔

میرے متعلق ... پروپیگنڈہ کیا ہوگا ... چالیس علماء سے حکومت نجدیہ کے قائم کردہ مرکز ہیئۃ الامر بالمنکر والنہی عن المعروف میں تقریبا ڈھائی گھنٹے زبردست مباحثہ و مناظرہ ہوا۔ جس کا ... کاش مخونا ... یقینا ... آپ کو سخت تکلیف ... وصلی المولی تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضور سیدنا الامام الاعظم وسیدنا الغوث الاعظم ومرشدنا مجدد الاعظم رضی المولی تعالی عنہم وارضاھم عنا بہم فی الدارین کے صدقہ میں اس گناہ گار سگ بارگاہ چشتی و قادری رضوی کو عظیم فتح مبین عطا فرمائی ... وبنا الکریم الحمد وعلی حبیبہ والہ الصلاۃ والسلام

سرکار اعظم مدینہ طیبہ نبی کریم صلی اللہ المولی تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کی ... کا شرف ... حاصل کرکے گزشتہ ... آیا ہوں ... محرم الحرام ۱۳۷۸ھ ۱۷ اگست ۱۹۵۸ء کو امید ہے کہ سعودی جہاز سے بمبئی کے لئے ... تعالی و رسولہ حبیبہ صلی المولی تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم ... آگے ... صلی المولی تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم پہنچ کر ... پر تار دوں گا۔ [illegible] ... سلام ... [illegible] ... قرۃ العین ... [illegible] ... سلام ... [illegible] ... تعریف ... [illegible]

- میری والدہ ... اور میری ... کا ذکر ہے ... منصور رضوی
- [illegible]
- [illegible]

ہو ... تعالی ... حبیبہ علی المولی تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم ... کہ میرے ... [illegible] ... کہ میرے ہمراہ ... ۲۰ اگست ۱۹۵۸ء بروز چہارشنبہ کو کراچی پہنچ جائیں ... مولوی محمد ... گھر کے ... دیکھنے کے لئے وہیں رہیں۔

... [illegible] ... صاحب ... محمد ... صاحب ... [illegible] ... حاجی طیب صاحب ... [illegible] ... محمد ... [illegible] ... جس کسی سے ملاقات کے وقت ... تو سلام ... حضرت ... سید ... مصطفی میاں صاحب کی خدمت میں بھی سلام پیش کر دیں ... والسلام مع الاکرام

فقیر عبید الرضا ... ۹ محرم ۱۳۷۸ھ ... ۱۹ اگست ۱۹۵۸ء

... [illegible] ... جدہ ... تار آیا ... ۱۹ اگست ۱۹۵۸ء ... کو سعودی جہاز سے حضرت علامہ تشریف لائے ... استقبال کے لئے ... حاضر تھے ... حضرت کی ... [illegible] ... حضرت کو دیکھنے آئے ... حضرت کے ... حضرت ... باہر تشریف لائے ... حضرت کو حلقہ میں لے لیا۔ اور مسرت میں ... نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند کئے ... پھول ... پیش کئے ... جاری رہا

---

۱ حضرت ... [illegible] ... (منصور رضوی)

مبارکہ وہاں پیش کی گئیں۔ جب ریلوے اسٹیشن سے جانب چلا تو کسی احباب ساتھ گئے کر
اوپر کے ہال میں تشریف رکھیں۔ وہاں چائے وغیرہ بھی ہو جائے۔ وہ مبارک ریلوے اسٹیشن
کو یہاں بھی دیکھیں ہوئے۔ چنانچہ بالائی کمرہ (ہال) میں تشریف فرما ہوئے۔ [illegible] کے سفر
کے مختصر حالات لکھوائے۔ جناب نے اسی جگہ رات کے اجلاس تک حضرت کے بیان کا
اعلان کیا اور چائے پان کے بعد کسی بڑی مسجد [illegible] پر تشریف لائے، وہ مسجد کے
سامنے میاں محمد شفیع صاحب کے مکان پر قیام ہوا۔ شب میں بعد عشاء بستی
بڑی مسجد [illegible] میں حضرت کا درس قرآن بیان ہوا، حاضرین اصحاب میں
سے مسجد [illegible] باہر نیچے اوپر کا حصہ اور آس پاس کی سڑکیں [illegible] بھری ہوئی
تھیں۔ حضرت کا بیان افروز ہوا [illegible] اہلسنت کی طرف سے [illegible] ہوئی
صلاۃ وسلام وہاں پر اختتام ہوا۔

اس کے بعد حضرت کے چند (۲) بیانات اور ہوئے جس میں بڑائیوں سے پرانش کرکے
ملک سعودی میں آپ کی نجدی علماء سے بحث و مناظرہ اور آپ کی نجدی قاضی کے سامنے
اہلسنت وجماعت کے مسلک حق کی وضاحت کے واقعات اور پھر نجدی قاضی کے
معافی مانگنے کے واقعات تھے۔

۲۸ اگست ۱۹۵۵ء جمعہ مبارکہ کو رات میں [illegible] سے روانگی ہوئی اور ۳۰
اگست اتوار کو کانپور پہنچے۔ اسٹیشن پر کسی احباب کا مجمع تھا۔ جناب [illegible]
کو دیکھتے ہی وارفتگی میں آگے بڑھے اور حلقہ میں حضرت کو لے کر دست بوسی اور قدم بوسی
کے شرف سے مشرف ہوئے۔ پھر اسٹیشن سے عظیم الشان جلوس بزم قادری رضوی کے
زیر اہتمام نکلا جو قیام گاہ پر جاکر صلوٰۃ وسلام پر ختم ہوا۔ شب میں چوک [illegible]
میں حضرت کا مبارک بیان ہوا۔ جس میں تقریباً دس ہزار کا مجمع تھا۔ اس کے بعد دوسرے
روز بابو پورہ میں بزم رضوی چشتی کا جلسہ [illegible] ہوا۔ [illegible] حضرت کا
بیان مبارک ہوا۔ اور یہاں سے پیلی بھیت روانہ ہوگئے۔

پیلی بھیت میں تشریف آوری

جب جلوس سے پیلی بھیت ریلوے اسٹیشن پر حضرت کا شاندار استقبال
کیا اور جلوس کے ساتھ دولت خانہ پر پہنچے۔ وہاں میلاد شریف ہوا اور خود حضرت
نے تبرکاً بیان فرمایا۔ آب زمزم شریف اور مدینہ منورہ کی کھجوریں حاضرین میں
تقسیم ہوئیں۔

بریلی شریف حاضری

پیلی بھیت میں ایک روز قیام کے بعد بزم قادری رضوی میں بریلی شریف حاضری ہوئی اور عرس
شریف کے اجلاس میں حضرت نے پہلے سفر حج وزیارت کے تمام واقعات، نجدی قاضی سے بحث کے
واقعات تفصیل سے بیان فرمائے۔ آستانہ قدسیہ، در حضور مرشد برحق حضرت حجۃ الاسلام دین و ملت
تاجدار اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اور خصوصی فیضان اور مظہر اعلیٰ حضرت [illegible]
اعلیٰ حضرت کی زبانی سنیت افروز اور محبت [illegible] بیان کیا کہوں کیا سماں تھا۔ درگاہ شریف
و مسجد رضا اور آس پاس کی گلیاں، سڑکیں حاضرین سے بھری ہوئی تھیں اور ہر ایک
سراپا گوش بنا ہوا تھا۔ سبحان اللہ، مرحبا و احسنت اور
اللہ اکبر و یا رسول اللہ کے نعروں کی صدائیں بلند تھیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذلک

بلاری (کرناٹک) تشریف آوری

اسی سال ۱۳۷۵ھ ماہ مبارک ربیع الاول شریف میں آپ سیلون کی دعوت
پر بارہ روزہ جشن میلاد مبارک کے پروگرام پر بلاری (کرناٹک) تشریف لے گئے اور بارہ
روز مسلسل ایمان افروز بیانات ہوئے۔ اسی سفر میں وکیل [illegible] صاحب و حکیم عبدالستار
صاحب قادری رضوی کی دعوت پر اودنی (آندھرا) بھی تشریف لائے۔ وہاں بھی
حضرت کا بیان ہوا۔

سیٹھ چوبدرکش(ذکی) میں جلوہ فروزی

حضرت مومن مروی صوفی پیر سید محمد حسینی صاحب قبلہ قادری چشتی اشرفی مدظلہم [illegible] تحریر فرماتے ہیں

جب اشرفیہ سیٹھ چوبد سے بنڈاری میں حضرت کو [illegible] کی دعوت دی اور حضرت نے منظور فرمایا اور [illegible] کے پروگرام کے بعد حضرت سیٹھ چوبد جلوہ فرما ہوئے سٹیشن پر [illegible] استقبال ہوا [illegible] کہ حضرت کا چہرہ پھولوں سے چھپنے لگا پھر ہار اتارے گئے اور [illegible] حضرت نے گل پوشی کی حضرت یہاں الشیخ [illegible] العثمانی کے دولت خانہ پر حضرت کا قیام ہوا اور شب میں بڑے عظیم الشان مجمع میں حضرت کا بیان اور روحانی خطاب ہوا اس اجلاس میں حضرت بابرکت صاحب سجادہ آستانہ اشرفیہ شمسیہ مدظلہم العالی کی طرف سے حسب ذیل سپاس نامہ پیش کیا گیا جو درج قارئین کر رہا ہوں۔

مرحبا اے پیر مے خانہ حشمت علی :: آگئے رہبر حق ہے یہاں حشمت علی
مورد انوار حق، اعظم مظہر محمد رضا :: حشمت شیر خدا [illegible] حشمت علی

---

* حضرت صاحب سجادہ بالا مرتبت شیخ طریقت ناشر سلاسل علیہ حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ شمسیہ جن کا چند سال پیشتر وصال ہو گیا تھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صحیح النسب سادات کرام میں اور حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک کچھوچھہ شریف میں فیض بخش عام ہے ان کے خلیفہ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ حضرت شیر بیشہ سنت و حضرت محبوب ملت علیہما الرحمۃ سے والہانہ محبت فرماتے تھے اور [illegible] سنیت سے [illegible] پر حضرت محدث اعظم کا گہرا کرم تھا۔ آپ کے بعد آپ کے [illegible] سجادہ نشین حضرت الحاج سید محمد حسینی [illegible] مدظلہ العالی [illegible] عظیم خدمات [illegible] فرما رہے ہیں۔ مولائے کریم ان تمام بزرگوں کے فیوض و برکات ہمیں نصیب فرمائے آمین۔ (محمود رضوی)

حامی اسلام و سنت مجدد [illegible] :: قاسم برکت رضا ہے [illegible] حشمت علی
ہے گل [illegible] کوئی [illegible] :: [illegible] حشمت علی
[illegible] :: [illegible] حشمت علی
[illegible] تیری جو [illegible] :: [illegible] حشمت علی
[illegible] حق جو [illegible] :: [illegible] حشمت علی
[illegible] :: جلوہ [illegible] حشمت علی
[illegible] :: [illegible] حشمت علی
[illegible] :: [illegible] حضرت الورٰی [illegible] حشمت علی
[illegible] حضرت [illegible] :: جو [illegible] حشمت علی

ہے دعا صوفی کی یہ فضل حبیب کبریا
جلوہ پھر تو [illegible] حشمت علی

علم ما فی الغد اولیاء کو بھی ملتا ہے!

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل و واسطہ میں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی علوم غیبیہ ملتے ہیں چنانچہ حضرت شیر بیشہ سنت کا یہی واقعہ جسے کہ [illegible] میں حضرت صاحب [illegible]

---

* حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ و الرضوان مراد ہیں جن کا تخلص محب ہے۔

** اہل سنت کے ایک ایک شعر حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا حضرت شیر بیشہ سنت و حضرت محبوب ملت سے جس قلبی تعلق و خلوص و محبت کا مظہر ہے وہ قارئین سے مخفی نہیں۔ میں جب جب [illegible] حضرت علیہ الرحمۃ کرم فرماتے تھے۔ دعا ہے [illegible] مولائے کریم حضرت کے جانشین بزرگان کو سلامت و کرامت فرمائے مسلک اہل سنت کی اشاعت و ترویج کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی سعادت نصیب فرمائے آمین۔ محمود رضوی

علیہم کے بیان حضرت کی دل رہے تھے اور حضرت کے سامنے حضرت کے صاحبزادے
مولوی نوری صاحب بھی حاضر تھے مسئلہ میں گفتگو کر رہے تھے مگر بہت تکلف
برت رہے تھے حضرت شیر بیشہ سنت نے فرمایا عقیدہ تکلف نہ کرو یہ حضرت
کا پیشل صاحب قبلہ کے گھر کا گھر ہے حضرت کے یہاں ... آئیں گے
بے تکلف کھاؤ چنانچہ ... جب بلسنت ... صاحب کی کوشش
کی کہ حضرت ... تشریف لائیں مگر ... اور حضرت شیر بیشہ سنت کا
وہ کلام بھر فرمایا۔

گجرات میں تقریری پروگرام

کرناٹک سے واپسی کے بعد گجرات کے مختلف مقامات ... بڑودہ ...
پیشلاد ... نگر کے تقریری پروگرام پر حضرت تشریف لے گئے ... سفر میں احمد آباد کے
... کی آپ کو دعوت ملی

احمد آباد میں اہلسنت اور وہابیوں کا مناظرہ

احمد آباد میں کھریت ... دیوبندی پر سر ... بولتے پایا حضرت شیر بیشہ سنت
علیہ الرحمہ تشریف لے گئے اور اکابر علمائے اہلسنت بھی تشریف لائے ... دیوبندی
دیوبندی ... کی گیا ... کیں حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمہ نے جب دیکھے
کہ ... میں مناظرہ کے لئے ... دیوبندی مولوی ... تو حضرت نے پولیس کمشنر سے
کہا کہ ... میں ... دیوبندی سے مناظرہ کروں گا یہاں تک کہ ...
ہے مگر دیوبندی وہابی مولوی کہاں ... تھے ... بھاگ نکلے ...
اہلسنت کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس مناظرہ کی ... رسالہ ... احمد آباد
کے مناظرے کا ... شائع ہو چکا ہے۔

نوح محفوظ سنت بیٹرا اولیاء

اسی ... گجرات کے ... کے ... حضرت نے ... فرمایا

سی جا ... کو ... کر ... کے بعد میں آپ کو ... گا
... سفر ہے۔ اس کے بعد ... سکیں گے چنانچہ ... کے
بعد ... اہلسنت حضرت مولانا مولوی حاجی علی محمد صاحب قادری برکاتی رضوی ...
... اور ... نے بہت کوشش کی مگر حضرت کا اس کے بعد گجرات
... علوم ...

کی ادھر ... میں کئی جگہ دیوبندی ... مناظرے کے چیلنج دیئے ...
حضرت ہمیشہ کی طرح فتح و کامرانی حاصل ہوئی ... ضلع ...
... ضلع ... وغیرہ مقامات ... میں مناظرے ہوئے

زہر خورانی

ضلع ... میں قریب ... دیوبندیوں کو شکست
پر شکست ہوئی ... دیوبندیوں کی مستقل ... کر
سکا ... کسی ذریعہ سے حضرت کو زہر ... کی اثر کرنے والا
تھا بلکہ آہستہ آہستہ اس کا اثر ہوا۔

محرم الحرام ... میں کا ... اسٹریٹ بمبئی کی مجلس محرم کمیٹی کی دعوت
پر حضرت تشریف لائے تو ... مختصر ہوگئی ...
... کا عہد ... ہوئے ... شان و شوکت سے ہوئے
... کو ... رہے۔
... حضرت کا ... صبح ... بیان ہوا ...

بمبئی عظمیٰ اسنی جمعیۃ العلماء کانفرنس

میں قیصر ہاؤس ... بمبئی میں حضرت نے شرکت فرمائی اور کانفرنس میں ... تقریر
کے علاوہ بھی حاضرین کے شدید اصرار پر حضرت کا مبارک بیان ہوا۔

علمِ ما فی الغد از اولیائے کرام

مکری [illegible] دیورہ میں جناب مصنف نے حضرت کی دعوت کی
ساتھ میں [illegible] محمد [illegible] تشریف لے گئے کہ ناشتہ کا فرمایا [illegible]
[illegible] سے باہر تشریف لائے۔ شیخ محمد باقر عبیدی قادری رضوی جمشید پوری [illegible] تھے
[illegible] لوگوں سے رخصت ہو رہے تھے۔ حضرت نے [illegible] فرمایا
باقر عبیدی [illegible] کو سمجھا دو کہ گھر کا انتظام [illegible]
[illegible] جواب دے چکے [illegible] طرح سمجھا دیا۔ یہ فرما کر روانہ ہوئے [illegible] چل کر
پھر پیچھے دیکھ کر باقر عبیدی بھائی کو آواز دی جب وہ قریب گئے [illegible] فرمایا باقر عبیدی
بھائی [illegible] یہ میری آپ کی آخری
ملاقات ہے آج کے بعد میری آپ کی ملاقات نہ ہوگی۔

اور آگے بڑھے تو باقر عبیدی بھائی نے کہا حضرت یہ آپ کیا فرما رہے ہیں تو مسکرا کر
فرمایا ویسے ہی کہہ دیا [illegible] کوئی بات نہیں [illegible] جبل پور [illegible] حضرت
کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت کی حیات ظاہری میں باقر عبیدی بھائی کی حضرت سے
ملاقات نہ ہوئی۔ حالانکہ باقر عبیدی بھائی [illegible] کے جلسہ میں گئے [illegible] گئے
کہ حضرت وہاں تشریف لائیں گے تو ملاقات کروں گا ورنہ جبل پور جاؤں گا [illegible] ملاقات
کروں گا مگر حضرت جلسہ میں بھی تشریف [illegible] اور یہ بھی گھریلو کاموں میں ایسے
مصروف ہوئے کہ رخصت پوری ہوگئی اور وطن سے [illegible] آگئے۔ غرض کہ حضرت کے فرمانے
کے مطابق جمشید پور کے بعد باقر عبیدی بھائی کی ملاقات نہ ہو سکی

جمشید پور ٹاٹا نگر تشریف آوری اور آخری بیانات

جبل پور سے جمشید پور ٹاٹا نگر کے جناب [illegible] کی دعوت پر جمشید پور تشریف لے گئے [illegible]
بیانات حضرت [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے [illegible] تبلیغی دورہ کے آخری بیانات ہیں

زہر خورانی کی خبر مجھے کیسے ہوئی

حضرت علیہ الرحمہ [illegible] کے محرم الحرام میں بمبئی تشریف لائے اور تقریباً
۹ روز قیام رہا مگر حضرت نے [illegible] کا [illegible] چھپایا [illegible] اس سال عرس رضوی شریف
میں بریلی شریف میری حاضری ہوئی۔ حضرت بھی علالت [illegible] کے باوجود تشریف [illegible]
شریک ہوئے مگر اس سال حضرت کا بیان نہ ہو سکا

حضرت تو علالت و نقاہت کے باوجود بیان فرمانے کو تیار تھے [illegible] تھے
پہلے سے مجھ کو سب کچھ [illegible] جلسہ میں بیان کرونا مگر حضور سیدی مفتی اعظم [illegible]
[illegible] مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب [illegible] رضوی [illegible]
[illegible] قدس سرہ [illegible] فرمائی اور فرمایا [illegible] کر کے [illegible]
[illegible] ہرگز ہرگز بیان نہ کریں [illegible] اصرار کرنے [illegible]
[illegible] حضور مفتی اعظم [illegible] اس سال عرس رضوی میں حضرت کا بیان نہ ہوا۔

عرس قادری رضوی کے بعد [illegible] عرس قادری رضوی [illegible] ہونا ہے [illegible]
نے [illegible] تبلیغ اسلام [illegible] سنت کے تحت قائم فرمایا تھا۔ ۲۲ صفر ۱۳۷۹ھ دو دن کے
جلسہ میں حضرت تشریف فرما تھے [illegible] مولانا محمد شمس [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] کا بیان ہو [illegible] حضرت مولانا [illegible] مفتی [illegible]
[illegible]
[illegible] صلوٰۃ و سلام ہو [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] منبر پر تشریف فرما ہوئے مفتی صاحب بڑھے [illegible]
[illegible] حضرت آپ کا مزاج عالی [illegible] ضعف [illegible] کا [illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] رضوی

[illegible] صاحب [illegible] الیہ راجعون [illegible]
[illegible] رضوی

آپ کو صحت [illegible] ہو گئی تھی۔ مائل وقت با ملاطف فرما رہے۔ آپ کے [illegible] عاپ کو [illegible]
دیا ... سے سوال کیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا آج میں ضرور بیان کروں گا۔ [illegible]
قائم کیا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آج کے بعد میں اس عرس میں شریک ہو سکوں گا میں نے
بھی عرض کیا مگر ... اور وعظ شروع فرما دیا۔ درود شریف کے بعد [illegible] حضرت
[illegible] کے مدت سے مشتاق تھے اور ... آج [illegible] تو دو ڈیڑھ گھنٹے اور
[illegible] مجلس عرس میں شریک ہو گئے

حضرت علیہ الرحمہ اس علالت کی کمزوری میں بھی پورے جوش و خروش کے ساتھ
کامل ایک گھنٹہ بیان فرمایا۔ حضرت [illegible] صاحب حضرت سے بالکل قریب بیٹھے تھے۔ [illegible]
کو ہاتھ لگاتے اور عرض کرتے حضور آہستہ فرمائیں۔ مگر وہ بے جوش حق و حقانیت کہاں
رکتا ہے وہ تو سمندر کی بے پناہ موجیں تھیں کہ بڑھتی چلی آ رہی تھیں۔ سبحان اللہ۔

اس بیان میں حضرت نے [illegible] بدمذہبوں، [illegible] یا [illegible]
[illegible] تعلیم فرمائی، [illegible]
فرمایا۔ [illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی [illegible]
[illegible] تک [illegible] درخت میں [illegible]
[illegible] کسی [illegible] کا موقع [illegible] حضرت
[illegible] تصنیف
[illegible] قائم رہنا اور حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی کتب
[illegible] سے ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہونا [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

حاضرین سننے میں ایسے محو تھے کہ ایک گھنٹہ کیسے بیت گیا [illegible]
ہوا کہ [illegible] ہوگئے ہیں۔ [illegible] ضعف کا عالم [illegible] بیماری کا تو
تھا۔ ایک شیر حق تھا جس کی گرج [illegible] میں [illegible] ہی تھی۔ حضرت کا یہ

بیان مبارک کراچی میں آخری بیان تھا کہ اس کے بعد کسی اور جگہ بیان نہ ہو سکا
عرس [illegible] کے بعد بھی ۳۰ ربیع الاول شریف تک میں حضرت کے [illegible]
مہمان رہا مگر حضرت نے زیر حرمین کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔ اس کے بعد میں کا [illegible] ہو کر
[illegible] آ گیا [illegible] کا رقعہ [illegible] کو ملا اس
میں حضرت مولانا مشتاق احمد [illegible] نے حضرت کا ایک مختصر خط بھیج ہوا تھا
اس میں [illegible] کے ساتھ [illegible] کہ حضرت [illegible] خط لکھ کر
دریافت کیا [illegible] اصل [illegible] اس عرض کر رہا
[illegible] عرس رضوی [illegible] کے بعد [illegible] عرس رضوی [illegible] میں حضرت
شریک نہ ہوسکے بلکہ [illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت کا عرس [illegible] ہوا۔

حضرت کی مزید شاعری

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے شجرہ قادریہ [illegible]
[illegible] نظم فرمائے وہ یہ ہیں۔

سیّد [illegible] بخش کا صدقہ مجھے	دولت [illegible] دے [illegible] کے واسطے
نام [illegible] کے محمد [illegible] جلوہ گر	بخش مجھ کو اس [illegible] کے واسطے
[illegible] سید [illegible] حق کے طفیل	معرفت [illegible] کے واسطے
[illegible] مرسل مجھے	میرے [illegible] حضرت [illegible] کے واسطے
[illegible] پر استقامت کر عطا	شہ ضیاء الدین [illegible] کے واسطے

حضرت [illegible] قادری رضوی [illegible]

---

[1] حضرت [illegible] صاحب [illegible] علیہ الرحمہ کا بھی وصال ہو گیا [illegible]
[illegible] مسجد [illegible] میں پہلی صف میں [illegible]
[illegible] فرماتے تھے۔ [illegible]

عرض فرمائی، آپ کی فرمائش پر حضرت نے اس کا شجرہ بھی اور یہ شجرۂ چشتیہ برکاتیہ رضویہ بھی نظم فرمایا وہ درج ہے۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے | یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے | [illegible] علی مرتضیٰ کے واسطے
شہ حسن بصری کا صدقہ حسن ایماں دے مجھے | [illegible] عبد واحد بے ریا کے واسطے
فضل ہو مجھ پر تو بہرِ شہ فضیل ابن عیاض | اور ابراہیم [illegible] کے واسطے
شہ سدید الدین حذیفہ مرعشی کا واسطہ | تیری رحمت [illegible] کے واسطے
شہ امین الدین ہبیرہ کا تصدق [illegible] | [illegible] کے واسطے
شہ [illegible] کا صدقہ [illegible] کر | [illegible] کے واسطے
سب [illegible] کر [illegible] محمد مصطفیٰ | بو محمد چشتی مرد خدا کے واسطے
شہ ابو یوسف کا صدقہ [illegible] | حضرت مودود چشتی رہنما کے واسطے
ہیں [illegible] حاجی شریف زندنی | بخش مجھ کو [illegible] مصطفیٰ کے واسطے
حب [illegible] کی مجھے دے نعمتیں | خواجہ عثمان ہارونی مقتدا کے واسطے
کر مجھے تو شیدۂ سرکار چشت اہل بہشت | شہ معین الدین حسن [illegible] کے واسطے
یا الٰہی [illegible] | بختیار قطب [illegible] کے واسطے
عشق کے گنج شکر کی دے مجھے تو چاشنی | شہ فرید حق [illegible] کے واسطے
شہ نظام الدین محبوب الٰہی کے طفیل | حب محبوب الٰہی [illegible] کے واسطے
دل میں روشن کر کے اپنی محبت کا چراغ | شہ چراغ دہلی محمود [illegible] کے واسطے
دو جہاں میں ہے اس بندے کو رحمت پہ ناز | [illegible] کے واسطے
جو ہیں مخدوم جہانیاں [illegible] | رحم کر مجھ پر [illegible] کے واسطے
اپنے اس بندے کے [illegible] | [illegible] کے واسطے
سیدی [illegible] میں مجھ پر رحم کر | [illegible] کے واسطے
شاہ [illegible] | [illegible] اولیاء کے واسطے

[illegible] | [illegible] کے واسطے
[illegible] برکات [illegible] | [illegible] کے واسطے
حب اہل بیت [illegible] | [illegible] کے واسطے
دل کو [illegible] | [illegible] کے واسطے
دو جہاں میں [illegible] رسول اللہ کر | حضرت آل رسول [illegible] کے واسطے
کر عطا [illegible] | میرے مولیٰ حضرت [illegible] کے واسطے
[illegible] استقامت کر عطا | [illegible] کے واسطے
دشمن [illegible] منصور رکھ | [illegible] کے واسطے
اپنی تسبیح کی [illegible] توفیق دے | [illegible] کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو و عرفان عافیت اس [illegible] کے واسطے

اس میں [illegible] اور آخری یہ اشعار [illegible] تاجدار اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصنیف فرمودہ ہیں
حضرت الحاج الشاہ مولوی [illegible] قادری چشتی [illegible] کی روایت سے
جب حضرت [illegible] آپ کے فرزند مولوی محمد [illegible] کو
طالب کر کے خلافت سے نوازا تو حضرت شاہ صاحب قبلہ نے شکریہ ادا کر کے فرمائش کی کہ حضرت
میرے دونوں شجرے قادریہ [illegible] اور چشتیہ [illegible] نظم فرما دیں
حضرت نے [illegible] کے بعد دونوں یعنی شجرۂ قادریہ [illegible] اور شجرۂ چشتیہ
[illegible] نظم فرما کر [illegible]
حضرت شاہ صاحب [illegible] کے [illegible] وہی شجرے [illegible] ہیں

---

(۱) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]
(۲) حضرت خلیفہ صاحب کے [illegible] (مسعود رضوی)

بریلوی و برکاتی حضرت شیر بیشۂ سنت میں رضوی الہ دیہ عجیبہ مدح حضرت شیر بیشۂ سنت
کا ان شاعری پر عبور ہے اس کے علاوہ حضرت کی کئی نعتیں اور حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ و سرکار مارہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں منقبتیں ہیں۔
جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکی ہیں کوئی صاحب اس تمام کلام کو جمع کر دیں تو
بڑا کام ہو جائے

واعظین و مبلغین اہلسنت سے محبت

حضرت شیر بیشۂ سنت کو واعظین و مبلغین اہلسنت سے بہت محبت تھی۔ ان کی
اصلاح فرمانا، ان کا دل بڑھانا، عوام کے سامنے ان کا وقار بڑھانا اور ان کو ہمت دلانا —
حوصلہ افزائی فرمانا کہ وہابیہ دیوبندیہ سے انہیں خبردار کرنا آپ کا ایک ضروری مشغلہ
تھا کتنے ہی افراد کو آپ نے میدان میں لا کھڑا کیا اور کتنے گوشہ نشینوں کو مرد میدان بنا دیا۔

فالحمد للّٰہ رب العالمین

عادات مبارکہ

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہونے کے
بعد آپ کی عادت ہو گئی تھی کہ خطوط میں اسم جلالت کی جگہ لفظ مولیٰ لکھتے مگر کسی کتاب میں
جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک درود شریف
بغیر وعلیٰ آلہ کے مکمل نہیں ہوتا تو درود شریف میں وعلیٰ آلہ لکھتے آپ نے اپنی عادت
بنا لی تھا جب لکھتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم لکھتے سوا کسی خاص موقع کے اور صرف تحریر بلکہ دوران تقریر بھی
پورا درود شریف پڑھتے۔ بزرگان دین و اولیائے کرام کا نام مبارک پورے ادب و احترام
القابات و خطابات کے ساتھ لیتے۔ اور تحریر میں بھی اسی طرح لکھتے۔
دعاؤں میں توسل کرتے تو حضور سیدنا امام اعظم حضور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضور مرشد برحق اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت کی

اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ بھی پیش فرماتے اس کتاب میں جو خطوط میں نے نقل کئے ہیں ان
میں بھی ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

ہر جلسہ میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب
بیان کرنا اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی عظمت و رفعت سینوں کو تمام قلوب
میں حضور اعلیٰ حضرت کی محبت … آپ کی عادت ہی نہیں بلکہ طبیعت ثانیہ تھی کیونکہ
یہ محبت ذریعہ ہے اور زینہ ہے محبت محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کا۔ رئیس بیانات میں وہ ڈوب ڈوب جاتے …
حضور اعلیٰ حضرت کے فضائل و مناقب اور اعلیٰ حضرت کی کسی نعت پاک کے ایک
ایک شعر کی تشریح میں گزر جاتے اور حاضرین پر کیف و مستی کا عالم طاری ہوتا۔
سنی بھائیوں سے محبت فرماتے اور دیکھتے کہ پھٹے ہوئے لباس میں ہو مگر جب اس کا
سنی ہونا معلوم ہو جاتا تو اس پر بہت مہربانی فرماتے تھے اس کو سینہ سے لگاتے اور اگر وہ
ضرورت مند ہوتا تو اس کی مالی خدمت بھی فرماتے۔

اپنی نجی مجلسوں میں بھی حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کے فضائل و مناقب
بیان فرماتے رہتے۔

مذہبیوں بد دینوں خصوصاً وہابیہ، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغیوں
قادیانیوں، رافضیوں، خارجیوں کے کفری عقیدوں سے سنیوں کو برابر واقف کراتے
رہتے اور ان سے دور رہنے کی تلقین فرماتے رہتے۔
رعیت کی برابر خبر گیری۔ کبھی کسی کے دکھ درد بیمار ہونے کی خبر ملتی تو اسے
بیمار سمجھتے اور بد دینوں سے میل جول سے توبہ کرتے تو بہتر [illegible] اور اگر کوئی
جلد ہی پڑ گیا تو اسے جماعت سے خارج کر دیتے رجسٹر میں اس کے نام کے سامنے
کیفیت کے خانہ میں تحریر فرما دیتے کہ یہ ایسا ہو گیا لہٰذا خارج کیا گیا
حکم شرعی بیان کرنے میں کبھی کسی کی رعایت نہ فرماتے۔ اور اس حکم شرعی کے
ظاہر کرنے میں کسی بڑے سے بڑے کے رعب سے مرعوب ہوتے اور کسی کی شخصیت

... کی دیا ... قلم ... کسی کا ... آپ کو خرید سکا۔

نماز پنجگانہ باجماعت کے ساتھ ادا فرمانے کا خاص خیال فرماتے حتی کہ سفر میں بھی اس کی پابندی لازمی طور پر ہوتی۔

وضو فرماتے وقت مسواک کا ضرور استعمال فرماتے۔ وضو میں فرائض، لوازم ہی و واجبات و سنن بھی باقاعدہ ادا فرماتے

نماز فجر کے بعد ورد وظائف کے بعد قرآن عظیم کے کم از کم ایک پارے کی ضرور تلاوت فرماتے۔ ٹرین، بس، ریل گاڑی کے سفر میں بھی یہ عادت جاری رہتی۔

دلائل الخیرات شریف، حزب البحر شریف اور دیگر اعمال و وظائف آپ کے ہمیشہ کے معمولات میں داخل تھے

نماز مغرب و عشاء کے بعد کافی دیر تک اوراد و وظائف کا سلسلہ جاری رہتا۔

ہمیشہ تقریر میں خطبہ مسنونہ اور تلاوت قرآن پاک کے بعد حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت شریف ضرور پڑھتے اور بعض اوقات حسب موقع کسی شعر پر ڈھائی گھنٹے تقریر فرماتے۔

واقعات شہادت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس طرح بیان فرماتے کہ محسوس ہوتا آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور بیان فرما رہے ہیں۔ سنی عوام تو آتے صرف بیان شہادت سننے کی خاطر [illegible] آتے۔ بیان فرماتے تو حضرت پر رقت طاری کا عالم ہوتا اور مجمع کا عالم بھی عجیب ہوتا کہ دھاڑیں مار مار کر روتا۔

اسی طرح جب واقعہ معراج جسمانی بیان فرماتے تو معلوم ہوتا کہ دیکھتے جاتے ہیں اور بیان فرما رہے ہیں۔ اکابر علماء کرام فرمائش کرتے کہ حضرت آج بیان میں واقعہ معراج جسمانی بیان فرمائیں۔

اور ان تقریر دلائل اور براہین فرمانے پر آجاتے تو معلوم ہوتا کہ ایک طرف قرآن مقدس ہے تو دوسری طرف احادیث کریمہ ہیں۔ منطقی نکات ہیں قواعد [illegible] ہیں۔

اور حضرت شیر بیشۂ سنت یہ کہ بیان فرما رہے ہیں۔ سننے والے عوام تو عوام سب جید علمائے کرام اکابر اہل علم حیران و ششدر ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کا مقصد

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ عوام و خواص اہلسنت سب اس دین و مذہب پر ثابت قدم مستقیم رہیں جو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک کتابوں سے ظاہر ہے اور اس ظاہر کے خلاف کوئی تاویل و توجیہ نہیں سنتے۔

حضرت نے پالیسی اور تملق و چاپلوسی سے ہمیشہ اجتناب فرمایا وہ فرماتے کہ یہ دین و مذہب کے سامنے پالیسی ٹھکرانے کی چیز ہے۔ یہی آپ نے ہمیشہ تعلیم دی اور کرکے دکھایا۔ اس بیان کی تصدیق و تائید حضرت کی تصانیف مبارکہ کر رہی ہیں۔

اتباع حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مذہب اہلسنت کی پابندی میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک و مشرب کے ایسے متبع اور گرویدہ تھے کہ [illegible] سے بھی [illegible] گوارا کرنے کو اعلیٰ حضرت کی یہ تحقیق کی [illegible] تحقیق ہے اور اگر ایسا موقع آتا تو [illegible] اللہ تعالیٰ علیہم کے مسلک و مشرب کی تائید و توثیق فرما کر ثابت کرتے کہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد کا ہی مسلک و مشرب صحیح اور [illegible] ہے کیوں نہ ہو کہ حضور [illegible] تاجدار اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود کہہ کر انہیں [illegible] غیظ المنافق کا لقب عطا فرمایا تھا۔ فسبحان اللہ وبحمدہ

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کی تحریرات سمجھنے کا ذہن رسا

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں

حضرت شیر بیشۂ سنت ولد عم زاد اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے اور جو بخشش حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے عطا فرمائی تھیں ایک حوالہ یہ بھی بخشش تھی کہ مرشدی سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات اور کلام سمجھنے کی قوت و ملکہ عطا فرمایا۔

۲. محرم الحرام ۱۳۸۳ھ بروز جمعرات کو بعد نماز عشاء سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے متعلق تعزیتی اجلاس ہوا تھا جس میں حضور امام التارکین حضرت سیدی محدث اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ صدر کل ہند جماعت رضائے مصطفےٰ کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مسجد میں اندر و باہر نیچے اوپر کے ہال، ہر کا روڈ حاضرین و سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ تیس سے زائد حضرات علمائے کرام جلوہ فرما تھے۔ اس جلسۂ تعزیت میں حضرت سید العلماء سید الحکماء مولانا حافظ قاری حکیم مفتی الحاج سید آل مصطفےٰ صاحب قادری برکاتی قاسمی مارہروی صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء دام ظلہم نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ زمانہ طالب علمی میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر اجمیر مقدس میں مطالعہ میں آیا

زبان فلسفی سے امن خرق و التیام اسرا
پناہ دور رحمت ہائے یک ساعت تسلسل کو

بہت غور کرتا رہا مگر سمجھ میں نہ آیا تو اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کیا۔ وہ میرے ہم سبق تھے جو فلسفہ و منطق کے منتہی ہی نہ تھے بلکہ منتہی کتابیں پڑھانے کی قابلیت و لیاقت رکھتے تھے جو آج کے شیخ الحدیث و صدر المدرسین ہیں مگر کسی نے تشفی بخش جواب نہ دیا بلکہ ہر ایک نے ٹال دیا۔ یہاں تک کہ ایک روز سبق کے وقت میں حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف بہار شریعت و صدر المدرسین جامعہ معینیہ عثمانیہ درگاہ معلیٰ اجمیر شریف کی خدمت میں یہ شعر پیش کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت

---

۱ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما۔ منصور رضوی

سبق ہو جانے دو پھر کسی وقت دریافت کرنا۔ جب تک پھر پوچھنے کا موقع نہ ملا۔

کچھ روز بعد حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ اجمیر مقدس حاضر ہوئے۔ میں نے ملاقات کے وقت یہ شعر حضرت کے سامنے پیش کیا حضرت نے سنتے ہی فرمایا حضور یہ شعر تو بالکل صاف ہے۔ فلسفی خرق والتیام افلاک کو محال جانتے ہیں مگر جب بپائے اسرا کے معنی پر غور کیا جائے تو فلسفی کے مقولہ مستی از خرق و التیام سے بالکل امن حاصل ہو جاتا ہے کہ اسرا کے معنی ہیں لے جانا۔ اور لے جانے والا وہ قادر مطلق ہے جل جلالہ و عم نوالہ تو فلسفی کا استحالۂ خرق والتیام باطل ہو گیا۔ الحمد للہ کہ مسئلہ حل ہو گیا۔

بناوٹ سے نفرت

حضرت سید العلماء دام مجدہم العالی نے ہی ایک تقریر میں حضرت کی سادگی کے متعلق فرمایا کہ لیسٹر کے مناظرہ کے دوران ایک دن حضرت نے قیام گاہ سے میدان مناظرہ کو جانے کا ارادہ فرمایا تو کرتہ شلوار کے بعد شیروانی پہنی اتفاق سے کرتہ شیروانی سے چار انگل نیچا تھا۔ میں نے کہا حضرت! یہ کرتہ نیچا ہے۔ دوسرا کرتا پہن لیں تاکہ کوئی مذاق نہ اڑائے۔ ارشاد فرمایا۔ حضور! مناظرہ میں کروں گا، میرا کرتا مناظرہ نہیں کرے گا۔

گمشدہ تانبہ کی رکابی واپس آگئی

حاجی محمد حاجی عمر ڈوسا قادری برکاتی رضوی حشمتی کا بیان ہے کہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے مقدمہ کے دوران حضرت کی قیام گاہ پر حضور سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ختم شریف ہوا۔ میرے گھر سے برتن آئے اور فاتحہ و تقسیم تبرک مبارک کے بعد برتن واپس آئے تو ایک رکابی تانبہ کی نہ ملی گم ہو گئی۔

میں نے آکر ان لوگوں سے جو منتظم تھے اس سے کہا۔ ان لوگوں نے بھی سب جگہ دیکھا مگر نہیں ملی۔ دو تین روز کے بعد گھر میں پھر سوال ہوا کہ وہ تانبہ کی رکابی ابھی تک نہیں آئی۔

جس سے آکر محمد ظہور رشید فی حشمتی سے کہا۔ انھوں نے بھی کہا کہ ڈھونڈیں گے پھر
چند روز بعد گھر میں ورا ثقی سے سوال ہوا۔ میں حضرت کی قیام گاہ پہ آیا۔ حضرت نماز
عصر کے بعد وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کی اور دست بوسی کر کے بیٹھ گیا
حضرت نے اشارے سے خیریت دریافت کی۔ میں نے جو بیٹھتے ہوئے تا بعداری کا بالی
کے گم ہونے اور اس پر گھر میں تنگی سے منظر [illegible] کا ذکر کر دیا حضرت نے وظیفہ
پورا فرما کر صبر کرنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر خاموش رہ کر میں نے پھر بالی کا تذکرہ چھیڑ دیا۔
حضرت نے پھر صبر کا حکم دیا میں چپ ہو گیا اور دو تین منٹ کے بعد جب [illegible] کی لگی تھی
دعا کا کوئی [illegible] کی آرزو آئی حضرت نے مجھے حکم دیا وہاں جا کر دیکھو اب میں نے جا کر
دیکھا تو میرے گھر کی گمشدہ بالی پڑی تھی۔ میں اٹھا کر لایا اور حضرت کو دکھا کر عرض
کیا یہی بالی گم تھی۔ حضرت نے تبسم فرمایا۔ اور کہا جاؤ تمہاری جیسے مل گئی گھر والوں
کو دیدو۔ مغرب کے قریب مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب قادری برکاتی رضوی حشمتی
بھائی پوری آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ بالی آپ نے کہیں رکھی تھی، انھوں نے کہا رکھی
نہ تھی بلکہ آپ کے بتانے سے ہم سب کو اس کی تلاش تھی یہ کہاں ملی۔ میں نے انہیں پورے
ملنے کا سارا واقعہ سنایا۔ مولانا صاحب نے کہا حضرت کی دعا قبول ہوئی آپ کی گمشدہ
بالی مل گئی۔

---

۱ حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید ہیں، نثار [illegible] آنجناب حضرت حشمتی تشریف
لاتے [illegible] تمام کام کاج چھوڑ کر صبح و شام [illegible] حاضر خدمت رہتے تھے حضرت فرماتے محمد ظہور [illegible]
[illegible] مولا تعالیٰ مغفرت
فرمائے اور [illegible] آمین (منصور رضوی)

۲ [illegible] مدرسہ [illegible] اہلسنت [illegible] ضلع بستی [illegible]
[illegible] حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے ساتھ تھے۔

(منصور رضوی)

حضرت کے جسم کا ایک ایک عضو الگ دیکھا

میمن حاجی عثمان عبد [illegible] قادری برکاتی رضوی حشمتی گونڈل والے کا بیان ہے کہ ۱۳۷۲ھ
میں گونڈل کے [illegible] جلسہ [illegible] حضرت کو دعوت دی حضرت تشریف لائے اور میرے
مکان پر قیام ہوا جس کمرہ میں قیام تھا اس میں میرے [illegible] مکان سے ہی آنے کا راستہ
تھا اور باہر سے بھی راستہ تھا ایک رات تین بجے کے قریب پیشاب کی حاجت سے میں
اٹھا اور اندر کے راستے سے حضرت کے قیام گاہ پہ گیا۔ دیکھا باہر کا دروازہ بند ہے اور
لائٹیں بہت ہلکی روشن ہے، میرے چراغ کی لو تیز کی تو دیکھا کہ بستر پر حضرت کے جسم
کا ایک ایک عضو جدا جدا کیا ہوا ہے۔ میں نے چراغ کو ہاتھ میں لے کر اور غور سے
دیکھا اب مجھ پر سخت خوف طاری ہو گیا۔ چراغ رکھا اور گھبراہٹ میں باہر آیا جلدی سے
پانی کا مٹکا جہاں رکھا تھا وہاں پر میں سہارے سے بیٹھ گیا۔ سارا بدن پسینہ پسینہ
تھا اور میں پریشان تھا کہ کیا ہوا میں کیا کروں کس سے کہوں اور کہوں تو کیا کہوں۔ یہ
رات میں گھر میں کون دشمن آگیا جو ایسا کام کر گیا۔ بچے بیگم سب کیا کہیں گے مجھ پر ہنسیں گے
کہیں گے میں تو حضرت کے گھر والوں اور مریدوں کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہا۔ میرے
گھر میں یہ واقعہ؟

ایسی ہی باتیں ذہن میں آ رہی تھیں کہ ایک دم دروازے کی طرف سے حضرت
تشریف لائے اور فرمایا کیوں حاجی صاحب خیریت ہے اس وقت کیسے آگئے جائیے
جا کر آرام کیجئے۔ سب میری حالت اور حیرت [illegible] وہاں [illegible] کا ایک ایک حصہ الگ الگ
دیکھا۔ یہاں حضرت صحت و سلامتی کے ساتھ سامنے تھے۔ میں آگے بڑھ [illegible]
واقعی حضرت ہی ہیں۔ [illegible] ہوگئی مگر اب یہ حیرانی کہ میں نے بستر پر کیا دیکھا تھا

---

۱ حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے خاص الخاص مرید [illegible] کے مشہور [illegible]
[illegible] تھے چند سال ہوئے انتقال ہو گیا [illegible] حضرت فرماتے اور ان کے بچوں کو
[illegible] آمین ۔ منصور رضوی

اور سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ حضرت کے ساتھ گھر سے نکل گئے تو حیرت ہوئی کہ وہاں کچھ بھی نہ تھا۔
حضرت نے فرمایا جائیے آرام کیجئے میں گھر میں آگیا مگر حضرت مطمئن نہ تھے۔ سبھی جب جاگ
آجاتا ہے تو میدان غائب ہو جاتا ہے۔ پھر دوسرے روز حضرت نے بلا کر اطمینان دلایا
اور فرمایا حاجی صاحب آپ نے آج حضرت دیکھی ہے کسی کو بھی زندگی میں کسی سے مت کہئے گا
یہ وعدہ کیجئے اور حاجی صاحب نے حضرت کی حیات ظاہری تک یہ واقعہ کسی کو نہ بتایا۔ بعد
وصال ظاہر کیا۔

مال و دولت سے اجتناب

مال و دولت جمع کرنے کا کبھی خیال نہ کیا۔ جو آیا تو پہلے اپنے رہنے کا مکان بنوایا یا
کتب خانہ جمع کیا۔ دو بار حج کیا۔ مدینہ طیبہ کی حاضری سے مشرف ہوئے۔ دو صاحبزادیاں
اور ایک صاحبزادے خلف اکبر کی شادیاں کرائیں یا وہ زمین خریدی جس پر رہائش کا انتظام فرمایا۔
حضرت کے ساتھ جو صاحب ہوتے وہی سفر میں حضرت کے خرچ کے ذمہ دار ہوتے اور جو کچھ
نذرانہ و فتوح ہوتی وہ حضرت ان ہی کو دیتے۔ مکان پہنچنے کے بعد وہ صاحب جو بھی دیدیتے
حضرت وہ لے لیتے اور کبھی کسی ہمسفر سے کوئی حساب نہ لیتے کہ اس سفر میں کتنا کیا آیا
اور کیا خرچ ہوا۔ اب آپ کیا دے رہے ہیں۔

عمل سندونی کا ارادہ!

حضرت کے بڑے برادر نسبتی جناب سید حسن خاں صاحب قادری برکاتی رضوی
کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت پر کچھ قرض ہو گیا میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس فتوح
کے کتنے اعمال ہیں اپنے مشائخ کرام کے مجربات میں سے کوئی عمل کیوں نہیں کر لیتے
جب دیکھو قرض ہوتا ہے بہت کچھ سمجھانے کے بعد عمل سندونی کرنے کا ارادہ فرمایا
اور کہا کہ پہلے میں استخارہ کر لوں اگر اجازت مل گئی تو عمل کر دوں گا۔
شب میں استخارہ کیا۔ صبح کی نماز کے بعد تشریف لائے اور فرمایا سید بھائی
استخارہ بہت مبارک ہوا۔ مجھے عمل سندونی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دریافت

کرنے پر فرمایا رات حضور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف
لائے سلام و مصافحہ و دست بوسی کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ اور پھر حضور اعلیٰ حضرت
قبلہ نے مسکرا کر فرمایا مولانا آپ کو فتوح و دست غیب کا کوئی عمل کرنے کی کیا ضرورت
ہے رب تبارک و تعالیٰ دینے والا اور مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
بانٹنے والے ہیں پھر کیا فکر ہے فرما کر تشریف لے گئے اور مجھے بے فکر کر گئے۔ فالحمد للہ۔

اپنے مرید کو خواب میں خبر دے گئے

محمد عثمان صاحب قادری برکاتی رضوی حشمتی گلبرگہ شریف کا بیان ہے کہ [illegible]
۱۳۸۰ھ میں گلبرگہ شریف اپنے وطن میں تھا ایک روز خیال آیا کہ اب بمبئی چلیں محرم
شریف آرہا ہے۔ حضور پیر و مرشد شیر بیشۂ سنت قبلہ تشریف لائیں گے حضرت
کی زیارت بھی کریں گے اور حضرت کے ارشادات عالیہ و بیانات مبارکہ بھی سنیں گے۔
رات کو خواب دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے۔ وہ بہت اچھے لباس والے اور شکل و صورت
والے لوگ ہیں سب ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے ہیں۔ جنازے پر بہت پھول ہیں
اتنے میں حضرت پیر و مرشد شیر بیشۂ سنت میرے پاس تشریف لائے میں نے سلام
کیا دست بوسی کی۔ حضرت نے فرمایا عثمان بھائی اب میری تمہاری ظاہری ملاقات
نہیں ہوگی۔ میں آج تم سے ملنے آگیا یہ دیکھو میرا جنازہ ہے۔ اور ۸ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ
یاد رکھو۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے۔
میری آنکھ کھلی تو فجر کے قریب کا وقت تھا بڑی حیرت ہوئی کہ خواب معاملہ
کیا ہے۔ بہر حال میں بمبئی آیا۔ یہاں حضرت کو بلانے کی تجویز سنی۔ دعوت دی گئی
مگر حضرت نہیں آئے یہاں تک کہ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ کا چاند نظر آیا۔ تاریخیں گزرتی
رہیں دریافت حال کرنے کے تصور سے ہی کانپتا رہا۔ یہاں تک کہ ۹ محرم کو مغرب کے قریب
پیلی بھیت سے ۸ محرم دن میں گیارہ بجے کا روانہ کیا ہوا ٹیلیگرام ملا کہ ۸ محرم کو حضرت کا
وصال ہو گیا۔ اور تاریخ وصال ۸ محرم معلوم ہوئی۔ جو پہلے معلوم ہو چکی تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبورِ مسلمین کا احترام

حضرت شیرِ بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلمانوں کی قبروں کے احترام کا بہت دھیان رہتا تھا۔ اسی بیماری میں ایک دن صاحبزادگان وغیرہ سے فرمایا کہ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تم کو اور آپ سب کو اور سب سنی بھائیوں کو سلامتی ایمان و سنیت کے ساتھ دنیا سے اٹھائے، آمین۔

میری قبر آپ لوگ قبرستان میں میرے نورِ نظر محمد اسرائیل رضا مرحوم، اور میرے پیارے نواسے محمد [illegible] رضا مرحوم کے پاس بنائیں [illegible] تو خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رحمت و فضل و کرم سے امید ہے کہ سنی بھائی [illegible] کی قبر پر [illegible] فاتحہ پڑھنے آئیں گے تو دوسرے مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی ہوگی [illegible] میں کوئی پیر رکھے گا کوئی جوتا چپل رکھے گا کوئی بے حرمتی میں تھوک دے گا۔ لہٰذا مجھے قبرستان میں دفن نہ کریں بلکہ میری خریدی ہوئی زمین، جو مکان کے پیچھے ہے، اس میں مجھے دفن کریں۔ یہ ہے قبورِ مسلمین کا احترام۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ قبر سے تکیہ لگائے بیٹھا ہے تو ارشاد فرمایا یا صاحب القبر لا تؤذیہ ولا یؤذیك۔ اے قبر سے تکیہ لگانے والے، تو قبر والے کو ایذا نہ دے نہ وہ تجھے ایذا دے۔ معلوم ہوا کہ قبر کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے وہ قبر کے اندر والی میت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سنی مسلمانوں کو قبورِ مسلمین کی بے حرمتی سے بچائے۔

شہیدِ ذی شان

۸۰ ـــ ھ ـــ ۲

بارہ بنکی ضلع میں حضرت کو زہر دیا گیا۔ [illegible] کے [illegible] بیماری کا نام ہو کر حضرت کا وصال ہوا۔ بڑے بڑے حاذق طبیبوں نے اور تجربہ کار حکیموں، ماہر ڈاکٹروں

نے اپنی تشخیص میں کہا اور لکھا کہ حضرت کو کوئی زہر دیا گیا ہے [illegible] دیا گیا تو غرض ہے کہ وہ زہر فوراً اثر کرے [illegible] جاتے بلکہ وہ رفتہ رفتہ ذرا ذرا اثر کرے اور ایک مدت تک حضرت نے اس کا احساس بھی نہ فرمایا۔ اور جب خون میں تحلیل ہو گیا تو [illegible] دیر سے [illegible] زہر پسندی کے تحت [illegible] اثر [illegible]۔ مگر قدرت ہے کہ جب وہ خون [illegible] پھوڑے پھنسیاں نکلنے لگیں [illegible] پھوڑے پھنسیاں [illegible] تاکہ اصل معاملہ چھپ جائے اور پھوڑا [illegible] ہے کہ حضرت شیرِ بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کو کوئی بھی جسمانی مرض نہ تھا [illegible] اور حق [illegible] کی تصدیق ڈاکٹروں، حکیموں [illegible] کی رپورٹ سے بھی ظاہر ہے۔

استحقاقِ شہادت

۸۰ ـــ ھ ـــ ۱۴

حضرت شیرِ بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے جو استحقاقِ شہادت ہوا، اس سلسلے میں حضرت کے پیچھے [illegible] حضرت کے [illegible] سے کچھ [illegible]

[illegible] میں بڑی عظیم الشان محفل بھی کی گئی ہے [illegible] حضرت کے مکان تک [illegible] گھوڑے سوار کھڑے ہیں جن کے ہاتھوں میں [illegible] جھنڈے ہیں۔ ایک [illegible] کا [illegible] ہے اور دوسری [illegible] کا [illegible] ہے۔ ہم حضرت شیرِ بیشۂ سنت کو لینے آئے ہیں۔ [illegible] شکل و صورت [illegible] حضرت سے [illegible] کے بعد حضرت [illegible] میں [illegible] کرتے تھے

تشریف لائے اور ان لوگوں سے ملاقات کی پھر ان حضرات نے آپ کو [illegible] روانہ کر دیا [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے درمیان [illegible] کی طرف کو مرکز بنائے ہوئے [illegible] حضرت کا مزار [illegible] علم [illegible] آپ کو [illegible] کھل گئی۔

حضرت کے بڑے صاحبزادے [illegible] حضرت مفتی اعظم [illegible] سے بریلی شریف کی خدمت میں [illegible] حضرت نے [illegible] کی شہادت کی بشارت تھی۔ فالحمد للہ رب العلمین

[illegible] مظہر علی حضرت کی سیرت [illegible] ان کی

تکریم شہادت اور استحقاق شہادت

یہ بھی حضرت کے [illegible] ہے

آخری نصیحت و مرید

[illegible] محرم الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق [illegible] جولائی ۱۹۷۶ء [illegible] کو [illegible] کے ایک صاحب [illegible] علیہ [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] کے ساتھ [illegible] پہلی بیعت حضرت سے مرید ہونے کے لیے روانہ ہوئے اور [illegible] محرم الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق [illegible] جولائی ۱۹۷۶ء [illegible] کو [illegible] پہنچے۔ حضرت کے [illegible] حضرت [illegible] دلائل الخیرات شریف [illegible] شجرہ مبارکہ پڑھ کر [illegible] حضرت کے معمولات [illegible] ۹ بجے [illegible] صاحبان کو [illegible] حاضر ہوئے۔ سلام و دست بوسی سے مشرف ہوئے حضرت نے خیریت دریافت فرمائی [illegible] انہوں نے مرید ہونے کی تمنا عرض کی۔ فرمایا [illegible] وضو کر [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] عقیدت [illegible] کی [illegible] استقامت [illegible] یہ رقم تمہاری حیثیت سے زیادہ ہے یہ قبول نہیں کروں گا [illegible] حضرت [illegible] کے بچے کو [illegible] کے [illegible] حاضری کی اجازت چاہی ان کو اجازت [illegible] رخصت کیا [illegible] کے قریب کا وقت ہو گیا [illegible] میں [illegible] ہو گئی تھی [illegible] مولوی حکیم مرتضیٰ [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] جو [illegible] حضرت کے [illegible] کی [illegible] حضرت نے [illegible] مولانا [illegible] فرمایا کہ حکیم صاحب کو میرا سلام کہو اور کہو کہ حضرت سیدی مفتی اعظم [illegible] کی اہلیہ محترمہ علیل ہیں۔ [illegible] آپ کی [illegible] بریلی شریف تشریف لے جائیں [illegible] وقت آ گیا۔

اس کے بعد فرمایا اگر معلوم ہو [illegible] قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے۔ فرمایا سب لوگ بیٹھ جاؤ میں کچھ پڑھوں گا۔ سب لوگ بیٹھ گئے مولانا [illegible] صاحب [illegible] حضرت کے سامنے بیٹھے تھے [illegible] بیٹھے ہیں تو ان سے [illegible] فرمایا [illegible] میں کچھ پڑھوں گا تو وہ بھی اٹھ گئے۔ حضرت نے سورۂ یٰسین شریف شروع کی اور بلند آواز سے تلاوت کرتے رہے۔ سورۂ مبارکہ پڑھ کر کچھ اور پڑھنا شروع کیا [illegible] کم ہونے لگی [illegible] تمام لوگ قریب آ گئے۔ مولانا [illegible] صاحب نے [illegible] ہاتھ رکھا تو [illegible] حضرت نے

اسی وقت کلمہ طیبہ پڑھا۔ ایک ہلکی سی ہچکی آئی اور مسکراتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے

۸ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۸۵ء

بروز یکشنبہ دن میں ۱ بجکر ۳ منٹ پر انتقال فرمایا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ رَضِيْنَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی

وقت وصال تک ہوش و حواس کے ساتھ گفتگو فرمائی سکرات کی کیفیت قطعاً محسوس نہ ہوئی۔ گھر کے تمام لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت رب جلیل سے واصل ہو رہے تھے اور حکیم صاحب کا بیان ہے کہ مجھے وہم بھی نہ تھا کہ حضرت رخصت ہو چکے ہیں۔

واقعات بعد انتقال

وصال قدس کے بعد حضرت کا چہرۂ مبارک بہت نورانی اور سرخ و سفید ہو گیا تھا۔ حضرت والد شاہ الحاج مفتی محمد حبیب رضا صاحب قادری رضوی جنہیں پیلی بھیت کا بیان ہے کہ میں نے تو خوبصورت میت کہیں دیکھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے حضرت سو رہے ہیں اور کوئی حسین خواب دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔

غسل دینے والے حضرت مولانا ملک محمد احمد صاحب قادری رضوی و مولانا مفتی مدرس مدرسہ صاحب و جناب سید حسن صاحب کے بیانات ہیں کہ حضرت کا جسم بہت نرم و نازک تھا کہ غسل مبارک کے وقت جس طرح گھمانا چاہتے تھے جسم گھوم جاتا۔

پیلی بھیت شہر و اطراف بیسلپور، پورن پور، شاہجہانپور، بریلی شریف، نینی تال، بلند شہر، میرٹھ، کانپور، دہلی وغیرہ سے کہاں کہاں سے بے شمار عقیدت مند عوام و خواص علماء و مشائخ سنی درسگاہوں کے طلبہ جنازہ میں شرکت کے لئے جمع ہو گئے دس بجے شب میں

حضور سیدی مفتی اعظم سید صاحب قبلہ دام ظلہم العالی کی اجازت سے مرشد ملت پیلی بھیت صاحب سجادہ نشین نے نماز جنازہ پڑھائی ہزاروں مسلمانوں نے نماز میں شرکت کی اور دوسرے شب میں حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر علی مظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قبر میں رکھ دیا۔

حضرات علمائے اہلسنت و شعرائے ملت نے محبت سے تاریخی مادے مرتب فرمائے۔ میں نے بھی علم و عمل سے تاریخی مادے نظم کر کے کتاب مادے نظم کئے ہیں جو قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں

مرقد پُر نور ہے جب تاریخ رحلت آپ کی
خلد میں داخل ہو حضرت قلم حشمت علی

یہ مختصر مضمون حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی سیرت و سوانح پر مرتب کر دیا ہے۔ مولا عز و جل قبول فرمائے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و نجات کا ذریعہ و سبب بنائے۔

جماعت اہلسنت میں حضرت کے مثل ظاہر فرمائے اور ہم سب کو دین اسلام و مذہب اہلسنت و جماعت پر ثبات و استقامت اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

بجاہ حبیبہ النبی الرؤف الرحیم علیہ و علی آلہ و اصحابہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم

فقیر ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان ابن ابو المعالی محمد ولی خان آفریدی قادری برکاتی رضوی لکھنوی غفرلہ مدیر مفتی اہلسنت بمبئی و خطیب و امام سنی بڑی مسجد ۱۲۷ مدنپورہ بمبئی ۸

۱۵ ربیع الاول شریف ۱۴۰۶ھ

٧٨٦/٩٢

حضرت شیر بیشۂ سنّت

علیہ الرحمۃ والرضوان

کے چند خطوط

بنام

الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب قادری برکاتی رضوی حشمتی

اور

حضرت کے ہمراہ پہلے سفرِ حج کے

کچھ

اہم واقعات

حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب قادری رضوی حشمتی نے محمد منصور علی خان کے پاس حضرت علیہ الرحمہ کے چند خطوط بطور تبرک [illegible] ان خطوط کو [illegible] حضرت شیر بیشۂ سنت [illegible] کے دل میں اسلام و سنیت کا کیسا درد اور اشاعت حق کا کیسا جذبہ [illegible] تھا۔ [illegible] جذبات [illegible] سے معمور و لبریز ہے۔

حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ جب پہلی مرتبہ حج و زیارت کے لئے تشریف لے گئے جس کی تفصیل حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے گذشتہ صفحات میں قلمبند فرمائی ہے تو حاجی صاحب موصوف بھی حضرت کے ہمراہ تھے۔ اس سفرِ حج و زیارت میں جو اہم [illegible] حاجی صاحب [illegible] نے خود آنکھوں سے دیکھے ان [illegible] حضرت کو [illegible] جناب کو حاجی صاحب نے قلمبند کیا ہے۔ حضرت شیر بیشۂ سنت [illegible] اور حاجی صاحب کا یہ مضمون بھی ان خطوط کے ساتھ [illegible] جو ایک قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ہم [illegible] کے طالب ہیں [illegible] بزرگان کرام ثبات و استقامت کے ساتھ [illegible] اسلام و سنیت [illegible] قائم رکھے [illegible] مذہب کی [illegible] ان خدمات کو قبول فرما کر بخشش و نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

فقط

محمد منصور علی خان قادری رضوی [illegible]

[illegible] ١٤١٢ھ مطابق ٣٠ [illegible] ١٩٩٢ء [illegible]

پہلا والا نامہ

٧٨٦/٩٢

برادر دینی و یقینی عالی جناب [illegible] حفظکم الرب تعالیٰ

[illegible] وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ [illegible] اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بذریعہ ایک ماہ کے سفر سے بحمدہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بخیریت گھر واپس ہو کر آپ کا چھ سات ورق کا مکتوب نادر دیکھ پڑھ کر خوشی ومسرت ہوئی۔

آج چھ جمادی الآخر ۱۴۱۳ھ بروز یکشنبہ ایک بجے دن ... وقت آپ کے بھیجے ہوئے پچاس روپے ٹیلیگرام منی آرڈر سے وصول ہوئے۔ اس کے عوض میں مولیٰ رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم آپ کو آپ کے اہل وعیال کو دین ودنیا کی عزت کے زیور سے مزین فرمائیں اور ہر قسم کی آفات و بلیات دونوں جہاں سے محفوظ رکھیں، دشمنوں سے مامون فرمائیں۔ آمین

بزم قادریہ رضویہ بمبئی کو چاہیئے کہ خلوص رضائے خدا ورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم حاصل کرکے نیک نیت سے اسلام وسنیت قادریت رضویت کی بہبودی اتفاق واتحاد کے ساتھ مخلصانہ خدمتیں بحمدہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کرتے رہیں کسی کی لغو گالیوں کا مت جواب دیں۔ ان کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔

انشاء المولیٰ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم خدا ورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم وحضور غوث اعظم وحضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما خدمت گاران اسلام وسنیت کی خود ہی مدد ونصرت واعانت فرمائیں گے۔

محمد جیلانی، محمد ظہور رضوی، حمزہ محمود، محمد عزیز، محمد عباس ودیگر برادران اہلسنت سلمہم کو سلام مسنون ہے۔ دعائے خلوص مشمول

عبید الرضا غفرلہ

۶ جمادی الآخر ۱۴۱۳ھ یکشنبہ

دوسرا والا نامہ

$\frac{۴۹۶}{۹۲}$

بزرگ دینی رضیمی قدوئے رضویت شیر سنی قادریت خادم سنت حاجی محمد حاجی عمر قادری رضوی حفظکم المولیٰ القوی ... بجاہ سیدی ... مشفق وعلی وعلی آلہ بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم وعلی صحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خلوص ومحبت کے ساتھ لوجہ المولیٰ تعالیٰ ورضائے حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بزم قادریہ رضویہ کو دوام ترقی پہنچانے کی سعی برابر بحمدہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کرتے رہو۔ غوث پاک واعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما کا مولیٰ رکاز عطا فرماتے رہیں گے۔

کسی سے کوئی مت تنازع، نہ کسی مخالف کی مخالفت کا جوابی جو بلکہ نظر کرو ہیں خدمات سنیت ورضویت کریں۔ پیش نظر ہمیں رکھو خدا ورسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم وغوث پاک واعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما اپنے فضل وکرم دولت وامداد کے ساتھ دونوں جہاں میں ہمیشہ ہمارے اور آپ سب کے ساتھ رہیں۔ آمین۔ جملہ اراکین بزم قادریہ رضویہ سلمہم کو سلام ودعا

فقط عبید الرضا غفرلہ

تیسرا والا نامہ

$\frac{۴۹۶}{۹۲}$

محب دینی رضیمی محب سنیت عمدہ عزیز بہت احمد عزیز قادری سلمکم المولیٰ الاکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

تعویذ بھیجتا ہوں۔ اسکو موم جامہ کرکے لڑکی کی داہنی بانہ سے گرگلے میں پہنچوا دیں

کی دعوت دی اور یہ بھی خیریت بہت جلد لکھو۔ سب سنی کانفرنس کرکے [illegible] میں
کرتے رہو۔ خدا اور رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
کی ہم ۲ اپریل ۱۹۴۲ء کی چٹھی میں کوئی شگاف ... نگاہ و بے سیکار ... سرکار قادریہ
حسینیہ ... حضرت ... کا مل ... قادریہ ... حضرت ... برہ ...
غلبہ ظاہرہ عطا فرمائے اور سنی جمعیتیں ... کے ... ہے ... دوست ...
کو قلعۂ ... کرکے ہمیشہ کے لئے ... سمیت ... اور ... مال ...
کا چرچا ... کے ... کا ... فرمائے ... اور ہم سب کو ... کو ... اور
سنیت کے عقب ... اور ... کے ساتھ خیریت و عافیت صحت و سلامت فتح ونصرت
و فرحت و مسرت و عزت و حرمت کے ساتھ ہمیشہ دارین میں مستقیم رکھیں آمین بحرمۃ
سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سیدنا الامام الاعظم ومتصدق مرشدنا
مجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم ورضاہم عنا ورضی عنا بہم فی
الدارین۔ آمین ثم آمین

میرے دوم محمد صدیق ... قادری ... سے بعد سلام ... کہ ... سے
آپ سے کوئی خط نہیں لکھا ... کرنا ... پریشانیوں کے سبب ... قدرے ... تعویذ بھیجئے
... ہو گئی ... سب ... کو ... حاجی ابوبکر حاجی احمد
... والا ... دوسری ... مصطفیٰ ... صاحب کو حضرت ... سید محمد حسیم صاحب
... سید ... کی خدمت میں سلام ... ہے ... ہوں ...
فقیر عبید الرضا ... غفرلہ ... دوم ... ۲۷ ...
دوم ... ۱۳۶۱ھ ... بالجنۃ ... لی

چوتھا والانامہ

[illegible]
... حاجی ... حفظکم ...
... جمیع الخلق ... مولائے ... و
... بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و

صحبہ وبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم و
علیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ!
... کے ... گروہ ... سب کی دعا سے تم کو
... سب مسلمانان اہلسنت کو خیریت سے ... ہوں ... حبیب
وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم مبارک فرمائیں اور تم کو تمام مقاصد جائزہ
... میں ... عظیم و فتح مبین ... اور ... ہوں ...
... کامل ... فرمائیں اور آپ سب کو اور ہم سب کو ... سنیت ...
... خیریت و عافیت صحت و سلامت و فتح و نصرت و فرحت و مسرت کے ساتھ
ہمیشہ دارین میں ... مستقیم رکھیں ... سب ... اور ... کو
... سنیت ... مقدسہ ... مبارکہ کی ... مقبول
... عنایت فرمائے رہیں اور ... سب ...
... حق ... ہمیشہ کے لئے ... کریں۔ آمین
بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سیدنا الامام الاعظم ومتصدق
مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم
فی الدارین آمین ثم آمین۔

... سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں ...
... سلسلۂ مقدسہ ... سب بیعت ...
کرکے ... داخل سلسلہ ... بہتر ہے ... جب ...
ہو ... تعالیٰ ... حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
... آنے ... تو وہ سب ... داخل سلسلہ ہو جائیں گے۔

... اوراد و اعمال و وظائف ... کی اجازت ... کی ... سب کی اجازت
مطلقہ ... وبحرمۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ... ہوں۔ خدا و
رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ان سب کی بے شمار برکات سے دارین

میں تم کو دعا گو گنہگار سگِ بارگاہ قادری سب کا [illegible] دعتری کو [illegible]
تین ۔ برادرم امداد اللہ سلمہم کو روانہ کردہ جنتری کی نقل ملی ۔ یہ دیکھ کر تم تینوں کی حق
پسندی پر مسرت ہوئی ۔ بلوجہہ رب الکریم محمد و علی حبیبہ و آلہ الصلوٰۃ
والسلام

عزیزی کی علمی اور دینی [illegible] کا ایک طویل [illegible] خط [illegible] کا وصول
ہوا ۔ مجھ جیسا کاہل [illegible] دست [illegible] شخص [illegible] کے جواب لکھنے پر
مجبور ہے [illegible] کی حاجات کا [illegible] خطوط کے جوابات [illegible]
مسترشدوں کی [illegible] کا تحریری شکریہ ۔ بجا لائے [illegible] حضور غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی سرکار میں [illegible] کرتا ہوں ۔ جو حضور علیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
عرض کیا ہے ۔

قرآت [illegible] میں تنہا کام [illegible]
جب [illegible] دل [illegible] ہے عرش

[illegible] کا جو [illegible] ادا کیا ہے [illegible] اپنے پاس [illegible] اور
ایک نقل [illegible] پاس [illegible] ضروری ہے ۔ وحسبنا و نعم الوکیل
وعلیٰ حبیبہ و آلہ الصلوٰۃ و السلام [illegible]

روضہ اقدس کے اندر کی [illegible] کے سبب مجبور
ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ [illegible]
[illegible] عبد الحق [illegible] فقیر [illegible] قادری [illegible]
کو [illegible] اہلسنت [illegible] حضرت سلام [illegible] شروع ۔

فقیر کے شاگرد [illegible] سلمہم [illegible] فقیر [illegible] آپ کو
[illegible] سب سے [illegible] سب [illegible] توجہ
اللہ تعالیٰ و [illegible] حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible]
قلب کے ساتھ [illegible] تم سب [illegible] ان [illegible] ہرگز نہ کرو ۔

سب [illegible] کا [illegible] کے ساتھ [illegible] و [illegible] حبیبہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کرتے ہو

فقیر [illegible] مرض [illegible]

پانچواں والا نامہ

فرزند [illegible] رب المنن و پاسا مت
الصوم [illegible] والسرور [illegible] آمین بجرمۃ حبیبہ [illegible]
[illegible] علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم [illegible]
بعدد ما فی اللیل والنہار

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارے کئی محبت نامے [illegible] سے آئے [illegible] سگ بارگاہ قادری [illegible]
رضوی [illegible] حفظ پر [illegible] کرتا ہے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم اس [illegible] سے جس [illegible] تم [illegible] سے متاثر
ہوگئے [illegible] کا [illegible] سلمہم [illegible] تم کو
[illegible] محبوب [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] عظیم خیریت [illegible] و سعادت و عزت
[illegible] و مسرت کے [illegible] تعلیم [illegible] اہلسنت
کا دین و دنیا [illegible] چہرہ [illegible]
[illegible] و [illegible] بالا [illegible]
سیدنا الغوث الاعظم [illegible] الامام الاعظم [illegible] مرشدنا
[illegible] الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible]
[illegible] آمین ثم آمین

[illegible] وظیفہ [illegible] قلب [illegible] حسن نیت کے ساتھ [illegible]

[illegible] روحانی [illegible] کے نام [illegible] لکھے [illegible] عالیہ

قادریہ [illegible] مسلک اور حضور سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی [illegible]

میں [illegible] ہے [illegible] کا مجموعہ مبارکہ یاد کر [illegible] قادریت سے [illegible]

تعالیٰ و محبوب حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible]

[illegible] کی [illegible] معبود تعالیٰ و محبوب

حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible] حاصل [illegible]

[illegible] تحریک [illegible] ایک قریب [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] شریعت مطہرہ [illegible] حکمت [illegible]

کا لحاظ رکھتے ہوئے معبود تعالیٰ و محبوب حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وعلیٰ آلہ وسلم [illegible] والسلام مع الدعا

فقیر عبید الرضا غفرلہ

چھٹا والا نامہ

٩٢

برادرِ دینی و یقینی [illegible] صاحب قادری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] صاحب و سید حسن [illegible] صاحب [illegible] کے خطوط سے اور

برادرم [illegible] ابراہیم [illegible]

سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی آپ کے حالات پہ کلی اطمینان ہے۔

میرے پیارے دینی ایمانی عزیز بھائی ان حالات سے گزرتے ہوئے مولیٰ تبارک

وتعالیٰ [illegible] محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے [illegible]

[illegible] راستہ میں [illegible] فرماتا ہے [illegible]

[illegible] کرم سے [illegible]

[illegible] حاصل ہے [illegible]

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پیارا ہو جائے

[illegible] صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible]

[illegible] آمین [illegible]

[illegible] کے حق میں [illegible] مولیٰ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم [illegible]

شریعت مطہرہ [illegible] خیریت [illegible]

فقیر کا [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

آلہ وسلم آپ کے [illegible]

والسلام [illegible] فقیر شیخ عبید [illegible] غفرلہ

[illegible] ۲۳ شعبان المبارک [illegible]

ساتواں والا نامہ

٩٢

محب سنت [illegible] برادر دینی و یقینی احمد [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ [illegible]

جمیعہم الصلاۃ [illegible] والسلام الابدی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] برادرم سید حسن صاحب قادری

[illegible] خیریت [illegible]

[illegible]

کو دین و دنیا و آخرت کی بے شمار مسرتوں [illegible] سے
مالا مال فرمائیں اور آپ کو اور آپ کے [illegible] احباب و متعلقین کو [illegible]
کو میرے [illegible] احباب و متعلقین کو خیر و عافیت و صحت و سلامت و وسیع
و مسرت و شادمانی [illegible] میں اسلام و سنیت [illegible]
[illegible] کے ملاقات مستقیم رکھیں اور دین و دنیا کی راحت میں ایک [illegible]
آپ سب کو [illegible] بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم و برکۃ
سیدنا الامام الاعظم و بصدقۃ مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہم و رحمہم و رضی عنا بہم فی الدارین آمین ثم آمین

آپ کی کوئی بات مجھ کو ہرگز نہیں [illegible] میرے [illegible] آپ سے ناراض ہوں اور
آپ جیسے [illegible] فی الدین سنی مسلمان بھائی میرے لئے ہرگز [illegible]
نہیں [illegible] اس سے ناراض ہو جاؤں [illegible]
اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم و حضور سیدنا الغوث الاعظم و حضور سیدنا امام اعظم و حضور
مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ سے اور ہم سب سے دارین میں ہمیشہ راضی
رہیں آمین [illegible] آمین۔ میرے [illegible] لکھنے [illegible] کریں [illegible]
گناہوں کی شامت کے سبب اکثر سست و کاہل رہا کرتا ہوں اور فرصت بھی کم [illegible]
[illegible] میرے پاس کوئی بھی ایسا نہیں جو لکھنے پڑھنے میں میری امداد کر سکے۔ [illegible]
اس لئے بہت ضروری خطوط لکھے [illegible] رہ جاتے ہیں [illegible]
الیہ [illegible] اس وقت میری کثرت معاصی کے سبب میرے [illegible]
[illegible] دونوں [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم [illegible] ہیں لیکن [illegible]
[illegible] اس وقت بھی [illegible] ہے [illegible] زیادہ ہے [illegible]
[illegible] ۵۲ [illegible] ۲۹۸ [illegible]
[illegible] ذی الحجہ الحرام ۱۳۸۵ھ

مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء [illegible] ان کو [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم و حضور سیدنا الغوث
الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] کے [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی آلہ وسلم [illegible]۔
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم و حضور سیدنا
الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
آپ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہرگز ہرگز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

والسلام مع الاکرام

[illegible]
[illegible] ۱۳۸۵ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء
[illegible]

آٹھواں والا نامہ

[illegible]

...علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ... [illegible]

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

نواں والا نامہ

[illegible] حاجی محمد قادری رضوی [illegible]

[illegible] وسلم وعلی آلہ وصحبہ [illegible]

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

دسواں والا نامہ بصورت پیل

[illegible] سیدالسادات بزرگی قدر صیم [illegible]

[illegible] مسنت مسلکم بکرم [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] حبیب [illegible] محمد [illegible] احمد رضا

[illegible] وقت [illegible] کے قصد [illegible] قدم

[illegible] کے [illegible] میں [illegible]

[illegible] مجلس میلاد [illegible]

[illegible] علیہ وعلیٰ [illegible] وسلم [illegible] آمین

فقیر حبیب [illegible]

[illegible] جمادی الاخریٰ [illegible] ۱۳ [illegible]

ایک ضروری اور اہم اعلان

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف اور

دیگر تمام مطبوعات کے حقوق طباعت و اشاعت

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے فرزندان و دختران کے نام

محفوظ ہیں ۔۔۔ کوئی صاحب یا کوئی ادارہ تحریری اجازت کے بغیر

شائع و طباعت کا قصد نہ کرے ورنہ ان کے خلاف ضابطہ

کی کارروائی ہوگی ۔

[illegible] الحاج محمد منصور علی خان قادری

[illegible] الحاج [illegible] مقصود علی خان نوری

محمد [illegible]

فرزندان محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

پرانی یادیں

۲۳ دسمبر ۱۹۵۵ء کو بیت المال [illegible] ایک میٹنگ ہوئی [illegible]

تمام حاضرین نے طے کیا کہ حضرت شیر بیشہ سنت کو حج و زیارت کیلئے بھیجا جائے بالاتفاق

بات طے ہوگئی [illegible] حضرت [illegible] حضرت صاحب

[illegible] کے لئے روانہ ہوئے ۔

[illegible] میٹنگ ختم ہونے کے بعد [illegible] حضرت

سرکار [illegible] سیدی [illegible]

[illegible] الدین قادری [illegible] کرم پر حاضر

ہوا [illegible] سرکار [illegible]

[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

علیہ وسلم پڑھا [illegible] شریف [illegible] شریف

[illegible] کسی کی [illegible]

[illegible] سرکار [illegible]

حضرت [illegible] اسٹیشن [illegible]

[illegible] حضرت صاحب کے قریب کرسی پر بیٹھ گیا [illegible]

[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] طے ہو گئے ۔

[illegible] مدینہ منورہ کے [illegible] حاضری [illegible]

مدینہ شریف کی حاضری سے محروم [illegible]

مدینہ [illegible] مدینہ [illegible]

[illegible] الدین [illegible] غوث [illegible]

تو وہ انکار کر دیتے جس کی وجہ سے [illegible] گورنمنٹ نے [illegible] کے سلسلے
میں ان کو نامزد کیا۔

۱۹۶۵ء کو حضرت مرشد برحق نے [illegible] شیر بیشۂ سنت
مظہر اعلیٰ حضرت [illegible]
و خطیب عید الاضحیٰ الحاج مولانا الشاہ محمد حشمت علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی
لکھنوی علیہ رحمۃ والرضوان کے ساتھ بحری جہاز کے ذریعہ حرمین شریفین کی طرف روانہ ہوئے
میں بھی قسمت سے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔ اسی جہاز پر دیوبندیوں کے [illegible] مولوی [illegible]
منظور سنبھلی اور دیگر مولوی سفر کر رہے تھے۔ ہم لوگ ہر وقت پنج وقتہ نماز باجماعت
کر رہے تھے [illegible] اذان کے بعد [illegible] الصلوٰۃ والسلام علیک
[illegible] اذان [illegible] پڑھتے تھے جہاز میں ایک بار منظور سنبھلی مسئلہ
پوچھنے حضرت کے پاس آیا حضرت نے فرمایا تم مسلمان کب ہو جو مسئلہ پوچھنے آئے ہو
پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔

حضرت کے ایک مرید کانپور سے [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] کہا تھا کہ جب کوئی کام [illegible] کام کروں گا
[illegible] ملاقات کی اور کہا کہ میرے مرشد حج کو جا رہے ہیں آپ مجھے بھی بھیج
[illegible] انکار کر دیا۔ اب تو ناامیدی اور مایوسی کا عالم تھا۔ حضرت کے ہمراہ
[illegible] عظیم الشان اجلاس ہوا۔ اس مرید نے کہا کہ حضرت میں سلام
پڑھوں حضرت نے فرمایا پڑھو۔ اب انہوں نے بڑے پُر درد لہجے میں سلام پڑھا

طیبہ کو جانے والے میرا سلام لے جا

[illegible] حضرت اور علمائے اہلسنت کی موجودگی [illegible] حضرت پر بھی
عجیب کیفیت طاری تھی۔ سلام ختم ہو گیا [illegible]۔ ان مرید جن کا نام [illegible]
[illegible] مدینہ شریف [illegible] حضرت نے فرمایا چلو
[illegible] بندرگاہ پر [illegible] رخصت کرنے والے [illegible]

حاجیوں کو بحری جہاز کے [illegible] ٹکٹ [illegible] جہاز کے [illegible]
جاتے تھے۔ [illegible] روپیہ [illegible] ٹکٹ کا [illegible] پاسپورٹ و ٹکٹ کے
ساتھ ہمارے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ چونکہ یہاں بھی آگے سب سے پہلے اسی پر نظر پڑتی مگر وہ
[illegible] حضرت نے [illegible] پیچھے [illegible]
حضرت کے پیچھے پیچھے [illegible] سامنے [illegible] بندرگاہ کے باہر ہی آ گئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چار روپے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] کعبہ کا طواف کیا [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] ہم لوگ [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

پڑھتے تھے یا نہیں۔ جب ابن سعود حکومت کرنے لگے [illegible] کو قبل حکومت [illegible] شریف
پہنچے ہیں وہ وہاں رہتا ہے [illegible] حرم شریف میں باقاعدہ ملازمت ہوئی
جب وہاں حضرت نے فرمایا [illegible] حکومت نے [illegible] تقسیم کی ہے اگر ہمیں
سے مل جاتے تو [illegible] جب السلام [illegible] دکانیں تھیں [illegible]
[illegible] کرنے پر [illegible] وہاں [illegible] حضرت کو [illegible] حضرت
سے [illegible] حضرت [illegible] کا ایک [illegible]
[illegible] ابن سعود کو [illegible] کی کتاب کا
حوالہ دیتے کہ [illegible] عقیدہ رکھنے [illegible] الاسلام [illegible] کا قریب [illegible] ایک شور [illegible] ایک
سعدی عالم ابن سعود کو [illegible] ابن سعود کے ایوان تک پہنچ گئی۔
ابن سعود کے [illegible] سعدی [illegible] مولوی [illegible] تھے اس [illegible] مولویوں کو بلا کر
گفتگو کی تو یہ سب کے سب [illegible] عالم کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا [illegible] بڑے بڑے [illegible]
مقابلے میں [illegible] تم [illegible] ساری دنیا سے بھی مولوی
صاحبان آ جائیں تو اس کے مقابلے میں کوئی بھی ٹھہر سکے گا۔ ابن سعود نے [illegible]
[illegible] ایک وزیر کو حضرت کے پاس بھیجا وزیر حضرت کے علم [illegible]
[illegible] صاحب وزیر کو حضرت کے پاس لائے [illegible] حضرت سے [illegible] صاحب نے وزیر کا تعارف کرایا
حضرت نے وزیر سے عربی میں گفتگو شروع فرمائی [illegible] آپ [illegible]
بادشاہ کو کافر کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا میں اہلسنت کا حنفی ہوں [illegible] کتاب دکھا کر [illegible]
[illegible] لکھا ہے [illegible] عقیدہ کی [illegible] ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر
مرتد ہے۔ وزیر نے کہا اب کیا صورت ہے حضرت نے فرمایا ابن سعود اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرے
اور کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو [illegible] پھر اپنے کفر [illegible] مناظرہ ابن سعود کے کفر
پر ہوگا عرب [illegible] میں ہوگا حرم شریف میں [illegible] حرمین شریفین کے ہر مکان میں اس بات
کا [illegible] ہوگا۔ وزیر [illegible] اس کے بعد رخصت ہو کر ابن سعود کو حضرت
کی [illegible] اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا [illegible] ابن سعود کا پیامبر

ہو گئے۔ [illegible] اس عالم نے میری قوت کو چیلنج کیا ہے اور تم سب خاموش ہو اگر یہ
[illegible] اس عالم کا چیلنج قبول کرتا ہوں تو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ عرب [illegible]
[illegible] ہر مکان میں [illegible] ہر جگہ کا مسلمان یہاں [illegible] میری حکومت کا
[illegible] دنیا بھر [illegible] تم لوگ سارے [illegible] ہو [illegible]
[illegible] یہ اللہ کی طرف سے [illegible] پھر [illegible] کی مدت [illegible]
کسی طرح [illegible] جائے۔
حضرت کو [illegible] کئی [illegible] گئے۔ [illegible] حرمین شریفین سے ہمارے [illegible] کے
[illegible] نماز جنازہ [illegible] مسجد [illegible] وقت کے [illegible]
[illegible] عام [illegible] سعود کی حکومت کے گیت گاتے تھے۔
ابن سعود [illegible] تعریف کی تھی اس کے لئے [illegible] اس پر [illegible]
بحکم شریعت [illegible] نماز جنازہ کے بعد اس عورت کو دفن کر دیا گیا حضرت نے بعد میں پوچھا
کہ اس کی نماز جنازہ کس نے [illegible] کہ وہ [illegible] حضرت
اس کے [illegible] کر [illegible] کر دیا [illegible] جنازہ ادا فرمائی۔
ایک مرتبہ دوران [illegible] رنگون کے سیٹھ صاحب حضرت کو دیکھ [illegible] دست بوسی
کی اور عرض کیا کہ حضرت ہمارا [illegible] کہیں گم ہو گیا ہے۔ بہت ڈھونڈا کہیں پتہ نہیں مل رہا ہے
دعا کر دیجئے حضرت نے دعا فرمائی وہ قیام گاہ پر [illegible] تمہارا [illegible] جہاں میں ہے
اور طبیعت [illegible] خراب ہے [illegible] سیٹھ صاحب [illegible] حضرت کی قیام گاہ پر ایک [illegible]
[illegible] اور کہا حضرت [illegible] پتہ چل گیا اس کی صحت [illegible] کیلئے دعا کر دیجئے۔ حضرت
نے دو ایک [illegible] فرما دیئے اور اس کیلئے دعا بھی فرمائی وہ سیٹھ صاحب
ہوئے اور قیام گاہ پر [illegible] تمہارے آدمی کا انتقال ہو گیا۔
ایک ماہ [illegible] مکہ معظمہ میں قیام رہا [illegible] مدینہ شریف [illegible] عبد الوہاب
صاحب حضرت کے مرید [illegible] بھی ساتھ [illegible] میں [illegible]
[illegible] ٹکٹ چیک ہوتا ہے [illegible] بیت المقدس [illegible] جگہ [illegible]

ہوئی وہ بہرحال مدینہ طیبہ میں تو لوگ بہت ہیں تو تھے ہم کو عقیدت ہے مگر چیکنگ کرنے والوں کو عقل نہیں آتی۔ ڈاڑھی کو گن کر چیک کرنا چاہیے بہرحال ٹھیک ہو۔

مدینہ شریف میں جب اس دن حضرت با برکت خلیفہ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے حضرت کو اپنے دولت کدہ پر لے جانے کیلئے آئے تھے ان کو حضرت سے کوئی اطلاع وغیرہ نہیں تھی حضرت کو تعجب ہوا پوچھا سرکار آپ نے کیسے تکلیف فرمائی فرمایا گھر میں بیٹھا ہوا تھا پیچھے سے کسی نے آواز دی میں کھڑکی میں آیا تو ان صاحب نے کہا مولانا آپ جلد بس اسٹینڈ جائیں مولانا حشمت علی صاحب آرہے ہیں وہ صاحب غائب ہوگئے۔ میں نے ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہیں ملے گھر سے میں بس اسٹینڈ آیا پانچ منٹ گذرے ہوں گے کہ آپ کی بس آگئی۔ حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی کے یہاں حضرت پیر و مرشد مہمان ہوئے حضرت مہاجر مدنی کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ کھانا بہت بڑا ہی پر تکلف ہوتا اور ہر وقت علیحدہ علیحدہ قسم کا کھانا ہوتا عرب کے لوگوں کا تو جواب ہی نہیں۔ اس مبارک دسترخوان پر حضرت اپنے ہاتھوں سے مجھے دیتے کہ تبرک ہے اور میں اس کو بھی کھا لیتا۔ دوران سفر بس میں میری طبیعت خراب ہوگئی دل کو امید ہوگئی کہ اب ہمیشہ کیلئے مدینہ منورہ کی خاک حاصل ہوگی۔ بس وضو کر کے مسجد اقدس کے سامنے حاضر ہوا تو بالکل تندرست ہوگیا جیسے کوئی شکایت اور کوئی مرض ہی نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تھا کہ حضور اس کی والدہ ساتھ میں ہیں اس کو خیر و عافیت کے ساتھ گھر پہنچا دیجئے۔ میں اپنی موت کی تمنا کر رہا تھا اور حضرت پیر و مرشد خیر و عافیت کے ساتھ گھر پہنچنے کی دعا فرما رہے تھے۔

مدینہ شریف میں باقاعدہ حرم نبوی شریف میں علیحدہ جماعت کے ساتھ نماز ہوتی تھی ایک بار وہاں کے نجدی عسکریوں نے پوچھا آپ جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھتے حضرت نے فرمایا میں اہلسنت کا مسلک ہوں اور لاؤڈ اسپیکر کے خلاف میرا فتویٰ ہے بعد میں حضرت نے فرمایا میں اگر دوسرے طریقے سے جواب دیتا تو چونکہ ہم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ کے مہمان ہیں ہمارے جانے کے بعد حضرت سے سختی کرتے اس لئے میں نے دوسری

طریقے سے جواب دیا تاکہ حضرت مہاجر مدنی صاحب قبلہ کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

مدینہ شریف کے اطراف میں کسی مسجد میں گئے وہاں حضرت پر کیفیت طاری ہوگئی مبارک مسجد کے در و دیوار منبر و محراب شریف کو چومنے لگے یہاں میرے سرکار کے دست مبارک لگے ہوں گے یہاں سرکار کھڑے ہوئے ہوں گے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ نجدی کا عالم تھا ایک سپاہی موجود تھا اس نے کہا ھذا شرک حضرت نے فرمایا یہ شرک ہے اور پوچھا اس نے پھر کہا یہ شرک ہے۔ تب حضرت کو جلال آگیا۔ بس فرمایا چومنا شرک ہے ارے تیرے دادا نے تیری دادی کو چوما تو تیرا باپ پیدا ہوا تیرے باپ نے تیری ماں کو چوما وہ مدینہ ہو تو شرک ہر باپ تیرا اولاد سب مشرک۔ یہ جواب قرآن سن کر وہ خاموش ہوگیا اور جا کر چوم چوم کر [illegible]۔ اس کے بعد حضرت والہانہ انداز میں بڑی دیر تک دیوار و در محراب و منبر کو بوسہ دیتے رہے۔

ہم مدینہ طیبہ سے پھر مکہ معظمہ حاضر ہوئے۔ مدینہ شریف سے واپسی پر دوبارہ سلام اور بار حاضری کی دعا اور آخری سلام پر ایمان و سنیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں خاتمہ بالخیر کی دعائیں کی گئیں۔

مکہ معظمہ میں دوبارہ طواف اور بار بار کی حاضری اور خاتمہ بالایمان و سنیت پر بار بار دعا اور اس پاک شہر کی خاک نصیب ہونے کی دعا کی گئی۔ طواف کے بعد الٹے قدم باب الوداع سے باہر نکلے اور پھر وہاں سے بمبئی واپس ہوئے۔

دوسری مرتبہ کے سفر حرمین شریفین کی واپسی پر حضرت کے گھر میں مستقیم نیا اجلاس ہوا جس میں حضرت نے سفر کے حالات بتائے کہ طواف کعبہ شریف کے دوران میری زبان سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی صدا جب بلند ہوئی سپاہیوں نے گھیر لیا ان عسکریوں کو بھیجنے والے رشید عقائی وہاں تھے وہ مجھے قاضی کے یہاں دفتر میں لے گئے قاضی نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے یا رسول اللہ کہا حضرت نے فرمایا ہاں کہا۔ اس نے پوچھا [illegible] کی [illegible] کہ یہ کہنا کیسا ہے۔ حضرت نے [illegible] کوئی بھی حضرت سے پوچھ رہا ہے تو تمہاری کہ یہ کہنا بدعتی حکومت کی [illegible] ہے حضرت [illegible] کو [illegible] کر کے

مجھے کہ اچانک اس کتاب کے صفحہ ۰۰۰ پر ابن قیم نے ایک حدیث نقل کی ہے جس سے ندائے یا رسول اللہ کا ثبوت ملتا ہے بس حضرت نے اس صفحہ پر نشان لگا کر رکھ دیا اتنے میں قاضی چٹ کر آیا تو پھر گفتگو شروع ہوئی اور حضرت نے اسی قاضی کی میز پر رکھی ہوئی کتاب سے ندائے یا رسول اللہ کا ثبوت دیا اب تو قاضی کا حال خراب ہوگیا اس نے اپنے قاضی القضاۃ سے فون پر گفتگو کی تمام حالات بتائے حضرت کا نام بتایا۔ اب قاضی القضاۃ نے فون پر کہا کہ ان سے جلد معافی مانگو اور ان کو جلد سے جلد مدینہ شریف بھیج دو۔

پھر قاضی نے معافی طلب کی اور پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا حج ہو گیا مدینہ شریف جانا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کب۔ حضرت نے فرمایا جب خبر آئے گا تب۔ وہ بولا ہم بغیر خبر کے آپ کو ہوائی جہاز سے بھیجیں گے فرمایا میں اکیلے نہیں جاؤں گا میرے ہمراہ تقریباً پچاس رفیق سفر ہیں وہ بھی میرے ساتھ جائیں گے قاضی نے کہا کہ ہم اسپیشل ہوائی جہاز سے آپ کو روانہ کردیں گے اور آپ کے تمام ساتھی آپ کے ساتھ جائیں گے اور پھر حکومت نے سارا انتظام کیا حضرت و حضرت کے تمام ساتھی ہوائی جہاز سے مدینہ شریف پہنچے۔

حضرت فرماتے تھے کہ مدینہ شریف جلد حاضری کی تمنا تھی مگر خبر آئے بغیر جانا دشوار تھا۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کرم فرمایا جلد طلب کیا وہ بھی بذریعہ ہوائی جہاز حکومت نجدیہ کے خرچ سے اور ایک ماہ مکمل مدینہ شریف میں قیام رہا۔

حضرت فرماتے تھے کہ میں جب نجدی قاضی کے دفتر میں تھا تو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ دونوں شعر مسلسل پڑھتا رہا ؎

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں — کون بنائے بناتے یہ ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن — کون بچائے بچاتے یہ ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی وظیفے کی برکت سے نجدی خائب و خاسر ہوئے۔ جب سے حضرت نے بتایا میں نے ان دونوں شعروں کو اپنے وظیفہ میں شامل کرلیا ہے۔ ہر نماز پنجگانہ کے بعد دونوں شعر بارہ بارہ

(۱۲۰۱۲) مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں اور اول و آخر ۱۲۰۱۲ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں اس کے فضائل بے حد ہیں۔

دونوں حرم شریف میں اپنی نمازیں جماعت کرکے علیحدہ ادا فرماتے رہے اور دوسرے حاجیوں کو بھی تاکید فرمائی کہ جماعت کا ثواب لینے جا رہے ہو ان نجدی اماموں کے پیچھے ہماری نماز ہی نہیں ہوتی اور اگر ان کو مسلمان سمجھ کر نماز ان کے پیچھے پڑھو گے تو ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ الگ نماز پڑھو یہ سمجھ کر کہ نجدی امام ہے تو جماعت سے زیادہ ثواب پاؤ گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے کہ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن کو دشمن سمجھنا اور جاننا مدار ایمان ہے۔

ایک مرتبہ میں محرم کی پہلی شب میں حضرت کے بیان میں آیا بلا ناغہ حاضر ہوا۔ دوسری شب میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کل کیوں نہیں آئے تھے میں نے عرض کیا کہ کشائش رزق کا عمل پڑھ رہا تھا اس لئے حاضری نہ ہوئی۔ حضرت نے فوراً ارشاد فرمایا لعنۃ اللہ علی الوھابیہ لعنۃ اللہ علی النجدیہ پڑھتے رہو مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں پر لعنت بھیجتے رہو گے۔ وہ کرم فرمانے والے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں رزق عطا فرمائیں گے۔

تقسیم ہند سے قبل کانگریس و لیگ کی مکاریاں چالاکیوں کا پردہ حضرت نے فاش فرمایا۔ ان کا ہرا ہرا باغ دکھانا طرح طرح کی میٹھی میٹھی باتیں کرنا قوم و ملت کو ٹھگنا حضرت نے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر واضح فرما دیا۔ بعد کے نتائج سے آگاہ فرمایا کہ برسوں پہلے تقریر سے بھی ان سب کی گمراہی کو طشت از بام کردیا۔ اور اس وقت حضرت نے جو جو فرمایا تھا تقسیم ہند کے بعد وہ بھیانک مناظر سامنے آئے۔

فرمایا مسلمانو! کہاں جا رہے ہو۔ ظلم و ستم و قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے ہر طرف تاریکی اور اندھیرا ہے کوئی پرسان حال نہیں پاسبان رہزن بن گئے اور رہزن جلاد ہو گئے کرنے کے لئے کچھ باقی نہ چھوڑا۔ جانوں، مالوں کی عزت و آبرو کی جائیداد و اولاد کی کیا حالت ہے، سامنے ہے۔ ملکوں شہروں قصبوں دیہاتوں میں ویرانہ ہوگیا بستیاں اجڑ گئیں گلی کوچوں میں

ٹرینوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں ماں باپ بھائی بہن اولاد رشتہ دار الگ الگ ہو گئے ہندوستان قبرستان بن گیا مساجد و قبرستان و مزارات پر غیروں کا قبضہ ہو گیا، یہ سب کیوں ہوا؟ تم نے قرآنی احکام سے منہ موڑا خیر خواہ امت کے خلاف ہوئے راستہ کو چھوڑ غیروں کو ہمدرد سمجھا انہوں نے ہی تم کو ذبح کر ڈالا جس کو ترقی سمجھتے تھے وہی تنزلی کا راستہ تھا اغیار سے دوستانہ اپنوں سے کٹ جانا۔

لہٰذا اپنے جسم کو آگ سے بچاؤ۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک میں آؤ۔ سب کچھ برباد ہو گیا اب بھی آنکھ نہیں کھلتی ہر طرف سے بے دینیت لادینیت تمہیں دعوتِ ہلاکت دے رہی ہے۔ چند روزہ زندگی ہے ایک دن قبر کا منہ دیکھنا ہے یہاں کا کیا وہاں پانا ہے علم دنیا سے اٹھتا جا رہا ہے جو عالم جاتے ہیں ان کی جگہ خالی ہو جاتی ہے تصنیفاتِ اعلیٰ حضرت کو اپنا دستور العمل بنالو عقائد پختہ ہوگا منزل ہو جاؤ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا۔ روحانیت پیدا ہو جائے گی اپنی حفاظت آپ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ تائید غیبی ساتھ ہوگی۔ خیر خواہ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بھولی بھیڑوں بھیڑیوں سے ہوشیار ہو جاؤ یہ ظالم بھیڑیے ٹوپی کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔

چڑی مار جب چڑیوں کا شکار کرتا ہے تو پہلے جال بچھاتا ہے اور چھپ کر چڑیوں کی بولی بولتا ہے چڑیاں سمجھتی ہیں کہ ہمارا ہم جنس ہے اور دھوکہ میں آ کر جال میں پھنس جاتی ہیں ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سید سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان بدمذہبوں بے دینوں سے دور رہو ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں یہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں یہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ آؤ! آؤ! ان گمراہان زمانہ سے دور و نفور رہتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنے ظاہری باطنی حال کو سنوارتے ہوئے رب کریم کی بارگاہ میں آؤ اور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کے وسیلہ سے توبہ کرو اپنے جملہ گناہوں سے ظاہری باطنی چھپے کھلے چھوٹے بڑے گناہوں سے معافی طلب کرو اور الحب للہ والبغض للہ کی دولت سے اپنے کو مزین

کرو داریں کی فلاح و بہبودی تمہاری جھولیوں میں ہوگی۔

یہ وہ ارشادات ہیں جن پر عمل سے کل بھی کامیابی و کامرانی نے قدم چومے اور ان پر آج بھی عمل کیا جائے تو دونوں جہان کی کامیابی قدموں کو بوسہ دے۔ مولیٰ عز وجل ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے آمین! آمین! آمین

خادم دین متین ۔ غلام سیدنا بہاؤالدین

حاجی احمد عمر ڈوسا

کاروان رضوی حشمتی

مارہرہ شریف سے بمبئی تک

قادری، برکاتی، رضوی، نوری بزرگوں کے
اعراس کی تاریخیں

۱۔ محبوب مارہرہ خاتم الاکابر حضور سیدنا شاہ آل رسول قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف میں ۱۹، ۲۰ صفر کو ہوتا ہے۔

۲۔ سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف خانقاہ رضویہ بریلی شریف میں ۲۳-۲۴-۲۵ صفر کو ہوتا ہے۔

۳۔ تاجدار اہلسنت عارف حق حضور سیدی علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا نوری مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف ۱۴ محرم کو خانقاہ رضویہ بریلی شریف میں ہوتا ہے۔

۴۔ شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین حضرت علامہ الحاج حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس ۲۱، ۲۲، ۲۳ صفر کو خانقاہ حشمتیہ پیلی بھیت میں ہوتا ہے۔

۵۔ محبوب ملت قاری اہلسنت أستاذ القراء حضرت علامہ الحاج حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس ۲۲، ۲۳، ۲۴ جمادی الاخریٰ کو سنی بڑی مسجد مدنپورہ، بمبئی وآستانۂ حضرت محبوب ملت ناریل واڑی قبرستان بمبئی میں منعقد ہوتا ہے۔

اہل عقیدت ومحبت مندرجہ تاریخوں میں ان بزرگان کرام کے عرس میں شرکت فرمائیں اور دولت دارین حاصل فرمائیں۔

خادم سنیت: محمد منصور علی خان قادری برکاتی رضوی

خطیب سنی بڑی مسجد۔ ۱۴۲، ایم آزاد روڈ مدنپورہ بمبئی ۸

علمیت روحانیت و معرفت کا خزینہ

اصل عربی فارسی کتب کا مرکز

- شرح فتوح الغیب
- [illegible]
- شرح المواقف
- مدارج النبوۃ
- اشعۃ اللمعات
- المعتقد المنتقد
- معارج النبوۃ
- شرح سفر سعادت
- ہشت بہشت
- انیس الارواح
- [illegible]
- مثنوی مولوی معنوی
- شرح گلستان
- المسامرہ
- مدارج العروج
- کیمیائے سعادت
- بہار دانش شرح گلستان
- کلیات جامی

اردو کتب

- عمامہ کے ۵ رنگ
- کرامات مفتی اعظم ہند
- پنج سورہ
- ...
- سوانح شیخ
- الصوارم الہندیہ
- الوحیدہ
- مکاشفۃ القلوب
- شمع شبستان رضا
- سامان بخشش
- تجلیات السلام
- مجموعہ نعت
- گلستان شریعت
- منتخب حدیثیں
- ذکر حبیب
- نعت حبیب
- جماعت اسلامی
- ضرورت تقلید
- فیصلہ مقدسہ
- کھرا کھری کا مباحثہ
- نماز [گنج]
- نعت حق

تقسیم کار — دار النور — مرکز الاولیاء دربار مارکیٹ لاہور

النوریہ الرضویہ پبلشنگ

گلبرگ، لاہور، پاکستان 0300-0530072 0314-4070792